وقایع راجمار

یہ فسانہ سراپا ہوش قصہ پرجوش ترتیب جدید بزبان بنگالہ

کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مانسنگھ کی حالات مین تصنیف ہوا تھا

جسکو

لالہ کیول کشن صاحب قوم کایتھ ساکن مقام ریاست جیپور پیشور

نہایت لطافت اور شایستگی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا

اور حسب فرمایش

گوہر کان مروت بابو کانتی چندر صاحب پرنسپل مدرسہ انگریزی جےپور

ماہ اپریل سنہ ۱۸۷۶ء

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

فہرست حکایات کتاب

وقایع راجکمار

یہ فسانہ سراپا ہوش قصۂ پرجوش ترتیب جدید نیز بزبان بنگالہ
کنور جگت سنگہ خلف الصدق مہاراجہ مانسنگہ کی حالات مین تصنیف ہوا تھا

جسکو

لالہ کیول کشن صاحب قوم کایتہ حصاری نے بمقام ریاست جیپور بسرور
نہایت لطافت اور شایستگی سے اردو زبان مین ترجمہ کیا

اور حسب فرمایش

گوہر کان مروت بابو کانتی چندر صاحب پرنسپل مدرسہ انگریزی راجے پور

ماہ اپریل ۱۸۷۶ء
بمطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار تحایف شکر و سپاس سزاوار پیشکش اوس شاہنشاہ دو جہان فرمان فرمای
عالم و عالمیان کے ہین کہ نیر اعظم جسکی بارگاہ عظمت کا ایک ادنی دربان ہے اور ماہ منیر جسکی
شبستان سطوت کا ایک کمینہ پاسبان بلبل ہزار داستان زبان آوران زیبا کلام کا
اوسکی گلزار محمدت مین نفس گویائی تنگ ہے اور اشہب خوش خرام خامۂ سخن سنجان
بالغ دسترس اوسکے معرکۂ تحمید مین پی بریدہ و پالنگ نہ زبان کو یہ طاقت کہ اوسکے
اوصاف تقریر کر سکے اور نہ قلم کو یہ طاقت کہ اوسکے اوصاف تحریر کر سکے

رباعی ای مالک ملک برتر از وہم و خیال
حیران ہے کنہ مین تیرے عقل فعال
تعریف کری تری یہ کب تاب زبان
توصیف لکھے کہان قلم کی یہ مجال

دلالت شاہراہ عقبی کیواسطے جمال نورانی برگزیدگان بارگاہ قدس سی ظلمت
خانۂ عالم کو ایسا منور کیا کہ گم گشتگان بادیۂ ضلالت اونکی روشنی ہدایت سے

راہ راست پر آتے ہین اور صاف منزل مقصود کو پہنچ جاتے ہین نظم و نسق کارگاہ
دنیا کے لیے چار بادشاہ ربع مسکون کو وجود بابجود سلاطین عالی مقدار اور راجگان
ذوی الاقتدار سے ایسا زیب فرمایا کہ مخلوقات کو اپنی سایۂ عاطفت اور ظل
مکرمت مین تابش آفتاب ظلم و ستم ظالمان ستم کیش سے مامون فرماکر نصفت
و عدالت سے دل رعایا شاد رکھتے ہین اور عدل و داد سے ملک و مملکت آباد
اگرچہ اکثر بادشاہان نامدار اور راجگان کامگار سلف کے احوالات مبارک
اور صفات حسنہ اوراق لیل و نہار پر بطور یادگار مرتسم و منقش ہین کہ جن سے
اونکی سطوت و جلال شوکت و اقبال فہم و فراست نصفت و عدالت بخوبی
ظاہر و باہر ہوتی ہے لیکن فی زماننا جیسا کہ ذات عالی درجات مہاراج
ادھراج راجہ راجگان سمو المکان مہاراج سری سوائی رام سنگہ بہادر
خلد اللہ ملکہ و دولتہ سریر آرائے دار السلطنت جی پور حرس اللہ عن الآفات
والشرور کو پایا حق تو یہ ہے کہ ایسا کبھی دیکھا نہ سنا انسان کیا اگر چشم فلک نے
کہین دیکھا ہو دکھائے گوش ملک نے کہین سنا ہو سنائے اگر اوسکی بزم
کی صفت مذکور ہو ہر دائرہ حرف سے ساغر شراب کا لطف پیدا ہو اور اگر
رزم کا وصف مسطور ہو ہر سطر صحیفہ سے سیف تبران کا عالم ہویدا ہو عدل و
داد مین نوشیروان سے گوے سبقت لیگیا ہے سخاوت و مروت مین
نام حاتم سطے کیا ہے قلم اوس کی تحریر اوصاف مین بعذر بریدہ زبانی

لب جنبان ہے زبان کو اوسکی تقریر صفات مین بہانہ لکنت بر زبان ہے
نگہبان عالم ہر حال مین اوسکا نگہبان رہے ہر ایک داغیہ غیبت پر اوس کے
چلتے چڑہے کمان رہے سور مٹہا جاسو گنن گن گان ہوت کبن کبتا سرس
مہاراج بلوان سری رام سنگہ جی پور نرپت + اور الحمد اللہ والمنت جیسے کہ
مناقب ذات بابرکات سری حضور فیض ظہور حسن ذاتی اور خوبی صفاتی سے
خارج از دائرہ انحصار ہین ویسی ہی صفات برگزیدہ مشیران بارگاہ والا و مقربان
درگاہ معلی بہی حیطۂ تحریر و تقریر سے برکنار ہین علی الخصوص ذکر محامد اوصاف امیر بہیہ
مشیر فرخندہ تدبیر نور حدقہ امارت و ایالت نور حدیقہ مکنت و بسالت مہر سپہر ابہت
و اجلال سپہر مہر دولت و اقبال سلالۂ سلسلۂ اعاظم و اعالی نقاوۂ دودمان مفاخر
و معالی رافع اعلام عدل و انصاف دافع اسقام جور و اعتساف مربع نشین چار
بالش نصفت و عدالت صدر آرای بارگاہ جود و سخاوت فارس مضمار عز و علا
یکہ تاز معرکہ مجد و اعتلا پردہ کشای غوامض دانش و فرہنگ نکتہ دان رموز
فرہنگ مشیر پر تدبیر دولت ابد قرار مونس خلوت گاہ حضور لامع الانوار
اسوۂ نوئینان والا مقام جناب نواب محمد فیض علی خان بہادر مدار المہام
لازال شموس اقبالہ الی یوم القیام بلا تکلف و تصنع تکلیفات تسوید و تبیین سے
متبرا و متعرا ہے دیکہیے حضرت لسان الغیب نے کیا خوب کہا ہے مصرعہ حاجت
مشاطہ نیست روی دلارام را ⁂

سبب تالیف

وجہ تالیف اس فسانہ دلاویز قصۂ تعجب خیز کی اسطرح سے ہے کہ جب راقم حقیر سراپا تقصیر مستہام الزمن کیول کشن عفی اللہ ذنوبہ کاتیمہ حصاری اتفاق زمانہ اور گردش آب ودانہ سے وارد بلدۂ سیحپور ہوا اور برسم ارباب زمانہ اصحاب باتمکین سے راہ ورسم پیدا کرنا ضرور ہوا رہبری وہدایت بخت بیدار وطالع مددگار سے بابو صاحب والامناقب مجموعۂ اخلاق وکرم منبع فیض اتم شیرین زبان نمکین بیان سرچشمۂ لطف واحسان گوہر کان مروت جوہر صمصام فتوت دُرِ دریاے خوش کلامی وزیبا سخنی بابو نیلمنی صاحب کی محفل خلد منزل مین بار پایا اور اکثر اوقات باریاب خدمت بابرکت ہوکر فیضان کلمات ہوش افزا اور سخنان خرد آرا سے مستفیض ومستفید ہوتا تھا ایک روز حسب عادت معہود موجود مجلس تھا کہ ہر در سے در گفتگو باز ہوا رفتہ رفتہ باتنا ے دیگر تذکار لطافت بار صدف زبان فصاحت ترجمان بابو صاحب نے یہ دُرّ افشانی فرمائی کہ ان دنون ایک فسانہ سراپا ہوش قصۂ پرجوش بترتیب جدید زبان بنگالہ مین چھاپا گیا ہے کارنامۂ حلاوت انگیز اور احوال شوق خیز کنور جگت سنگھ خلف الصدق مہاراجہ مان سنگھ والی آمیر کا اوسمین راست راست مذکور ہے اگر زبان بنگالہ سے اردوے عام فہم دلچسپ مین اوسکا ترجمہ ہوجاوے تو روشنی بخش چشمان ارباب شوق اور بصارت افزاے دیدۂ اصحاب ذوق ہو اگرچہ

یہ ہیچ میرزا اپنی کم مائگی اور قلت استعداد سے متحمل اس بار گران کا نہین ہو سکتا تھا لیکن باتباع الامر فوق الادب ارشاد فیض بنیاد سے انحراف نکر سکا اور بمعاونت و امداد بابو صاحب ممدوح زبان بنگالہ سے اردو مین ترجمہ کر کے بدین وجہہ کہ اس منتخب مین صرف حالات ذات خاص کنور جگت سنگہ کا تذکرہ ہے اس کتاب کو باسم **وقایع راجکمار** موسوم کیا ایزد برتر کی جناب سے توقع ہے کہ یہ صحیفہ عبرت افزا انظار گیان کو سرمۂ بصیرت دانائی اور شائقان کو باعث ازدیاد رسائی ہو ازانجا کہ سہو و نسیان لازمۂ انسان ضعیف البنیان ہے لہذا ناظرین و الاتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین غلطی پائین ذیل عاطفت سے چہپائین مصرعہ کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود +

آغاز داستان

راوی صداقت شعار سے اس طرح روایت ہے کہ سنہ ۹۹۸ بنگلہ مطابق سمت ۱۶۴۸ بکرماجیت اور سنہ ۱۵۹۱ عیسوی موسم گرما کے اخیر ایام برشگال کی آغاز مین ایک روز ایک مرد جوان تنہا گھوڑے پر سوار ہاتھہ مین نیزہ لئے کمر مین تلوار باندھے ہوے بشن پور سے جہان آباد کے رستہ پہ جاتا تھا اتفاقاً ایک صحراے لق و دق مین اوسکو شام ہو گئی اور غروب آفتاب کا وقت قریب آگیا جوان نے بدین خیال کہ اس جنگل ویرانہ مین طوفان باد و باران کا

آجانا باعث اشد تکالیف اور صعوبات کا ہے گھوڑے کو لپکایا اور جلد جلد ایڑ
لگانا شروع کیا اسی عرصہ مین آفتاب چھپ گیا اور چارون طرف سے کالی گھٹا
نمودار ہوئی ایک تو شام کا اندھیرا دوسرے سیاہ بادلون نے آن گھیرا
سیاہی در سیاہی جمع ہو کر ہم رنگ کی دون ہوئی ہوا کی جھکجھور سے بادلونکے
پرے کے پرے سیلاب دریا کی طرح بڑہے چلے آتے تھے اور ہوا کے
صدمہ سے گھوڑا جو قدم آگے دھرتا تھا پیچھے ہٹتے جاتے تھے بادلون کی
گھور ہوا کا زور و شور گھن گھور گھٹا مین بجلی کی چمک آنکھونکی جھپک سے نیا
عالم نظر آتا تھا اور اوس سن سان جنگل بیابان مین ہوا کی سون سان سے
چراغ ہوش و حواس گل ہوا جاتا تھا آنکھونمین سیاہی کا سما سمایا ہوا تھا
زمین سے آسمان تک ایک عالم تیرگی چھایا ہوا تھا غرض کہ

نظم

ہوا اٹھی کہ ابر سیہ سار تھا + بس اک عالم تیرہ و تار تھا + رخ چرخ پر
بادلونکا ہجوم + نقاب سیہ تھا بروے نجوم + صفا صف پس و پیش
ابر روان + گویا فوج تھی حبشیون کی دوان + ہوا کی وہ زور آزمائی ہوئی
ہوا تھی قیامت ہوائی ہوئی + جوان کو از بسکہ تاریکی سے راستہ نظر نہین
آتا تھا بجلی کی چمک مین دو چار قدم گھوڑا چلاتا تھا اسی اثنا مین نہایت
تیز و تند آندھی چلنے لگی اور اوس کے ساتھ ہی کمال زور و شور سے
دھوان دھار پانی پڑنے لگا راہ دیکھنا بند ہوگیا چلنا محال ہوا تب

لاچار اوس دلیر سوار نے لجام اسپ ڈھیلی کی گھوڑے نے جدھر منہ پھیرا
راہ لی کچھ دور جاکر چلتے چلتے یکایک گھوڑے نے ٹھوکر کھائی سوار نے
باگ سنبھالی اودھر بجلی کی چمک نے آنکھوں کے آگے روشنی دکھائی
اوس روشنی مین ایک مکان بلند اوسکو نظر آیا یہ دیکھکر دل نے کچھ تسکین
پائی فوراً گھوڑے سے اوترا قدم اوسکا ایک زینہ پر پڑا اگرچہ اوسوقت
اندھیرا بشدت تھا کچھ نظر نہین آتا تھا مگر یہہ قدم بڑھاکر زینہ کے راستہ
مکان پر چڑھ گیا اور گھوڑے کو اوسی جگہ چھوڑا اتنی ہی مین بجلی پھر چمکی اوسکی
چمک مین معلوم ہوا کہ ایک مکان عالی شان گنبد دار کوئی پرستش گاہ
ہے آہستہ آہستہ اوس کے در پر جاکر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور
زنجیر اندر کی جانب سے لگی ہوئی ہے اوسوقت نہایت زور وشور سے ہوا
چل رہی تھی اور پانی ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے سر پر پڑتا تھا جوان نے دل مین خیال کیا
کہ بظاہر ایسے وقت آفت زا مین مندر کے اندر کوئی آدمی نہین معلوم ہوتا ہے
واللہ اعلم اندر سے کس نے دروازہ بند کیا ہے آخر کچھ دیر تامل کرکے آواز
دی کہ اگر کوئی مندر کے اندر ہے تو دروازہ کھول دیوے مگر کچھ جواب نہ ملا
جب دو چار آواز دینے پر بھی یہی حال رہا تب جوان نے کیواڑون کو جھنجھوڑا یا
اور ایک ایسی لات ماری کہ جھٹکے لگتے ہی چٹیبان ٹوٹ کر کیواڑ کھل گئے
اور چراغ جو مندر مین روشن تھا ہوا کے جھوکے سے گل ہو گیا الغرض

عورت بولی کہ آپ کا قیاس صحیح و درست ہے مگر آپکے یہان یکایک
آنے سے ہمارے دل مین یک گونہ خوف وہراس پیدا ہو گیا ہے اسلیے
ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ آپ کون ہین جوان نے جواب دیا کہ اپنا
احوال ظاہر کرنا ہمارا دستور نہین ہے مگر ہمارے یہان ٹھہرنے سے تمکو
کسی طرح کا خوف نکرنا چاہیے اگر ہماری موجودگی مین یہان تم سے
کوئی برادائی کرنا چاہے گا تو ہم بدل وجان تمھاری امداد کرین گے اُس
کلام فرحت بخش تسلی آمیز سے عورت نے دل کو جمع کر کے کہا کہ آپ کی
باتون سے ہمارے دل کو کمال تقویت وتشفی پیدا ہوئی آپ کا شکریہ
ہم سے ادا نہین ہو سکتا ہے ہم شام کے قریب یہان سیلیشر مہادیو
کی پوجن کے واسطے آئے تھے ہنوز پوجن سے فراغت نہین ہوئی تھی کہ
یکایک ایسی تیز وتند آندھی آئی کہ ہمارے ہمراہی خدمتگار نوکر چاکر
پالکی کے کہار سب پریشان وسرگردان ہو کر واللہ اعلم کہان چلے گئے
ہم تاحال اون کے منتظر بیٹھے ہین جوان نے کہا کہ تم بے اندیشہ یہان
آرام واستراحت کرو کل علی الصباح ہم تمکو تمھارے گھر پہونچا آئین گے
یہ سُنکر اوس عورت نے جوان کو دعاے خیر دی کہ سیلیشر جی تمکو خیر و
صحت سے رکھین القصہ اسی گفت وشنید مین آدھی رات گذر گئی اور
اوسوقت آندھی مینہ کا زور کم ہوا آسمان صاف ہو گیا تارے چمک آئے

عورت بولی کہ آپ کا قیاس صحیح و درست ہے مگر آپ کے یہان یکایک آنے سے ہمارے دل مین یک گونہ خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے اسلیے ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ آپ کون ہین جوان نے جواب دیا کہ اپنا احوال ظاہر کرنا ہمارا دستور نہین ہے مگر ہمارے یہان ٹھہرنے سے تمکو کسی طرح کا خوف نکرنا چاہیے اگر ہماری موجودگی مین یہان تم سے کوئی برادائی کرتا چاہے گا تو ہم بدل وجان تمھاری امداد کرین گے اس کلام فرحت بخش تسلی آمیز سے عورت نے دل کو جمع کرکے کہا کہ آپ کی باتون سے ہمارے دل کو کمال تقویت و تشفی پیدا ہوئی آپ کا شکریہ ہم سے ادا نہین ہو سکتا ہے ہم شام کے قریب یہان سیلیشر مہادیو کی پوجن کے واسطے آے تھے ہنوز پوجن سے فراغت نہین ہوئی تھی کہ یکایک ایسی تیز و تند آندھی آئی کہ ہمارے ہمراہی خدمتگار نوکر چاکر پالکی کے کہار سب پریشان و سرگردان ہوکر واللہ اعلم کہان چلے گئے ہم تا حال اون کے منتظر بیٹھے ہین جوان نے کہا کہ تم بے اندیشہ یہان آرام و استراحت کرو کل علی الصباح ہم تمکو تمھارے گھر پہونچا آئین گے یہ سنکر اوس عورت نے جوان کو دعاے خیر دی کہ سیلیشر جی تمکو خیر و صحت سے رکھین القصہ اسی گفت و شنید مین آدھی رات گذر گئی اور اوسوقت آندھی مینہ کا زور کم ہوا آسمان صاف ہو گیا تارے چمک اٹھے

تب جوان نے کہا کہ تم بے خطرہ یہان بیٹھی رہو ہم نزدیک گانوسے جاکر
چراغ لے آئین عورت بولی کہ گانو یہان سے دور ہے مگر اس مندر کے
قریب ہی پوجاری رہتا ہے اب چاندنی بھی کھل گئی ہے اگرچہ تکلیف نہو
تو اوسکے مکان سے جاکر چراغ روشن کر لائیے جوان مندر سے نکل کر روشنی
ماہتاب مین پوجاری کے دروازہ پر پہونچا اور کیواڑ کھولنے کے لیے آواز دی
پوجاری نے بدین خیال کہ اسوقت نصف شب کو نہ معلوم کون شخص ہے
نیک ہے یا بد ہے کیواڑ کھولنے مین تامل کیا اور کچھ جواب ندیا جوان نے
ایک اشرفی دینے کا اقرار کرکے پھر کیواڑ کھولنے کی التجا کی پوجاری نے
بطمع نفسانی خواہ اس خیال سے کہ یہ شخص کوئی امیر عظیم الشان معلوم ہوتا ہے
کیواڑ کھول دیے جوان پوجاری سے ایفاے وعدہ کرکے چراغ جلا کر مندر
مین لایا اور دیکھا کہ وسط مندر مین کالی مہادیوجی کی مورتی استمت ہے
اور اوسکے آس پاس دو عورت کھڑی ہین اونمین سے ایک عورت جوان
نوخیز نہایت حسین نازنین زہرہ جبین پندرہ سولہ برس کا سن و سال
حور وش پری تمثال نازک ادا مہ لقا عشوہ و کرشمہ مین یکتا ہاتون مین
الماس کی مرصع چوڑی پہنے ہوے زردوزی دوپٹہ اوڑھے ہوے پوشاک
امیرانہ سے سجی سجائی برنگ تصویر خاموش کھڑی ہے ابیات
یہ حسن و خورشید اوج شباب ✣ نہین بلکہ رشک مہ و آفتاب

شگفتہ گل گلشن دلبری + جسے دیکھکر داغ کہائے پری + اگر اوسکے زیور
کی دیکھین چمک + جہپک جائین چشم نجوم فلک + مرصع وہ ہاتہون مین تہی
چوڑیان + جنہین دیکہہ دل ہاتہ مین پہر کہان + مغرق زری سے سراسر
لباس + غرض حسن کے بام کی تہی اساس + وہ نازنین حسین جو ان کو
دیکہتے ہی چہرہ پر نقاب ڈال نیچی گردن کر بیٹہہ گئی اور دوسری عورت بہی اگرچہ
زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ تہی مگر اوس سے حسن مین کمتر عمر مین
بڑہکر کم و بیش پینتیس برس کے سن و سال مین تہی جوان نے اوس عورت
عمر رسیدہ کو اوسکی کنیز باتمیز تصور کرکے خیال کیا کہ ابتک جو گفتگو اور بات
چیت ہو رہی تہی وہ اسی عورت سے تہی اور اون دونون کی وضع و انداز و
تراشس و خراش اور لباس کا رنگ ڈہنگ دیکھکر متعجب ہوا اور تصور کیا کہ
یہہ وضع داریان اس ملک مین کہان ہین لباس اور وضع انکی ہندوستانی
معلوم ہوتی ہے قصہ کوتاہ جوان چراغ کو ایک جگہہ رکھکر دونون عورتون کی
روبرو آکر کہڑا ہو گیا اوس وقت جوان کے سر پر جو الماس کا مرصع سرپیچ تہا
چراغ کی روشنی سے چمکا اور اون دونون عورتون نے اوسکو سر سے پا تک
رغبت کی نظر سے دیکہا یہہ جوان خوش وضع عمر مین اندازاً پچیس سال تہا اور قد
اور حسین زیبا صورت تہا دراز ی قد اور اعضا کی ترتیب ایسی مناسب و
موزون تہی گویا اوسکے قد بالا نے حسن ترتیب کو دوبالا کیا تہا اور اوس کے

وجود کی اوٹھان ایسی برمحل و برموقع تھی جیسے برسات مین نباتات و روئیدگی قوت نامیہ سے نشو و نما پاتی ہے بشرہ سے آثار امارت عیان چہرہ سے جلال شجاعت نمایان لباس مکلف در بر دستار پر بہار سر پر ہاتھہ مین نیزہ و شمشیر لیے ہوے گویا حسن و شجاعت ایک ہی جگہہ قیام کیے ہوے ہین + +

ابیات بحسن دلاویز وروے نکو + جہان کے حسینون کا تھا پیشرو + قیامت کو قامت سے شرمندگی + وہان سے خجل چشمۂ زندگی + نگہ آفت عقل و ہوش و حواس + وہ انکھین کہ فتنہ کو جنسے ہراس + لباس مکلف سے آراستہ بصد زیب چون سرو نو خاستہ + قریب وہ کانون مین بالے ہوے + مہ خوبروئی کے ہالے ہوے + قیافہ سے ظاہر ایا شعور + جبین سے نمایان شجاعت کا نور + جب دونون جانب سے نظارہ کی آنکھہ کھلی طرفین سے دیکھا بھالی ہوئی ہر ایک کو دریافت احوال بہدگر کا شوق ہوا اظہار طلب کا ذوق ہوا مگر دونون طرف سکتہ کی سی حالت تھی بولنے کی اسکو تاب نہ اونکو طاقت تھی یہ امیدوار کہ پہلے وہ صدف زبان سے گہرریز ہو وہ آرزومند کہ اول یہ تنگ دہان سے شکر ریز ہو شعر غرض دونو جانب بحال خموش + رہے مثل آئینہ حیرت فروش + ـــ

	ظاہر ہونا احوال جوان کا عورتونپر	

بسکہ جوان کو زنان نامحرم کی سماعت احوال کا نہایت شوق پیدا ہوا تھا

عورت کنیزک نما سے بولاکہ ہمارے قیاس مین تم عورت عالی خاندان و الا دودمان معلوم ہوتی ہو ہمکو تمھاری دریافت احوال مین ایک طرح کا لحاظ دامنگیر ہے اگر تمکو اپنے اظہار احوال مین کچہ پس وپیش اور کسی طرح کا وسوسہ نہو تو اس راز سربستہ کے انکشاف سے ہمسکو مرہون منت کرو۔

عورت - اے نیک مرد عورتون کو لازم نہین ہے کہ اول اپنا احوال ظاہر کرین اس لئے مناسب ہے کہ پہلے آپ ہی اپنے احوال مبارک سے شرف اطلاع بخشین۔

جوان - احوال کہنے مین اول و آخر کیا ہے پس و پیش کس بات کا ہے۔

عورت - عورتون کا احوال غیر نامحرم پر ظاہر ہوجانا کس قدر بیجا امر ہے جو عورت کہ مستور اور پردہ دار ہے وہ کس لفظ و اشارہ سے اپنا احوال کہہ سکے خصوصاً برہما جی نے اپنے احکام اور بید مین ہدایت فرمائی ہے کہ عورت کو اپنے شوہر کا نام لینا ممنوع و متروک ہے پس ہم اپنا احوال کیا جتلا سکین۔

جب وہ علامہ عورت اس گفتگو مین تھی جوان ہزار دل حسن و جمال بیمثال اوس شاہد پری تمثال دوسری عورت نازنین زہرہ جبین کے تماشا مین مشغول تھا اوسکی طبیعت اسکے باتو نپر مطلق نہ تھی اودھر وہ غمزہ چشم

دلربا اس عورت پشت پناہ کی بیٹھہ کی اوٹ بیٹھی ہوئی گوشہ نقاب
اوٹھا اوٹھا کر دزدیدہ نگاہ سے جوان کی تانک جھانک کر رہی تھی اس
چار چشمی مین دونونکی آنکھہ ایک ہو رہی تھی اوس عورت عقیلہ نے یہ
نظر انظری دیکھکر آنکھہ نیچے کرلی اور جوان سے اپنی بات کا جواب نہ پاکر
اوس کے منہ کو تکنے لگی اور طنزاً آہستگی سے اوس نازنین حسین کے کان مین
کہا کہ کیا خوب پہچان لیا شاید تم اسی جگہ رنگ رلیان منایا چاہتی ہو دلونکی
ہوس نکالا چاہتی ہو نازنین شرمگین ہو نیچے آنکھہ کر اونگلی کی ضربک سے
ٹھوکا دیکر کہنے لگی کہ بس جی بس یہ کیا نئی چھیڑ نکالی ہے تمھاری تو بات ہی
نرالی ہے ایسی ہی باتون سے ہمکو نہین بھاتی ہو یہ چھیڑ ہے کہ تہمت
لگانی ہو ان دل لگیون سے باز آؤ ذرا زبان سنبھالو پھر یہ گفتگو منہ پر نہ لاؤ
اوس عورت عقلمند نے ان دونونکا یہ حال دیکھکر اپنے دل مین خیال
کیا کہ اس جوان مہر تمثال کا حسن آفتابی دیکھکر اس دلربا کے دل مین محبت
کی ذرہ نے چمک پیدا کی ہے مبادا آتش عشق زیادہ بھڑکی خرابی برپا کرے
پھر یہ سوختہ آتش الفت ہاتھ سے جاوے ایسی تدبیر ضرور ہے کہ ان دونون
دلدادگان کو نعمت وصل میسر ہوتا کہ آب وصال سے آتش مفارقت کو فرو
کرین مگر اسوقت طرح دینا ضرور ہے اور اس معاملہ کو دور رکھنا واجب
مبادا کسی کے کان مین یہ ماجرا پہونچے گھر والے حسنین کو کوئی خطرہ پیدا ہو

وضعیہ اوسکا مشکل ہوجاوے اس حالت مین ایسی بات بنانا لازم ہے کہ
دل کو بھاوے اور اپنا کام بن جاوے پس یا تو ہمکو یہان سے علیحدگی لازم
ہے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ یہ جوان اپنا راستہ لے ایسا سوچکر جوان کیجانب
مخاطب ہو کر بولی۔

عورت ۔ اے نیک مرد ہمنے اس آفت ناگہانی بلاے آسمانی سی تمھاری
دلداری اور تقویت شفقت وعنایت کی بدولت بلا خوف و اندیشہ آرام پایا
دل وجان سے تمھاری ممنون احسان ہوئی ہم نسوانی خلقت ہین اب یہان پر
ہمارے ٹھہرنے مین صورت بدنامی ہے اور طوفان باد وباران بھی فرو
ہوگیا ہے چاندنی چٹک رہی ہے اپنی مہربانی سے اجازت دیجیے کہ ہم
گھر جائین۔

جوان ۔ اس وقت رات کو اگر تم پیادہ پا اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو ہم بدل
وجان مستعد ہین تمکو تمھارے مکان تک پہونچا آوین گے اور ہم بھی یہان صرف
تمھارے ہی حفاظت کی نظر سے ٹھہرے ہوے تھے ورنہ ابتک تو کبھی کا اپنا
راستہ پکڑتے۔

عورت ۔ آپ نے جس قدر ہمکو گرفتار کمند احسان کیا ہے اوسکا شکریہ
زبان کی طاقت نہین کہ ادا کرسکے اور آپ کی حسن صورت اور نکوئی سیرت
دیکھکر ہمارا دل گلشن آسا شگفتہ و تازہ ہوگیا فرحت بے اندازہ حاصل ہوئی

مگر مقام غور ہے کہ طائفہ نسوان ہر قدم پر مطعون ہے آپ کو ہمارے ساتھ چلنا خالی از قباحت نہین اگر اس لڑکی کا باپ سن لیوے اور پوچھے کہ یہانتک کس کے ساتھ آئین تو اسکا کچہ جواب نہین ہے جو ہے وہ لایق اشارہ و خطاب نہین ہے—

جوان- کچہ دیر تامل کر کے بولا کہ اگر اسکا باپ یہہ بات دریافت کرے تو بلا اندیشہ جواب دینا کہ ہم مہاراجہ مانسنگہ والی آمیر کے فرزند **کنور جگت سنگہ** کے ساتھہ آئے ہین—

یہ سنتے ہی اون دونون عورتون کا دل ایسا تر و تازہ ہوا جیسے باد صبا کے چلنے سے غنچہ ناشگفتہ کھل جاتا ہے اور اس قدر نور سرور و سرور اون کے چہرہ پر چھایا کہ اگر سندرین ہزار برق جلوہ فرما ہوتی تو بھی اوس روشنی سے لگا نہین کھاتی **ابیات** سنی جب جوان کے زبانی یہ بات + ملا گویا تشنہ کو آب حیات + کھلا گلشن دل مین فرحت کا پھول + گئین بیقراری کی آفات بھول + اوس عورت عقیلہ جمیلہ نے سرو قد ایستادہ ہو کر زبان عجز بیان سے عاجزانہ عرض کیا-

عورت- زہے بخت بیدار و خوشا طالع مددگار کہ آپ کے دیدار مسرت بار سے نور دیدہ و سرور سینہ بہم پہونچا اگر کوئی امر ناشایستہ جاہلانہ بیباک و بیہودہ ہماری زبان سے سرزد ہوا ہو آپ کے حسن اخلاق عامہ سے امید ہے

کہ اوسکی خطا براہ عاطفت معاف فرمائینگے ۔
راجکمار متبسم ہوکر کہنے لگے کہ ہم تمھاری خطا کبھی عفو نہ کرینگے تاوقتیکہ تم اپنے حال سے آگاہ نکروگی بلکہ سزاوار سزا ہوگی ۔
عورت ۔ ہنسکر بولی کہ جو آپ کی رضا ہو ہمارے واسطے سزا تجویز کیجیے ہمکو دل منظور ہے ۔
راجکمار ۔ ہم یہی سزا تجویز کرتے ہین کہ تمھارے ساتھہ چلکر تمکو تمھارے مکان پر پھونچا آئین ۔
یہ سنکر اوس عورت باتمیز نے دل مین سوچا کہ عجب طرح کا اتفاق پڑا ہے کوئی سبب قوی ہے کہ ہم اپنا احوال سپہ سالار افواج شاہ ہند کے پسر تابندہ اختر سے ظاہر نہین کرسکتی اور اگر اظہار مین تامل ہوتا ہے تو راجکمار ضرور ہمارے ساتھہ چلنے پر مستعد و آمادہ ہونگے اور یہ امر موجب قباحات چند در چند ہے یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اتنے مین مندر کے نزدیک بہت سے گھوڑونکی ٹاپ کی آواز آنے لگی یہ آواز سنکر راجکمار مندر سے باہر آئے اور دیکھا کہ سو سوا سو سوار گھوڑے ڈپٹاے ہوے چلے آتے ہین اونکی پوشاک اور وضع دیکھکر پہچانا کہ ہمراہیان خود بدولت ہی ہین حال یہ تھا کہ اس وقائع سے پیشتر مہاراجہ مانسنگہ نے سو سوار ہمراہ دیکر کنور صاحب کو بغرض تحقیقات حالات افواج افغانیہ کے جو بمقابلہ مہاراج موصوف بشن پور کے میدان مین

پڑے ہوے تھے بھیجا تھا چنانچہ بعد دریافت احوال غنیم راجکنوار واپس ہوکر
بخدمت پدر عالی قدر جاتے تھے کہ رستہ مین طوفان باد و باران نے آدبایا
راجکمار تو بزور تند باد رستہ سے بیراہ ہوکر مندر کی طرف آنکلے اور سواران
ہمراہی دوسری سمت کو سرگردان و پریشان ہوگئے جب غلبہ طوفان فرو
ہوا تب سواران نے نقش پاے اسپ سواری خاص سے سراغ لیکر مندر کا
راہ لیا اور جنگل مین متصل مندر ایک درخت برگد کے نیچے اسپ سواری خاص
کھڑا دیکھکر اپنے مالک کا نشان پایا اور گھوڑے کو پکڑ قابو کیا الغرض جب
سوار مندر کے نزدیک پہونچے راجکمار نے اونکو دیکھ کر زبان فیض ترجمان
سے فرمایا کہ دلّی کی جی ہو یعنی فتح و نصرت نصیب اولیاے دولت شاہ
دہلی ہووے سوار اپنے افسر باہمت کو شناخت کرکے مراسم تسلیمات
بجالاے راجکمار نے ایک سوار کا نام لیکر فرمایا کہ دہرم سنگھ ہم تمھارے
آنے کے انتظار اس مندر مین ٹھہرے ہوے تھے دھرم سنگھ نے گھوڑے
سے اوتر کر سلام کیا اور عرض کیا کہ ہم لوگ مہاراج کنوار کی تلاش کرتے
کرتے نقش پاے اسپ سے سراغ لیتے لیتے اور رستہ سے اسپ سواری
خاص ایک درخت برگد کے نیچے کھڑا دیکھ کر اوسکو پکڑ ساتھ لے حاضر ہوے
ہین اوسوقت مہاراج کنوار نے دھرم سنگھ کو حکم دیا کہ ہمارا گھوڑا یہان لاکر
کھڑا کردو اور دو سوار بھیجو کہ گانو سے جاکر دو پالکی معہ کہارون کے لے آوین

اور باقی سوار روانہ ہوون ہم بھی پیچھے سے پہونچتے ہین دہرم سنگھ یہ حکم پاکر متعجب
ہوا مگر حکم حاکم مین دخل دینا مناسب نہ سمجھکر دو سوار گانوکے جانب روانہ کیے
اور اور سوارونکو حکم روانگی سنایا سوار اس حکم اور پینس طلب کرنے سے متحیر
ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ یہان کچھ معاملہ نیا ہے ایکنے کہا نیا گل کھلا ہے
دوسرا بولا کیا تعجب ہے کیون نہو پالنور انیان مہاراج لال سنگھ کی رنواس مین
ہین یہ بھی تو اونھین کے مہاراج کنوار صاحبزادہ والا تبار ہین الغرض منشاء
ارشاد مالک سوار وہان سے روانہ ہوے جب مہاراج کنوار گھوڑونکی آہٹ
سنکر مندر سے باہر آئے تب اوس نازنین نوخیز نے عورت ہمراہی سے کہا
کہ مہاراج کنوار نے جو تمسے دریافت احوال کیا تو تمنے ظاہر کرنے مین کیون تامل
کیا عورت بولی کہ اس بات کا جواب ہم تمھارے باپکے روبرو دینگے
اتنے ہی مین مہاراج کنوار سوارون کو روانہ کرکے پھر مندر کے اندر آے اور
سوار جو پینس لینے گئے تھے وہ ہنوز واپس نہین آئے تھے کہ یکایک دو پالکی اور
چند سوار و پیادہ ایک جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اونکو آتا دیکھکر مہاراج
کنوار نے اوس عورت سے پوچھا کہ یہ آدمی اور پالکی جو آتی ہین تمھارے
ساتھ کی ہین اوسنے اوس طرف دیکھکر کہا کہ ہان یہ لوگ ہماری ہمراہی
مین شدت باد و باران سے متفرق اور پریشان ہوکر پراگندہ ہوگئے تھے
اب بعد فرو ہونے طوفان کے ہمارے لینے کے لیے آتے ہین یہ سنکر

مہاراج کنوار نخیال اس امر کے کہ ایک جا مجتمع ہونا مرد اور عورت غیر محرم کا خیالات باطلہ کا باعث ہے اون زنان دلارام سے بولے کہ اب ہم یہان نہین ٹھہر سکتے سلیمنرجی مہاراج سے آرزو ہے کہ تم بخیریت تمام اپنے مقام پر پہونچو اور ایک بات کی تمسے توقع رکھتے ہین کہ جو معاملہ اور گفتگو یہان ہمارے تمھارے سامنے گذرا ہے سات روز تک کسی کے کان نہ پڑے اور امید ہے کہ تم ہمکو اپنے گوشہ خاطر سے فراموش نہ کرو ہم اپنی یادگاری کیواسطے ایک نشانی تمکو دیتے ہین وہ اپنے پاس رکھنا اور تمھاری نشانی یہی کافی ہے کہ تمنے اپنا احوال سربستہ ہم پر ظاہر نہین کیا یہ بات ہم کبھی نہین بھولین گے یہ کہکر گلے سے موتیون کی مالا نکال کر اوس علامہ عورت کے گلے مین ڈالدی عورت نے جھک کر مہاراج کمار کو سلام کیا اور کہا کہ ہمنے جو اپنا احوال آپسے پوشیدہ رکھا اور ظاہر نہین کیا اسمین ایک سبب قوی ہے یہ خطا ہماری آپ معاف فرمائیے گا اور اگر آپکے دل مین ہمارے احوال کی سماعت کا اشتیاق ہے تو آج سے پندرھوین دن فرمائیے آپسے کہان ملاقات ہوسکتی ہے راجکمار نے کچھ دیر تامل کرکے کہا کہ آج کے پندرھوین روز رات کے وقت اسی مندر مین ہم تمکو ملین گے عورت نے دعاے خیر دی اور جھک کر دوبارہ سلام کیا مہاراج کنوار نقد دل کو تصدق کر نگاہ حسرت سے اوس نازنین دلربا کو دیکھتے ہوے مندر سے باہر آ گھوڑے پر سوار ہو

روانہ ہوے اسی اثنا مین مردم ہمراہی اون عورتونکی بھی آن پہونچی اور اونھون نے اپنی اپنی سواریون مین بیٹھہ کر اپنے مکان کی راہ لی ۔

مختصر احوال سلطنت بنگالہ کا

اوسوقت اگرچہ کنور جگت سنگہ سلیسر مہاراج کے مندر سے روانہ ہوے مگر دل اوسی معشوقہ کے کمند زلف مین پہنسا چہوڑا اور اودہر وہ نازنین مہ جبین بھی روے دلکش مہاراج کنوار پر ہزار جان سے عاشق اور مفتون ہو صبر و قرار کو خیرباد کہکر بادل خستہ تقاضاے وقت سے روانہ خانہ ہوئی ۔ اسمقام پر احوال ولولہ شوق وذوق ہر دو دلدادگان کا فروگذاشت ہو کر اول بنگالہ کی سلطنت کے کچہ حالات لکھے جاتے ہین اسکے بعد ہم اونکا حال لکھین گے ناظرین صبر کو کار فرما کر منتظر رہین ۔

واضح ہو ۔ کہ اول ملک بنگالہ مین بختیار خلجی نے نیزہ مذہب محمدی کا نصب کیا اور تمام اوس ملک وسیع کو اپنے قبضہ اقتدار مین لایا کہ اوسکی اولاد سالہاے دراز تک بنگالہ کی حکومت کرتی رہی بعد سال ۹۳۲ بنگلہ مطابق سمت ۱۵۸۲ بکرماجیت اور سنہ ۱۵۲۵ عیسوی کے سلاطین مغلیہ سے سلطان بابر نے ولایت سے آکر ابراہیم شاہ افغان شاہ دہلی کو معرکہ جنگ مین پسپا کر کے تخت سلطنت دہلی پر زیب قیام فرمایا مگر مغلون کا ممالک بنگالہ پر اوسوقت تک کماینبغی دخل وتصرف نہین ہوا جب تک کہ سرتاج سلطنت مغلیہ

محمد جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی تخت نشین اور جب تک بادشاہت نہ ہوا تب تک ملک بنگالہ مین پٹھانون کا ہی عمل و دخل رہا جب کہ ستارہ اقبال اکبر شاہ اوج سلطنت پر تابان ہوا اوس ایام مین **داؤد خان** نامے پٹھان حاکم بنگالہ محمد اکبر بادشاہ کے ساتھ خلش برپا کر کے وقت محاربہ **منعم خان** کے ہاتھ سے مغلوب ہو کر حکومت سے برطرف اور سرگردان بادیہ پریشانی ہوا اور سنہ ۹۸۲ بنگلہ مطابق سمت ۱۶۳۲ بکرم اور سنہ ۱۵۷۵ء مین بنگالہ کو چھوڑ کر اوڑیسہ کو بھاگ گیا اوس وقت کل مملکت بنگالہ قبضہ اقتدار سلاطین مغلیہ مین آگئی مگر اوڑیسہ مین پٹھانون کے قدم ایسے جمے کہ مغل اونکو وہان سے نہ نکال سکے آخرش سال ۹۸۶ بنگلہ اور ۱۶۳۶ بکرماجیت اور سنہ ۱۵۷۹ء مین سلطنت دہلی کے مصاحب خاص **خانجہان خان** نے بحکم شاہ اکبر فوج کشی کر کے افغانان آوارہ کو اوڑیسہ سے نکال کر عمل و دخل شاہی وہان قائم کیا اس کے بعد ایک ایسی واردات عظیم ہوئی کہ تمام ملک بنگالہ مین غدر و فساد برپا ہو گیا سبب اوسکا یہ ہوا کہ جب بنگالہ اور اوڑیسہ قبضہ شاہی مین آیا تو بندوبست ملک اور افزونی محاصل وغیرہ کی لیے بادشاہ کی طرف سے کچھہ آئین جاری ہوے رعایاے ممالک مذکور نے کہ ہمیشہ خودسر انہ رہتے تھے اور کسی آئین و قانون کے پابند نہ تھے اجراے تو انین سے ناراض ہو کر سر بغاوت بلند کیا اور جابجا فساد برپا ہو گیا اوس حالت مین جو کہین کہین اوڑیسہ کے علاقے مین پٹھان لوگ متفرق مقامات مین

رہ گئے تھے اونھون نے اسوقت کو غنیمت سمجھکر سر شورش اوٹھایا اور حدود
اوڑیسہ سے گذر کر بنگالہ کی حدود مین بھی سیدنی پور اور کشن پور متعلقہ بنگالہ
تک دوبارہ دخیل و قابض ہوگئے اوس زمانہ مین خان اعظم خان
صوبہ بنگالہ اور شاہباز خان صوبہ اوڑیسہ جو بادشاہ کی طرف سے
وہان منتظم تھے فساد کی کثرت سے کچھہ بندوبست و انتظام ملک نہ کر سکے
اور دہلی کو بھاگ آئے محمد اکبر نے اس امر سے رنجیدہ خاطر ہوکر دل مین تجویز
کیا کہ کوئی شخص اہل ہنود سے اوس ملک کے انتظام کے واسطے بھیجنا چاہیے
اور اس تجویز کی وجہ یہ ہوئی کہ جب ابتدا مین سلاطین اسلامیہ فوج کشیدہ
لیکر کوہستان ہمالہ کی جانب سے ہندوستان پر حملہ آور ہوے تھے اوس
زمانہ مین پرتھی راج راجہ دہلی اور دیگر راجہاے عظیم الشان نے کہ شجاعت
اور مردانگی مین نامور اور ہندوستان کی پشت و پناہ تھے افواج مخالف کو
روک کر ہندوستان تک ایک قدم نہین دھرنے دیا تھا چنانچہ تواریخ سے
آشکارا ہے کہ جب شہاب الدین غوری بعہد راجہ پرتھی راج
ولایت سے تین لاکھہ فوج ہمراہ لیکر ہندوستان پر یورش کرکے آیا تب راجہ
بیت جیمن سورج بنسی والے آمیر صرف اٹھارہ ہزار فوج سے اوس کے
مقابلہ پر گیا اور اپنی دلیری اور اولی العزمی سے اوسکو شکست فاش دیکر زندہ
اسیر و دستگیر کر لایا اور تمام سامان حرب و خیمہ و خرگاہ وغیرہ معہ ماہی مراتب

لوٹ لایا چونکہ یہ مال غنیمت راجہ ممدوح کے پیچھے پیچھے آتا تھا باتباع اوسی امر
کی اب تک ماہی مراتب مہاراج ادھراج والی جے پور کے پیچھے چلتا ہے غرض کہ
با این ہمہ اس بھارت برش یعنی ہندوستانکا ستارہ طالع ایسا نحوست پر
ہوا کہ راجگان ہند مین خود بخود نا اتفاقی پیدا ہوگیئی اور باہمدگر تنازعات جنگ و
جدل برپا کرکے از بس ضعیف وتباہ ہوگئے سچ ہے شعر دولت ہمہ ز اتفاق خیزد
بیدولتی از نفاق خیزد * اوسوقت اہل اسلام نے قابوے وقت پاکر
ہندوستان پر فوج کشی کی اور باندک مجادلہ تخت سلطنت حاصل کرکے تمامی
راجگان ہند کو مغلوب اور مطیع کرلیا مگر تب بھی بعض بعض راجے خود مختار
اور اپنے راج پر بدستور قائم رہے چنانچہ ظاہر ہے کہ ابتداے آغاز سلطنت
اسلامیہ سے تا انجام آن راجپوت لوگ اہل اسلام سے برابر لڑتے جھگڑتے
رہے اور اکثر اوقات اونپر غالب آکر فتحیاب ہوتے رہے ہین مگر اسی کے
ساتھہ ایسا بھی وقت آگیا کہ راجپوت تابع تخت دہلی کے ہوکر سلک ملازمان
شاہی مین کہلاے اور باقتضاے تقدیر اکثر محاربات مین شاہان دہلی سے
مغلوب ہوکر اونکو ڈولا دیتے رہے اور سلاطین بھی ڈولہ لیکر رشتہ ناتہ
جاری کرتے رہے اور اونکو کارہاے دشوار اور مہمات عظیم پر نامور کرکے
اونکی حسن تدبیری اور راے صائب اور شجاعت اور دلاوری کی داد
دیتے رہے ہین بلکہ ہمیشہ اس فرقہ جلادت کیش کی مردانگی اور سربازی کا

خیال اور خوف دل مین رکھتے رہی ہین الغرض سلاطین مغلیہ مین سے جسقدر
بادشاہ نامور ہوے ہین اون سب مین محمد اکبر بادشاہ نہایت درجہ پر عقیل
اور منتظم اور صاحب اقبال تھا اوس کے ذہن مین یہ بات سمائی ہوئی
تھی کہ جیسے راجگان ہند بندوبست اور انتظام ملک کا کر سکتے ہین ویسے
امراے اسلام سے نہین ہو سکتا اور طریق محاربات و ستیزہ و آویزش مین اس
جماعہ نامدار کو مسلمانون پر فوقیت ہے اسی غرض سے اوسنے اکثر راجگان کو
کارہاے عظیم پر مامور کر رکھا تھا اور اون سب مین سے مہاراجہ مان سنگہ
سورج بنسی والے آمیر کو درجۂ اعلے پر عقیل و فہیم و شجاع و جوانمرد اور صاحب
خرد جانتا تھا اور شاہزادہ والاجاہ مرزا سلیم کو بھی مہاراجہ موصوف
سے از بس انس تھا جب کہ خان اعظم خان اور شاہباز خان سے صوبجات
بنگالہ اور اوڑیسہ کا انتظام نہو سکا اور وہ اپنی جان عزیز سمجھکر بھاگ آئے
تب محمد اکبر بادشاہ نے مہاراجہ مانسنگہ کو یہ مہم عظیم تفویض کی اور سرکوبی
مفسدان و قبض و تصرف ممالک مذکور کے لیے مامور فرمایا سنہ ۹۹۷ بنگلہ مطابق
سمت ۱۶۴۷ بکرم اور سنہ ۱۵۹۰ع مین مہاراجہ مانسنگہ بحکم سلطان اکبر معہ فوج جرار
اور صاحبزادہ عالی وقار مہاراج کنوار کنور جگت سنگہ کی دہلی سے روانہ ہوکر
پٹنہ مین پہونچے اور اوس نواح کو وجود فساد سے پاک کرکے باغیان و
مفسد انکو کیفر کردار پر پہونچایا جب کہ پٹنہ سے فساد فرو ہو گیا اور وہان

بخوبی قبضہ و تصرف حاصل ہوا تب مہاراجہ ممدوح نے بعض مراتب کے انتظام کے
لیے اول **سعید خان** نامے ایک افسر کو بنگالہ کی طرف روانہ کیا سعید خان
شرف ترخیص حاصل کر کے بنگالہ کی دارالسلطنت ٹنڈا نگر مین کہ اوس زمانہ مین
وہ شہر تخت گاہ بنگالہ تھا جاکر انصرام امور مین مصروف ہوا اور بعد روانگی سعید خان
مہاراجہ مان سنگہ نے واسطہ افتتاح ممالک اوڑیسہ کے عنان عزیمت معطوف
فرمائی اور سعید خان کو لکھہ بھیجا کہ تم معہ فوج ہمراہی خود ہمکو بردوان مین آملو جب
مہاراجہ موصوف بردوان مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ سعید خان ہنوز نہین
آیا ہے مگر ایلچی کی معرفت ایک چٹھی اوسکی بدین مضمون ملی کہ مین ابھی تک
فوج جمع نہین کرسکا ہون اور نہ کچھہ تا حال انصرام سامان رسد وغیرہ کا ہوا
اس سامان اور تہیہ کے لیے ایک سال کامل درکار ہے اور اب
موسم برشگال برسر آگیا بعد برسات سب سامان جمع کر کے معہ فوج حاضر ہونگا
تا ایام برسات خود بدولت بردوان ہی مین مقیم ہین مہاراجہ صاحب نے
اوسکی تحریر کی موجب قیام بردوان مناسب متصور کر کے قصبہ جہان آباد
متصل بردوان میں دارو کیسر ندی کے کنارہ قیام عساکر نصب کرائے اور انتظار
آمد سعید خان کی دیکھتے رہے جب جہان آباد مین لشکر ظفر پیکر فروکش ہوا
خبر ملی کہ **قتلو خان** نامے افغان مفسد نے حال توقف و قیام فوج نصرت ہم
کی خبر پاکر دست تطاول رعایا و ملک پر دراز کر رکھا ہے اور بار ادہ

مقابلہ جہان اباد کے متصل آکر مقیم ہوا ہے مہاراجہ موصوف نے یہ سُن کر
دل مین متفکر ہوے ان فوج کو بولاکر کہا کہ کسی ہوشیار جاسوس کو بھیجنا
چاہیے کہ وہ تعداد سپاہ اور سامان فوج مخالف کا کماینبغی احوال دریافت
کرلاوے منجملہ انکے ان مذکور شیر بیشہ جلادت کنور جگت سنگہ کی تہیہ دل سے
مہاراجہ صاحب کو مفہوم ہوا کہ یہ جانے پر مستعد ہے اور راجکمار اس امر
اہم کے انجام کو اپنی ذمت ہمت پر لیکر خواستگار اجازت ہوے مہاراجہ
ممدوح نے سو سوار اون کے ہمراہ دیکر روانہ منزل مقصود فرمایا چنانچہ مہاراجکنور
بعد دریافت احوال مخالف واپس تشریف لاتے تھے کہ باد و باران کی
شدت سے سند رسلیہ مہادیو مین اونکا گذار ہوا جیسا کہ تحریر ہو چکا ہی

واپس آنا کنور جگت سنگہ کا مہاراجہ مانسنگہ کے پاس

مہاراجکمار با دل پر درد سیلیسری کے مندر سے روانہ ہو کر اپنے پدر عالی قدر
کی خدمت مین پہونچے اور ظاہر کیا کہ فوج مخالف قریب پچاس ہزار کے
متصل موضع دھپور پڑی ہے اور دیہات گرد و نواح پر دست غارت
دراز کر رکھا ہے اور جابجا تعمیر قلعجات و گڈھی وغیرہ مین مصروف ہے یہ خبر
پاکر مہاراجہ مانسنگہ نے خیال کیا کہ جب تک اوڑیسہ کی مہم سر نہو وے اپنا
فوج کو دبائے رکھنا لازم ہے تاکہ زور و قابو پاکر آگے نہ بڑھ سکے مگر اسقدر

ہجم غفیر کا روکنا آسان کام نہین ہے بلکہ نہایت مشکل ہے یہہ سوچکر اور اس
معاملہ مین فہمیدہ ان فوج سے مشورت مناسب سمجھکر اونکو بولایا اور سخن طراز
ہوئے کہ دیکھو روز بروز اکثر علاقے تحت حکومت شاہی سے چھوٹے جاتے ہین
اور مفسدان لوگ دم بدم قدم بڑھاتے چلے آتے ہین اسواسطے ضرور ہے کہ
مفسدین کوتہ اندیش کو ایسا دبایا جاوے کہ حد اعتدال سے زیادہ نہ بڑھ سکین
اور ہمیشے قابو رہین الا یہ بات غیر ممکن نظر آتی ہے کیونکہ فوج مخالف بکثرت ہے
اور ہمیان فوج کی ازبس قلت ہے اون کے پاس قلعہ اور گڈھی جا بجا پناہ
ہین ہمارا امید ان ہی مین پناہ ہے اگر بالفرض وہ میدان ہی مین مقابل ہوے
پھر بھی قلعون کی پناہ لیوین گے اس سبب سے اونکا مغلوب ہونا ایک امر محال
ہے اور یہ بھی مقام غور ہے کہ اگر احیانا اون سے بمقابلہ و مجادلہ پیش آنا پڑا
اور خدا نخواستہ وہ غالب آوے تو دونو مطلب فوت ہوتے ہین یعنی اودھر تو
دہلی کے تحت سے ملک گیا اور ادہر ہم لوگ بہی زندہ واپس نہ جاسکین گے
پس ایسے بیمحل و بے قابو جنگ کرنے مین سراسر قباحت ہے اور اور بسیہ کی
مہم بھی نہین ہو سکتی اس صورت مین ہماری راے یہ ہے کہ جب تک سید خان
نہ آوے تب تک کسی طرح اون سے مقابلہ نہ کیا جاوے خاموشی ہی مناسب
ہے تمھاری ہمین کیا راے ہے اور تمھارے نزدیک کیا کرنا مناسب ہے
یہ سنکر جو عقیل و کار آزمودہ و مسن افسر تھے سب نے بالاتفاق جواب دیا

کہ البتہ جب تک سید خان نہ آوے جہان آباد مین ہی قیام رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ منشا ہمارا ایسا بھی ہے کہ کل فوجکا ایک مقام پر قیام نہووے بلکہ جدا جدا غول کرکے متفرق مقامات پر تعینات کیا جاوے اور ایک حصہ اوسکا فوج مخالف کے مقابلہ مین بھیجدیا جاوے تاکہ وقتاً فوقتاً اونکو دباے رہے اور آگے نہ بڑھنے دے اون مین سے ایک پیر مرد بولا کہ جہان اس تمام فوج کی پراگندگی اور مغلوب ہونے کا اندیشہ ہے وہان ایک افسر قلیل سے فوج لیجا کر کیا کرسکے گا مہاراجہ ممدوح نے جواب دیا کہ اس فوج کے بھیجنے مین ہماری کچھ اور مراد نہین ہے بلکہ صرف یہ مطلب ہے کہ اگر کسی قدر فوج ایسے مقام پر جاکر نزول کرے کہ مخالفون کی نظر سے پوشیدہ رہوے اور جاے محتاط و محفوظ مین مقیم رہکر گاہ بیگاہ جب مخالفون کو غافل دیکھے اوسی وقت اونپر یلغار بھیجکر شبخون کرتی رہے اور دشمنون کو دم آسایش نہ لینے دیوے تو مناسب ہوگا تاکہ اونکو فرصت زیادہ قدم بڑھانے کی نہ ملے اور خود ہی اپنے مرض مین گرفتار رہین یہ سنکر ایک بوڑھا مغل بولا کہ مہاراج آپ یقین جانین موت کو اپنی آنکھہ سے دیکھہ کر کون اوسکے منہ مین جاوے گا مہاراج نے یہ سنکر تیوری چڑھا چین بجبین ہوکر فرمایا کہ اتنے راجپوت اور مغل ہین کیا ان مین کوئی بھی ایسا نہین ہے جو موت سے نہ ڈرتا ہووے یہ سنتے ہی کچھ ساٹھ مغل اور راجپوت

کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ مہاراج ہم حاضر ہین انھین کنور جگت سنگھ بھی موجو
تھے اور اگرچہ درجے اور عمر مین سب سے کمتر تھے اور سب کے عقب مین
کھڑے ہوے تھے لیکن پیش قدمی کرکے کہنے لگے کہ اگر حکم ہو تو یہ غلام بھی
حاضر ہے مہاراجہ صاحب اونکی بات سُنکر متبسم ہو فرمانے لگے کہ آفرین
صد آفرین تم لوگون کو ہمنے ایک آدمی کے واسطے کہا تھا تم چھ سات مستعد
ہو گئے ہم جانتے ہین کہ راجپوت اور مغل کا نام تا حال صفحہ جہان پر قائم ہے
مگر اب ہم یہ سوچتے ہین کہ تم سب مین سے کسکو بھیجین اوسوقت ایک ملازم
خاص مہاراجہ صاحب برابر مین حاضر تھا اوسنے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ
ان سب آدمیون کے مستعد ہونے سے آپ کا بڑا فائدہ ہے یعنی آپ اسنے
یہ فرمائیے کہ جو تم مین سے کم فوج لیجاوے اوسیکو ہم بھیجین گے مہاراجہ صاحب کو
یہ صلاح پسند آئی اور جس شخص نے اول اقرار جانے کا کیا تھا اوس سے دریافت
کیا تم کس قدر فوج لیجانا چاہتے ہو اوسنے عرض کیا کہ پندرہ ہزار مہاراج
بولے کہ اس قلیل سپاہ مین سے جو پندرہ ہزار تمھارے ساتھ دی گئی تو یہان
کیا رہ جاوے گا تم مین سے کوئی ایسا بھی ہے جو دس ہزار فوج لیجا سکے
وہ افسر تو خاموش ہو رہا مگر دوسرے افسر جسونت سنگھ نامی نے عرض
کیا کہ دس ہزار فوج میرے ہمراہ دیجاوے مین جانے پر مستعد ہون مہاراجہ صاحب
دل مین خوش ہو کر سب کے جانب دیکھنے لگے کنور جگت سنگھ کے دل مین

اوسوقت یہ خیال آیا کہ اگر اسوقت مہاراجہ صاحب میری طرف مخاطب
ہون تو مین بھی کچھہ عرض کرون اسی اثنا مین راجہ صاحب نے اونکی طرف
بھی نگاہ کی تب راجکمار نے بکمال ادب دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ اگر مہاراج
کی رضامندی ہووے تو یہ خانہ زاد پانچ ہزار سوار سے قتلو خان کو معہ اوسکی
فوج کے سورن ریکھا ندی کے پار اوتار سکتا ہے یہ دلیرانہ کلام سنکر مہاراجہ
صاحب متامل ہوے اور جسقدر امرا ان فوج وہان موجود تھے وہ اس پیشقدمی
اور جرأت راجکمار سے ششدر و حیران ہوکر باہم کاناپھوسی کرنے لگے بعد تامل
مہاراجہ صاحب بولے کہ اے فرزند دلبند ہم خوب جانتے ہین کہ تم چھتری کل
دیپک ہو مگر یہ بات قیاس سے باہر ہے کہ پانچ ہزار سوار سے تم اوس جم غفیر
فوج مخالف کو مغلوب و منہزم کرسکو راجکمار نے پھر دست بستہ ہوکر گذارش کیا
کہ مین پرتگیا اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر پانچ ہزار سوار سے فوج دشمن کو پسپا
نہ کردون اور شاہی فوج کا کچھہ نقصان کرادون تو بادشاہ جو چاہین میرے لیے
سزا تجویز فرماوین مہاراج نے تامل کرکے کہا کہ ہم تمھارے چھتری دھرم پالنے
مین ہرج نہین ڈال سکتے چھتریون کا یہ دھرم نہین ہے کہ جو شخص جنگ وجدل
پر آمادہ ہووے اوسکو کسی ڈھب سے روکین یا ممانعت کرین اگر تمکو اپنی
اوپر ایسا بھروسا ہے تو اس سے بہتر کیا ہے روانہ ہو یہ کہکر مہاراجہ مانسنگھہ
آنکھون مین آنسو بھرلاے محبت پدری نے جوش مارا اور پیسر ولا اور کو

چھاتی سے لگا فوج مطلوبہ ہمراہ دے کر روانہ میدان کارزار کیا

قلعۂ گڈہ مندارن کا مختصر احوال اور اون زنان دلربا کا صورت حال

جس راہ سے کنور جگت سنگہ بشن پور سے جہان اباد کو واپس آئے تھے وہ راستہ تا حال جاری ہے اوس سے کسی قدر فاصلہ پر جانب جنوب گڈہ منداران نام ایک بستی ہے جن عورتون سے راجکمار کے مندر مین ملاقات اور بات چیت ہوئی تھی وہ مندر سے روانہ ہوکر اسی گانون کو گئین تھین اس مقام پر چند پرانی گڈھی اور قلعہ تھی اسلیئے اوس جگہ کا نام گڈہ منداران تھا اس گانون کے وسط مین ایک ندی بہتی تھی اوسکا نام دامودر ندی تھا اس ندی کے کنارہ پر ایک مثلث قطعہ زمین کے گوشہ پر جہان دونون طرف ہوکر بڑے زور وشور سے پانی بہتا تھا ایک قلعہ بلند سر بفلک کھینچے ہوے نیچے سے اوپر تک سنگ موسے سے بنا ہوا واقع تھا اور ہر دو جانب اوس قلعہ کے جو دامودر ندی روان تھی وہ قلعہ کے واسطے گویا آڑ اور رکاوٹ تھی اب تک اوس عمارت کے آثار نمایان ہین یعنی کچھہ کچھہ بنیاد اوسکی قائم وموجود ہے اور محل ومکانات بانقلاب ازمنہ رفتہ رفتہ مسمار ہوکر خاک مین برابر ہوگئے اب وہان بجاے انواع عمارات سنگین اور باغات دلنشین انہار آب روان گلہاے شگفتہ و

خندان کے مغیل برگد وپیپل وغیرہ اشجار صحرا ے اور دیگر اقسام کے بیل بوٹے
چھاے ہوے ہین اور اوس گھن بن مین حشرات الارض مار وکژدم اور اکثر
جانوران وحشی و درندہ مثل شیر وپلنگ وچرغ وگرگ وغیرہ چرند وپرند کا مسکن ہے
مقام عبرت ہے کہ جو گلشن اپنی نضارت وتازگی سے باغ ارم پر طعنہ زن تھا
وہ اب خارستان اور مسکن زاغ و زغن ہے یہ عجوزہ دنیا ظاہر مین سبز باغ دکھلا یا ندکی نزہت
نقاب عدم چہرہ پر ڈالدیتی ہے کچھ دیکھنے دیتی ہے نہ بھالنے دیتی ہے برگ خزان دیدہ کی
روش ایک دم مین خیابان جہان سے باہر نکال دیتی ہے اسکے ثبات و
قرار پر اعتبار نکرو کہ ناپاندار ہے نہ کسی کی آشنا ہے نہ کسی کی یار رہے۔

رباعی آن قصر کہ بر فلک ہمی زد پہلو ۔ وان در کہ شہان بر و نہادندے رو
دیدیم کہ بر کنگرہ اش فاختہ ۔ فریاد برآورد کہ کو کو کو کو +

اور دوسرے جانب اوس ندی کے اور بھی کئی گڈھی تھین مگر اب او نکا
کچھ نشان باقی نہین ہے اون مین اور اشخاص اعلی درجہ کے از قوم مالک
قائم آباد تھے زمان پیشین مین جب کہ بادشاہ عہد نے ملک بنگالہ پر فوج کشی
کی تھی اوس وقت اون کے ہمراہی مین ایک افسر فوج جید ھر سنگھ
نامے راجپوت جا دون بنسی تھا جب بات وہ مہم ختم ہوئی اوسی رات
اوسکی فوج ماتحت سے ایک ایسا کار نمایان ظہور مین آیا کہ زیادہ از طاقت
تھا اور جسکی امید نہ تھی شاہ دہلی نے بجلدوے اس جلادت اور جانفشانی کے

یہ گانون گڈہ مندارن اوسکو جاگیر مین عطا کیا اور اوس کے سوا اور بھی اوسکے
خویش و تبار بھائی بند جاگیردار تھے آخر رفتہ رفتہ اوس کے قوم نے طاقت
و زور پیدا کر کے ایک چھوٹی سی ریاست بنالی یہان تک کہ جو کارندہ شاہی
آتے تھے اون کے ساتھہ نااتفاقی کر کے اکثر بے ادبیون سے پیش آتے تھے
اور جابجا اپنی حفاظت اور بود و باش کے لیے چھوٹے چھوٹے قلعہ بنالیے
تھے سنہ ۹۹۵ بنگلہ مطابق سمت ۱۶۴۸ بکرم اور سنہ ۱۵۹۱ عیسوی مین جیدھر سنگھ مذکور کی
اولاد سے اس قلعہ مین ایک ٹھاکر سغر رہتا تھا نام اوسکا بیر ندر سنگھ
تھا یہ شخص نہایت تند مزاج اور سخت طبع تھا جب جوان ہوا اور سن شعور کو
پہونچا اپنے باپ سے ناموافق ہوگیا اور اوسکی اطاعت مین نہ رہا اسلیئے
اکثر باپ بیٹون مین تکرار و فساد رہا کرتا تھا اسکے باپ نے بیر ندر سنگھ
کی شادی ایک جاگیردار نزدیکی کی دختر سے تجویز کی جسکی کچھہ اولاد پسری
نہین تھی اور اس رشتہ کرنے مین اوس کے باپ کے دو مطلب تھے ایک تو
بعد وفات جاگیردار کے بسبب نہونے اولاد پسری کے بیر ندر سنگھہ اوسکے
متروکہ کا مالک ہوتا دوسری وہ دختر بھی حسین و زیبا صورت تھی مگر بیر ندر سنگھہ
اس رشتہ سے ناراض ہوا اسواسطے اوسنے اپنے باپ کے برخلاف مرضی
خفیہ خفیہ اوسی گانو کے ایک مفلس ٹھاکر کی دختر سے اپنی شادی کر لی جب
یہ خبر اوسکے باپ کو پہونچی از بس رنجیدہ ہوا اور بیر ندر سنگھہ کو گھر سے نکالدیا

بیرندر سنگہ اپنے باپ کے اوپر استغاثہ کرنے کے ارادہ سے بحضور بادشاہ
وقت دہلی کو روانہ ہوا اور چلتے وقت اوسکی عورت کو حمل چند ماہہ تھا اوسکو
بخانہ والدزن پھونچا دیا ظاہر ہے کہ اولاد کیسی ہی ناخلف ہووے مگر مادر
و پدر کو جوشش محبت سے سب بے ادائیان پسر نالایق کی بازی طفلانہ
معلوم ہوا کرتی ہین بیرندر سنگہ کے بوڈھے باپ کو اوس کے نکل جانے
سے نہایت اضطراب اور اضطرار ہوا اور خود کردہ سے پشیمان ہو کر
ہر طرف آدمی اوسکی تلاش کو بھیجے مگر اوسکا کہین نشان نہ ملا آخر لاچار
اوسکی زوجہ کو از خانہ والدزن بولاکر اپنے گھر رکھا اور بعد ایام وضع
حمل اوسکے ایک دختر پیدا ہوئی نام اوسکا تلوتما رکھا گیا اوس کے
چند روز بعد زوجہ بیرندر سنگہ اوس دختر صغیرہ کو چھوڑ کر مر گئی اور دختر بے مادر کو
بیرندر سنگہ کا باپ پرورش کرنے لگا قصہ کوتاہ جب بیرندر سنگہ دہلی مین پھونچا
بحکم شاہی فوج راجپوتان مین بھرتی ہوگیا اور اپنی شجاعت اور عقل کے زور
سے روز بروز ترقی پاتا رہا اور چند ایام ہی مین نام و دولت دونو حاصل کر لئے
جب سنا کہ باپ وسکا مر گیا ہے دل مین تہیہ کیا کہ اب غیر ملک مین سرگردان
رہنا اور کسی کی متابعت مین کمر باندھنی ناحق اور فضول ہے وطن مین چلکر
اپنی ریاست سنبھالنا چاہیے یہ ارادہ کر وطن مالوف کو روانہ ہوا اور
دہلی کے رہنے والے بہت سے اشخاص نوکر چاکر وغیرہ اوسکے ساتھہ ہوے

منجملہ اون کے ایک عورت کنیزک اور ایک سادہو پرم ہنس بھی تھے چونکہ اس رسالہ
مین ان دونون کا تذکرہ زیادہ ہوگا اسواسطے نام اونکا تحریر کیا جاتا ہے کہ
کنیزک نام بملا اور پرم ہنس کا ابھیرام سوامی تھا یہ بملا اور یہی بلفظ کنیزک
لکھی گئی ہے اور اب بھی کنیزک ہے لکھتے ہین اگرچہ بظاہر ایسا مشہور تھا
کہ یہ عورت بیرندر سنگہ کے نوکرون مین سے ہے مگر ایسا نہین تھا گھر کی سب
کامون مین اوسکو دخل اور اختیار مطلق تھا اور چونکہ تلوتما دختر بیرندر سنگہ کی
وہی پرورش اور پرداخت کرتی تھی اسواسطے بیرندر سنگہ کے گھر مین اوسکو
بلقب کنیزک ملقب کیا گیا ہے لیکن کنیزکون کے سے آثار اوس مین مطلق
نہ تھے جیسے اہلخانہ کو سب مالک مانتے ہین ویسے ہی بملا کو سب قلعہ کے
باشندہ ٹھکرانی کے موافق مانتے تھے اور بدرجہ نہایت اوسکی عزت
وحرمت کرتے تھے۔ اور اوسکے چہرۂ تابان سے ٹپکتا تھا کہ وہ بایام جوانی
نہایت حسین اور خوبصورت تھی اگرچہ اوس وقت مین اوترا ہوا جوبن
تھا مگر جیسے صبح کے وقت ماہتاب کا نور زردی پر آجاتا ہے اور اوس وقت
کی ضیا ایک جلوۂ دیگر دکھلاتی ہے یہ سمان اوسکے حسن کا بنا ہوا تھا
جگت پتی بدیا دگج نامی ایک چیلہ ابھیرام سوامی کا تھا اوسکو الکار
شاستر مین کچھہ مداخلت ہو یا نہو مگر رسکتا پرکاش مین مہارت کامل تھی
ایک روز اوسنے بملا کو دیکھکر کہا کہ یہ باندی ایسی ہی جیسے گھی کا بھرا برتن

ہوتا ہے حسن کی آگ جسقدر سرد ہوتی جاتی ہے صباحت طبعی کا روغن اوسکو
اوسی قدر مشتعل کرتا ہے یعنی جیون جیون یہ کنیز کی عمر رسیدہ ہوتی جاتی ہے
تیون تیون جوبن کی بہار دونی کھلتی آتی ہے اس لطیفہ کو سنکر بملانی جیتی بدیا
ورنج کا نام رشک داس سوامی رکھہ دیا اور اوس دن سے وہ رشک داس
کے نام سے مشہور ہو بملاکے وضع و انداز سے ایسا ثابت ہوتا تھا کہ وہ
نہایت عقیلہ اور خاندانی عورت ہے اکثر اشخاص ایسا بھی کہا کرتے تھے
کہ وہ عرصہ تک حرم مغلیہ مین بھی رہی ہے یہ بات سچ ہے یا جھوٹ اسکو
بملاہی جانتی ہوگی مگر اوسکی گفتگو اور طور وطریق سے یہ بات کبھی نہین
پائی گئی اور یہ بھی کوئی نہین کہ سکتا تھا کہ یہ عورت بیوہ ہے یا شوہردار
کیونکہ ہمیشہ زیور ولباس ومسی وسرمہ وغیرہ سے آراستہ رہتی تھی اور
کسی طرح کا برت ونیم وغیرہ بھی جو قوم ہنود مین لازمہ حال بیوگان ہوتا ہے
نہین کرتی تھی درگیش نندنی تلوتما دختر بیرندر سنگھ کو دل وجان سے
چاہتی اور پیار کرتی تھی جیسی کہ آثار اوسکے وقایع سندر سلسلہ بہار آج
مین ظاہر ہوسے اور تلوتما بھی اوسکے ساتھہ کمال انس والفت رکھتی تھی
ابھرام سوامی جو دہلی سے بیرندر سنگھ کے ساتھہ آئے تھے وہ ہمیشہ قلعہ ہی مین
نہین رہتے تھے بلکہ اکثر اوقات دوسری بستیون گرد وپیش مین چلے جاتے تھے
ایک دو مہینے گڈھ مندارن مین رہتے ایسے ہی ایک دو مہینے دوسری جگہ

قیام رکھتے تھے اور شہر کے لوگ یہ جانتے تھے کہ سوامی جی بیرندر سنگہ کی دیکشا
گرو یعنی مرشد ہین اور بیرندر سنگہ بھی اونکی تعظیم و تکریم بدرجہ غایت کرتا تھا
یہان تک کہ کوئی کام خانہ داری یا ریاست کا اونکی اجازت و استفسار بدون
نہین کرتا تھا اور فی الحقیقت ابھرام سوامی نہایت عقیل و فہیم اور عالم شاستر و
اور اپنی سنّیست دہرم مین قائم و یکتا تھے اور جوگ ابھیاس یعنی حبس دم اور جوتش بدیا یعنی نجوم
مین بھی مہارت کامل رکھتے تھے اور اسی زمرہ مین ایک دوسری کنیزک
آسمانی نام بھی دہلی سے آئی تھی وہ بھی شوخ اور خردمند تھی

مشورت کرنا ابھرام سوامی کا بیرندر سنگہ سی

جس روز بملا اور تلوتما سیلیسر مہادیو کے مندر سے روانہ ہو کر قلعہ گڈہ مندارن
مین داخل ہوئین اوس سے تین چار دن بعد بیرندر سنگہ اپنے دیوانخانہ مین بیٹھے
ہوئے تھے اوسوقت ابھرام سوامی وہان تشریف لائے بیرندر سنگہ نے
سروقد استادہ ہو کر تعظیم اور پرنام کری۔ اور اپنے ہاتھہ سے آسن کشا کا
فرش اون کے بیٹھنے کو دیا جب وہ بیٹھہ گئے بیرندر سنگہ بھی اپنی مسند پر
بیٹھہ گیا سوامی بولے کہ بیرندر سنگہ آج ہمکو تم سے کچھہ بڑی بات کہنی ہے۔
بیرندر سنگہ۔ فرمائے۔
سوامی۔ دستمتی اور تھانو مین جنگ عظیم پہنچنے والا ہے۔

بیرندر سنگھ۔ ہان یقیناً معرکہ عظیم ہوگا۔

سوامی۔ تمنے اپنے دل مین کیا کرنا تجویز کیا ہے۔

بیرندر سنگھ۔ جسوقت دشمن ہمارے روبرو آویگا اوسوقت اپنی قوت بازو سے اوسکو جواب دینگے۔

سوامی۔ اے بیرندر جیسا تمکو لایق اور زیبا ہے ویسا ہی تمنے کہا لیکن صرف شجاعت اور طاقت ہی سے دشمن مغلوب نہین ہوتا ہے اوسکے ساتھہ نیتی چاہیے سندہی چاہیے بگھر چاہیے اگرچہ تم طاقت و دلاوری مین لاثانی اور شجاع منتخب ہو مگر فوج تمھارے پاس ایک ہزار سے زیادہ نہین ہے یہ کب ممکن ہوسکتا ہے کہ اسقدر فوج کثیر مخالف کو یہ چند معدود آدمی مغلوب کرسکین اور علاوہ ازین یہ بھی متحقق ہے کہ مغل اور افغان دونو تمھاری بہ نسبت صد چند زیادہ طاقت اور سامان رکھتے ہین پس ایک جانب قبول کیے بغیر دوسرے جانب سے بچنا امر محال اور باطل خیال ہے یہ بات کچھہ دلمین غضب وغصہ لانے کی نہین ہے بخوبی سمجھکر اور غور کرکے دیکھو اور ایک اور بات بھی یہی ہے کہ دو دشمن ہونے سے ایک کا دشمن ہونا اچھا ہے ہماری راے مین ایک جانب مضبوط پکڑ لینی چاہیے کوئی جانب ہو

بیرندر سنگھ کچھہ متامل ہوکر بولا کہ آپ کونسے طرف رہنے مین ہمکو اجازت دیتے ہین اور کسطرف رہنا آپ کے نزدیک مناسب ہے۔

یعنی صلح بندی۔ یعنی معاملات مجاریہ مین اصول قوانین سلطنت کا ملحوظ رکھنا جمع ہونا فوج کی تیاری اور پنا اترار… یعنی بھید بہانا وغیرہ یعنی حیلہ بہانہ زور پہ فریب وغیرہ سے دشمن پر غالب آنا ۱۲ یعنی جنگ و جدل۔ یعنی قوت مجادلہ قواعد جنگ سے ہوشیار اور بیدار رہنا اور غفلت نکرنا

سوامی

سوامی - جتھا دہرم تتھاجیا یعنی جہان دھرم ہے وہان ہی جی ہے اور دوسرا قول ہے برنگ رامات نہ راونات یعنی سری رامچندر کے ہاتھہ سے مرنا بہتر ہے نہ راون کے ہاتھہ سے پس جس طرف رہنے مین شرط وفاداری ہے اور ناحق اور ادھرم نہین ہے اوسی جانب رہو کیونکہ راجاؤن مین باہم جنگ و جدال ہونا موجب خونریزی خلق اللہ اور نتیج گناہان سخت کا ہے مگر جو جانب صحیح ہے اور اصل حق سلطنت ہے اوس طرف رہنا لازم اور واجب ہے
بیر ندر سنگہ نے پھر تامل کرکے پوچھا کہ اصل حق سلطنت کسکا ہے مغل اور افغان دونون اپنے اپنے تئین بادشاہ مانتے ہین ان دونون مین بادشاہ کون ہے -
سوامی - جو محاصل اور خراج ملک لینے کا مستحق ہے اور جسکی خزانہ عامرہ مین محصول ممالک داخل ہوتا ہے وہی بادشاہ ہے یعنی اکبر بادشاہ -
بیر ندر سنگہ - یہ بات سُن دل مین رنجیدہ ہو نہایت غضب سے آنکھہ لال کر خاموش ہو رہا اُبھرام سوامی اوسکے چہرہ سے نشان ناراضگی پاکر کہنے لگے کہ بیر ندر خفا مت ہو ہمنے تمکو اکبر بادشاہ کے طرف ہونے کو کہا ہے کچھہ راجہ مانسنگہ کی متابعت کو نہین کہا بیر ندر سنگہ نے اوسوقت اپنا دست راست بلند کر بائین ہاتھہ کی اونگلیون سے اشارہ کرکے کہا کہ جب تک ہمارا یہ بازو قائم ہے ہم اس بازو کے ہاتھہ کو مانسنگہ کے خون سے رنگین کرینگے -

جب راون نے ... کو ... سبب ... یہ کہا اور کہا سرگرہ نہین جائیگا ... تو ... کا بیان ... کہی تھی کہ - برنگ سرامات نہ راونات ۱۲

سوامی- صبر کرو ایسا غضب بعجیل موجب ندامت اور رسوائی اور باعث اکثر کاموں کے زبونی اور خرابی کا ہوجاتا ہے ہر ایک کام مین اور خصوص معاملات ومہمات عظیم مین تانی وتامل پسندیدہ ہے بوقت شدت غضب عنان اختیار کے نفس سرکش کے ہاتھہ مین ندینی چاہیے اور از سرفکرو اندیشہ ہر ایک امر کے پایان اور انجام پر نظر کرنی چاہیے قطعہ متاز توسن غفلت بعرصۂ تعجیل ✢ کہ آخر افگندت بر زمین رسوائی ✢ مکن شتاب وز آئین حلم رو متاب ✢ کہ غیر صبر وسکون نیست رسم دانائی ✢ راجہ مانسنگہ نے بھلی تمھارے ساتھہ جو کچھہ بے ادائی کی ہے اوسکے تدارک کا بطریق انتقام تمکو اختیار ہے مگر اکبر بادشاہ سے برگشتہ ہونے مین تمھارا کیا مطلب ہے -

بیرندرسنگہ نے خفا ہوکر کہا کہ اکبر بادشاہ کی طرف رہنے سے کس امر کی ماتحت ہوکر لڑنا پڑے گا اور کسکی امداد و معاونت کرنی ہوگی سوامی نے کہا راجہ مانسنگہ کی -

بیرندرسنگہ- جب تک ہمارے دم مین دم ہے تب تک ہم مانسنگہ کی ماتحت اور نوکرون مین نہین رہینگے ابھی رام سوامی یہ سُن اوداس ہوکر چپ ہو رہے اور پھر کچھہ دیر بعد پوچھنے لگے کہ کیا تم پٹھانون کے طرف رہوگے -

بیرندرسنگہ- اول یہ دیکھنا چاہیے کہ کونسی جانب غالب ہے اور

طاقت ور ہے ـ

سوامی ـ ہان جانب غالب کو دیکھنا چاہیے ـ

بیریندر سنگھ ـ کچھ ہو مگر ہمکو تمھا نونکی طرف ہونا منظور ہے ـ

ابھی رام سوامی یہ سنکر دم بخود ہو خاموش ہو رہے اور آنکھون مین آنسو بھر لائے

بیریندر سنگھ یہ حال دیکھ بیتاب ہو کر کہنے لگا کہ اے مہاراج جو قصور نادانستہ

مجھسے سرزد ہوا ہو وہ معاف فرماو جیسا آپ کا ارشاد ہو اوسکی تقدیم و

تبعیت مین سعادت دارین تصور کرکے بدل وجان حاضر ہون ابھیرام سوامی نے

گوشہ چادر سے آنسو پونچھکر جواب دیا کہ سنو ہم کئی روز سے از روی احکام

نجوم دریافت کرتے ہین اور اس امر اہم کا انجام سوچتے ہین اور وجہ

اس سوچ بچار کی یہ ہے کہ تمسے زیادہ ہمکو تمھاری نور دیدہ دختر نیک اختر

سے الفت اور انس ہے اور تم بھی بخوبی واقف ہو کہ ہم اوسکو بجان و دل تم سے

زیادہ عزیز جانتے ہین اوسکے واسطے تمنے بدل اصرار یہ کہ قسمت میں تو

سا دھا ہے بیریندر سنگھ کا یہ بات سنتے ہی رنگ فق ہو گیا اور نہایت

بیقرار ہوکر پوچھا کہ مہاراج جلد فرمائیے آپ نے جوتش مین کیا دیکھا ہے

سوامی ـ مغلون کی فوج سے تمھارے لڑکی کو نہایت نقصان اور صدمہ

پہونچے گا ـ

یہ بات سنکر بیریندر سنگھ کا چہرہ خشک ہو گیا اور کچھ فکر و اندیشہ مین ڈوب گیا

پھر ابھرام سوامی کہنے لگے کہ جو تم مغلون کے طرف نہین رہوگے تو تمھاری دختر
کو کمال نقصان کا احتمال ہے اور اونکی جانب رہنے مین کسی طرح کا آسیب
وخطر نہین ہے اس لئے ہم یہی صلاح دیتے ہین کہ تم مغلون کی جانب
رہو اور اگرچہ یہ راز سربستہ ہم تبیر افشا کرنا نہین چاہتے تھے لیکن تمنے
جو ہمارے کہنے کو نہ مانا اسواسطے ناچار کہنا پڑا اب تمکو اختیار ہے مانو
خواہ نہ مانو للائی لکھتم دھاناستی جاگر باسری یعنی ع ہرچہ نصیب ست
ہم میرسد ؛ مصرعہ جو کہ تحریر ہے پیشانی کی پیش آنی ہے ؛ بیرندر سنگھ
یہ بات سنکر خاموش رہا کچھہ جواب نہین دیا تب ابھرام سوامی کہنے
لگے کہ دروازہ پر **قتلو خان** کا ایلچی کھڑا ہوا ہے اوسکو دیکھکر ہم تمھارے
پاس آئے تھے سو اب تمکو جیسا مناسب معلوم ہو اوسکو جواب دو
بیرندر سنگھ نہایت افسوس سے دم سرد بھر اوٹھا کہنے لگا کہ جب تک
تلوتما کو ہمنے بچشم خود نہین دیکھا تھا اگرچہ ہمارے لخت جگر دختر عزیز
تھی مگر ہمارے دل مین اوسکی کچھہ انس و الفت نہ تھی اور جب سے کہ
اوسکو ہمنے دیکھا ہے یہ ہمارے دل مین سمایا ہوا ہے کہ جہان مین کوئی
نعمت اوس سے بہتر نہین ہے اب آپ کا ارشاد بسرو چشم قبول کرکے
جو کچھہ عداوت سابقہ راجہ مانسنگھ کے ساتھہ تھی وہ یکلخت صفحہ دل سے
دور کی اور اب اونکی متابعت مین بجان و دل حاضر رہکر اون کے فرمان

واجب الاذعان سے نوع انحراف نکرینگے یہ کہکر چوبدار کو حکم دیا کہ افغانون کے ایلچی کو بولالاوے چوبدار نے حسب الحکم ایلچی کو حاضر کیا اوسنے بعدادا ے رسوم آداب قتلوخان کا خریطہ حوالہ کیا خریطہ کھولا پڑھا لکھا تھا کہ بیرندر سنگہ ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار اشرفی فوراً ہمارے پاس روانہ کرو ورنہ قتلوخان کو بیس ہزار فوج نے گڈھ مندارن پر پہونچا جانو بیرندر سنگہ نے خریطہ پڑھکر ایلچی کو جواب دیا کہ تم اپنے بادشاہ سے جاکر کہدو کہ وہ بیس ہزار فوج بھیجدیوے ہم جنگ پر مستعد و آمادہ ہین خراج اور فوج ہم مطلق نہین دینگے اور نہ کسی طرح اوسکی اطاعت کرینگے ایلچی یہ جواب سنکر روانہ ہوا

بیقراری تلوتما کی غم مہاجرت مہاراجکنوار مین

ایک روز کا تذکرہ ہے کہ قلعہ گڈہ مندارن کی منزل زیرین مین جسطرف کو دامودر ندی موجون سے متلاطم لہرون سے لہراتی بکمال شوق پایہ قلعہ کو بہاے امواج سے بوسہ دیتی بیخود ان مستانہ روش کی طرح لہرے لیتی جاتی تھی اوس طرف ایک دریچہ سے وہ غریق بحر الم غواص لجۂ غم آشنا ے گرداب رنج وعنا یعنی دخترِ شیرِ بندر نے تلوتماجی پرچا سنے دل بہلانے کے لیے مصروف سیر دریا تھی مکانات بلند اور عمارات

عام کرین ملکہ جہانکی جہانکا کام تمام کرین نگاہ سحر ہے انکھین ساحر ہین جادو برحق
کرنے والے کافر ہین جسنے اونکی سپیدی وسیاہی پر نظر ڈالی ہے دن ستی مین
گذرا نارات بیہوشی مین ٹالی ہے **دوہرہ** انیاری تیکہی کنل انکس سے درگ
بان + لاگت سیدھی آن کے پاچھے کھینچین پران + تعریف چشم مین ایک
کبت یاد آئی ہے نرالی چھپ انکھون مین سمائی ہے **کبت** مدہ بھرے سیا بھرے
دان بھرے دیا بھرے نیم بھر بھرے پریم بھرے رس بھرے رسیلے ہین + میٹھہ
بھری لاج بھری کام کی جھاج بھری جوبن کی جوت بھری چھپ بھری چھبیلے ہین +
سین بھری سان بھری مان اور گمان بھرے رنگ بھرے روپ بھرے
ات ہی رنگیلے ہین + کہت کب کیشوداس واسکے البیلے نین رس بھرے
روس بھرے بس بھرے بسیلے ہین + قلم شاخ نبات دوات کوزہ قند ہو
تب کچھ لب شیرین کی حکایت قلمبند ہو لب نہین شراب قندی ہے شفتالو
پیوندی ہے شیرہ عنابی ہے گلقند آفتابی ہے اگر کبھی اپنا اعجاز دکھاوے
مسیحا کا غیرت سے لبو پر دم آوے اگر کہین شیرین دیکھ پاوے ہونٹھہ چباتی
رہ جاوے بھلا اوسکے لب نازک سے کب برابر ہے لعل تو ایک پتھر ہے دم گفتگو
نزاکت سے اودا ہٹ لے آتی ہین لوگ مسی کا گمان لے جاتی ہین **شعر** نزاکت
بسکہ دارد لعل سیراب او فسون سازشش + خیال بوسہ بر گرد لبش تبخالہ می گردد
ہونٹھون مین کچھہ کچھہ تبسم ہے تو ذرا ایک امید ترحم ہے عابد زاہد ونکا دل اسی سنے

چھپینا ہے تبسم ہی مین اونکا چھپنا ہے نہین نہین ہونٹون کی تلوار آب حیات
مین بجھائی ہے جسکی لگے وہ مرے نہ ماجھالے دو پہرہ ادہر ن بس مسکیان
تیہ تجے نہ پر کرت تد ان جو کرپان امرت دھرین تو ماریہی پران + جب
دانتون کے روبرو آتا ہے ہیرا کنی کھاتا ہی چاہ غبغب کی چاہ مین ایک عالم غرقاب ہوا
جسنے یہ کنوان دیکھا صاف تہل بیٹھ گیا سینہ کی صفائی شکم کی پچلیات
بانہونکی سدہوت ہاتھونکی نازکی اونگلیون کا نرماپن سر سے پیر تلک جو عضو ہے
خوبی و نزاکت کا نقد گرہ مین باندھے ہوے ہے جسم گداز موٹا نہ پتلا نزاکت
کے سانچہ مین ڈھلا قامت وہ کہ جس سے قیامت تھرا اے سرو کا کٹ
کے باغ مین تو وہ لگ جاے اگر کہین اوسکا سایہ بھی دیکھ پاے طوبے
وہین چھاتی پکڑ کے بیٹھ جاے رفتار وہ کہ قیامت کو چال بتاے کبک دری کو
رفتار سکھاے غرض ابیات قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام + قیامت کرے جسکو
جہک کر سلام + وہ اٹھکہیلیان اور اوسکے وہ چال + کہ دل جس سے عالم کا
ہو پائمال + بازون پر ہیرے کے جڑاو نورتن ہاتھون مین مارواڑی چوری
دلون کو چور چور کرین پوری پوری چھلے انگوٹھی مرصع کار شمس و قمر کے
حلقون پر انگشت الزام دھرین گلے مین چنپاکلی دولڑا تلڑا کنٹھہ سری کنٹھہ مالا
کمر مین کنکنی پیرون مین پازیب زیب پا ہر ایک زیور بوضع سادہ و خوشنما ہر ایک
عضو پہ آراستہ و پیراستہ تھا اشعار وہ ترکیب اور چاند سا وہ بدن + وہ بانکپن

خورشید حسن نے مطلع جمال سے سر نکالا تھا قہر کا انداز غضب کی چھبین وضع
مین سراسر بیساختہ پن بھولی بھولی صورت نمانی مورت پندرہ سولہ برس کا
سن و سال چڑھتا جوبن ہاؤبھاؤ کی چال ڈھال دو دھرہ نولا البلا گنگنک سے
چیلا سے چل چار ✤ چندر کلا سے سیت کر کملا سے سکمار ✤ رخ عالم افروز
سے اگر ذرہ بھی نقاب اوٹھائے ماہتاب سپید ہو خورشید زرد پڑجا سے
اوسکے چہرۂ تابان سے کب تاب ہمسری ہے شمع طور چراغ سحری ہے غیرت
سے گل خار کھاتا ہے رشک سے قمر داغ اوٹھاتا ہے اگر کبھی اوس رخ
رنگین کے مقابل آئے ارژنگ کا نقشہ بگڑے تصویر کا خاکہ اوڑجاسے
اشعار وہ بکھڑا جسے دیکھ مہ داغ کھائے ✤ وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئے
جو کچھ چاہیے ٹھیک نکھ سکھ کی انگ ✤ نزاکت بھرا سیوتی کا سا رنگ
رخسار دلفریب پر گھونگھر اری لٹون کے لٹکان زنجیر دلہائے عشاق پریشان
ہے عارض پر زیب دہ الکون کی لہران گنج حسن پر کالا نگہبان ہے زلف
سیہ کار کا فر سیاہ پوش ہے یا ہندوے پریشان روزگار خانہ بردوش
ہے شمع رخسار کو زلف شبرنگ نے گھیرا ہے یہ اندہیر دیکھو کہ دئے کے اوپر
اندھیرا ہے کوچۂ زلف پیچان ایک بھول بھلیان ہے اوس مین پھنسکر نکلتا
یہ کسکی تاب و توان ہے کاکل نقش چلیپا ہے زلف چشم بیمار کی عصا ہے
اگر کبھی اوس کاکل مشکین کے روبرو ہو نافہ کا ناف آہو مین خشک لہو ہو اگر

اگر نسیم بہار اوسکی زلف طرار کو گلزار مین لہرائے سنبل کی چھاتی پر غیرت سے سانپ سا لوٹ جائے شعر محب پر پیچ وتاب افتاد زلف ہیچو زنجیر شش گر دست قضا لمز رید در ہنگام تحریرشس + پچھلے جانب عہد عنبرین کا جوڑا باندھا ہوا ہے زاہدان سپید رو کا دل سیاہ رہتے ہین جوڑا ہوا ہے

دوھرہ چندر کھی جوڑو جتی جیت لینون پہچان + سیس او ٹھایو ہے تمر سسی کو یا چھوجان + پیشانی کے آگے قمر کو بجز داغ ندامت اور کیا پیش آتی ہے آئینہ جمال ہے یا تلوتما کی شفاف پیشانی ہے پیشانی کے نیچے بانکی بھوون کی تان ہے یا راجہ رام چندر کے راون کش کمان ہے بسم اللہ کتاب ہے یا مد آفتاب ہے اگر اوسکی شمشیر آبرو اپنی جوہر دکھاے سروہی کا خشک دم ہو اصفہانی کی دھار پر پانی پڑجاے جب کبھی تیغ ابرو نیام وسمہ سے باہر آتی ہے ذو الفقار اوسکا دم بھرتی ہے شمشیر قضا قسم کھاتی ہے شعر وسمہ را تلخ آن نگار تند خو + زہر خونخوار سیست کز تیغ تغافل سے چکد + الغرض وہ تلوار ہے کہ جسکا گھائل سدا اچیت رہے نہین بلکہ لگتے ہی صاف کیسے ہے

دوھرہ تجی سنگھاسن براج اور آسن رنگ کشیکہ + بنہی نہ آسن لون لو بھو نہہ سر آسن دیکھ + چشم مخمور ترکان بلا انگیز مستان خونریز فتنہ ایل ونہا ستارہ دنبالہ دار کا زغازی ماہ فتنہ سازی جسپر نگاہ ڈالین اوسی کا لگھر گھالین اگر شوخی سے آئین ہرن کی چوکڑی بھلائین ایک نگاہ مین قتل

دل پسند کا عکس جو دریا مین پڑتا تھا گویا سطح آب پر ایک شہر لطافت بحبر
لب ہو اتھا نقش بر آب کا نقشہ یہین قایم و ثابت ہو اتھا آب دریا
شوق تماشاے چہرۂ زیبا اوس دُر دریاے حسن و ادا مین حلقہاے
گرداب سے ہمہ تن چشم ہو رہا تھا اور سوداے زلف عنبرین اوس شوخ
نازنین مین سودائیون کی طرح زنجیر امواج سے سلسلہ جنون برپا کیا تھا
نالہ و افغان سے دریا مین ایک شور اوٹھا آتا تھا چاہ غبغب کی چاہ مین
پانی پانی ہوکر بہا جاتا تھا اسی اثنا مین اوس بدر کمال حسن و جمال کو
مشرق غرفہ سے جلوہ افروز دیکھہ خورشید نے اپنا سا منہ لیکر دامن مغرب
مین رخ چھپایا کرن پھیکی پڑی مانند شعاع نور ہوئی پرستار شام آسمان کا
تھال ہاتھہ مین لے چراغان نجوم سے آرتی اوتارتی سپند ثوابت دفع
نظر بد کو آتش شفق پر جلاتی بار یاب جلوہ ظہور ہوی میدان فلک مین
چارون طرف سے موکب سحاب کا ورود ہوا مردم چشم کا زمین سے آسمان
تک راہ آمد و رفت مسدود ہوا سرخ و سپید زرد و سیاہ بادلونکی خیمے بارش
باران کے طنابون سے نصب ہوئی لشکریان ابر آذری مقیم سب کے سب
ہوے بادلون کے عکس سے امواج دریا مین ست رنگی لہرے کا عالم
نظر آتا تھا ہوا کے جھکجھور سے رنگا رنگ لہرونکی ہلور وہ سما دکھاتی تھی کہ
قوس آسمانی غیرت سے زمین مین گڑا جاتا تھا نسیم بہار آہستہ آہستہ

چلتی تھی بجلی کبھی چمک جاتی تھی بادلون کے بہار رعد کی دھیمی دھیمی آواز
زور کیفیت دکھاتی تھی شام کا وقت شفق کی بہار فیض ترشح سے یک دست
گلزار سرد سرد ہوا کے جھونکے چلے آتے تھے سبز سبز درختون پر طیور چہچہاتے
تھے کہین کہین درختون کے سایہ مین طاوسان طناز کھرج کے سرون مین
ملار کی الاپ سے میہا میہا پکار جوگیون کے منون کو بیوگی بناتے تھے اور
کہین کہین قلعہ کے بامون پر طوطی وکوکلا ہنس وچکور زیر وبم کی آواز سے
ترانہ دلکش گاتی تھی کہین قمریان خاکی لباس سرو کی شاخ پر حالت وجد
مین ایام غم کو صداے کوکو سناتی تھی کہین کویل کوک رہی تھی کہین بلبل
چہچہاتی تھی بانی کی چاہ مین پپیہا پی پی کر پی کی آس مین من کی پیاس
بجھاتا تھا ہزار داستان بزبان حال محفل آرایان بہار کو یہ سرود روح
افزا سناتا تھا **قطعہ** بلبے بالیدگی عیش کہ برگ گل پر + قطرہ شبنم
کا ہے میناے شراب گلرنگ + واہ کیا گلشن آفاق مین ہے جوشش
بہار + چہچہے کرنے لگی بلبل تصویر فرنگ + سیاہ بادلون مین بگلونکی
پانت حبشیون کے چہرہ پر خال سفید تھی یا آنکھونکی پتلیون مین ستارہ امید
تھی ندی کے کنارہ آمبون کے درخت شاخہاے بارور سے سخیان کریم النفس
کی طرح جھکے ہوے برلب آب جھوم رہے تھے رس کے مزہ مین گھوم رہے
تھے ایسے وقت خوش اور زمان دلکش مین تلوتما کے حسن کا جلوہ دوبالا تھا

ڈہلکی ہوے نور تن + وہ آنکھون کی مستی وہ مژگان کی نوک + کرن پھول کے
اور بالے کے جھوک + لگاو ھگد ھگی پچلرا ست لڑا + سراسر گلے حسن اوسکے
پڑا + اب کھوجی ایسی نازنین زہرہ جبین حسن و آرائش کے سامان سے
اکیلی بیٹھی ہوئی کس دھیان مین ہے کس فکر کے سامان مین ہے اگر آسمان
کی رنگت دیکھکر جی بہلاتی ہے تو پھر دل ہی دل مین کس غم سے پیچ کھاتی ہے
یا طائران شیرین آواز مور چکور کو کلا طوطی کی لحن داودی سنتی ہے تو دل
کیون اوداس ہے ایسے وقت دلکش مین پھر کسکی آس ہے لب خشک چشم تر ہے
زانو پر سر ہے منہ زرد ہے لب پر آہ سرد ہے نہ کسی سے بول ہے نہ چال ہے
سکتہ کا سامان ہے اجی صاحب آپ کیا پوچھتے ہین کبھی دل دینے کا مزہ
بھی پایا ہے دل دیکر کبھی کچھہ روگ بھی بسایا ہی عیسی ہزار اپنی مسیحائی دکھاے
یہ وہ مرض بد بلا ہے کہ جسکا مریض کبھی شفا نہ پاے یہ درد سر کے ساتھہ جاتا ہے
بیمار سر پٹک پٹک کر مر جاتا ہے کسی دوا دارو کی احتیاج نہین شربت مرگ
کے سوا اور کچھہ علاج نہین **بیت** عشق آتش دست چون ناخن نہ در رسانز
خویش + کوہ خاکستر کند از شعلہ آواز خویش + تلو تماشے اس میدان ناپیدا کنار
مین اول ہی قدم دھرا ہے پہلی ہی پہل چاہت کا سودا کیا ہے اس سودا کا
سودا جسکے دماغ مین بھرا ہے اوسکا یہی سود ہے کہ دل کے نقد کو آگے دھرا ہے
شعر ابتداے عشق ہے روتا ہے کیا + آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا + اتق

ابیات عشق ہے تازہ کار تازہ خیال + ہر جگہ اسکی اک نئی ہے چال + کہین آنسو کی یہ سرایت ہے + کہین یہ خونچکان حکایت ہے + گہ نمک اسکو داغ کا پایا + گہ پتنگا چراغ کا پایا + اوسی حالت پر ملالت مین جب چراغان وقت قریب آیا کنیزک شمع رو شمع جلا کر حاضر لائی جلی ہوئی کو دونی دون لگائی تلوتما نے غرفہ سے اوٹھہ آہ سرد بھر دل بہلانے کا سامان کیا مطلوب کی یاد کو دل کا درمان کیا چراغ کی روشنی مین ایک پشتک شاستری ہاتھہ مین لی ابھرام سوامی سے تعلیم علم پائی تھی شاستر مین رسائی تھی کاونبری نام پشتک پڑھنے لگی پر مین بیقراری پڑھنی لگی تھوڑا سا پڑہ چھوڑ دیا دوسری پشتک باسودتا نام اوٹھائی کبھی کھول کبھی بند ورق گردانی کی وہ بھی من کو نہ بھائی اوسکو بھی رکھہ گیت گوبند ہاتھہ مین لیا یہ گیت کچھہ من کو بھایا پر دل کے تار کو تار بھی چار و ناچار سمجھایا اور یہ اشٹ پدی پڑھنے لگی نکھد ہیر نگ تیج مٹرنگ پر بیسو کیلے سولو لنک اس پد کے پڑھنے سے کچھہ آنکھون مین شرم چھائی دل مین حیا آئی تھوڑا سا پڑھہ اوسکو بھی بند کیا دل کا چنچل گھوڑا خود سر ہو رہا ہے عنان اختیار ہاتھہ سے جاتی رہی کسی طرف کو موڑتی ہے کہین کو قدم اوٹھاتا ہے دل ٹھکانے پر نہین جو ٹھکانا ہے اوسکا ابھی کچھہ ٹھکانا نہین سچ ہے شعر کیا ہنسے کیا خاک کوئی رو سکے + دل ٹھکانے ہو تو سب کچھہ ہو سکے + دل کو بے قابو جان سب باتین چھوڑ پلنگ پر جا بیٹھی وہان دوات و قلم رکھی تھی قلم ہاتھہ مین لے

دل لگی کو پلنگ کے پاٹی پر خطوط کھینچنے لگی گویا عشق کی تختی پر مشق کرتی تھی کہ الفت
کی حروف صفا آوین محبت کے خط پر ہاتھ بیٹھے کیا لکھا آی آو تم سا ما گھر بار
پیڑ آدمی وغیرہ سب ایسے ہی لکھتے لکھتے تمام پاٹی پلنگ کی سیاہ کردی قلم
سے پاٹی پر نقش کرتی تھی دل مین کسی کا نقش جما ہوا تھا دل کہین اور ہاتھ
کہین کا نقشہ تھا جب خیال ہوا جیسے کیا پاٹی بالکل سیاہ دیکھی از خود رفتگی
تبسم کر جو لکھا تھا پڑھنے لگی کیا لکھا دیکھا۔ باسودتا جہاسوتا گرامی یہ —
ایک درخت کی شکل شیولنگ۔ گیت گوبند۔ بملا۔ لتا۔ تیہ۔ گاڑی۔
سرور اور خوشی کا بھرا ہوا لفظ کنور جگت سنگہ اس نام دلربا کو دیکھ شرم سے
نیچے آنکھ کرلی اور چہرہ عرق عرق ہوا کنور جگت سنگہ کا نام چند بار زبان پر لائی
اس نام شیرین کے ذائقہ سے زبان نے چاشنی حلاوت پائی دل کا بھید
دل ہی جانتا ہے جو دل مین سمایا ہے اوسکو دوسرون سے چھپایا ہے مگر
یہ عشق بری بلا ہے چھپانے سے نہین چھپتا ہے تدبیر کا یہان کام نہین
صبر وقرار کا یہ مقام نہین ؏ کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن * آخر یہ دل
مین سوچی کہ اس لکھے ہوے کو کوئی دیکھے تو کیا کہے پانی لا پاٹی دھو
صاف کی حرف تک اوڑا دیے بھلا جی یہ پاٹی تو یون دھو ڈالی لوح دلبر
جو اس نام رنگین کا رنگ جما ہے وہ نقش کالحجر ہے وہ کس طرح مٹیگا جون
جون آنسوون کے پانی سے دھلے گا زیادہ تر رنگین ہوگا دوگنا نقش جمے گا

القصہ دل بیچین کو دل ہی کے حوالہ کیا پلنگ پر لیٹ خیال جانان مین
منہ ڈھانپ لیا —

صلاح کرنا بملا کا ابھی رام سوامی سے

جب یوم وعدہ کنور جگت سنگھ کا جو سندر سیلیہ مین بملا اور تلوتما سے
پندرھوین دن ملنے کو کیا تھا عنقریب پہونچا بملا مصلحت وقت ابھی رام
سوامی کے پاس گئے اور ادب سے تعظیم کرکے بیٹھ گئی اور موقع پا کر
تمام احوال اپنی اور تلوتما کی کنور جگت سے ملنے کا جیسا کہ سندر سیلیہ جی مین
اتفاق ہوا تھا اول سے آخر تک یک بیک ظاہر کیا اور کہا کہ وعدہ ملاقات
کنور جگت سنگھ کا آج پورے چودہ روز ہونگے یہ سب حال سنکر ابھی رام سوامی نے کہا کہ پھر
اپنے دل مین کیا تجویز سوچی ہے بملا نے جواب دیا کہ اسی امر کی صلاح کے
واسطے ہم آپکے پاس حاضر ہوئے ہین آپ کی راے مین کیا گذرتا ہے سوامی نے
کہا کہ ہماری صلاح یہ ہے کہ اس بات کا خیال کبھی دل مین نہ لاو بملا یہ جواب
سن دل مین کچھ سوچکر خاموش ہو رہی سوامی نے پوچھا کہ تم جواب سنکر
چپ کیون ہو رہی بملا نے کہا کہ پھر تلوتما کا کیا حال ہوگا سوامی متعجب
ہوکر پوچھنے لگے کہ کیا تلوتما کو دلمین محبت نے اثر کیا ہی بملا کچھہ دیر تامل کرکے بولی کہ ہم سے
کیا حال بیان کرین چودہ روز سے ہم رات دن تلوتما کا حال دیکھتے ہین اوسکے
حال پہ اختلال اور وضع بیقرارانہ سے ہمکو بخوبی یقین ہوگیا ہے کہ تلوتما کے

دل کو محبت کے تیر نے نشانہ بنالیا ہے اور روز بروز جاہت وسوز ترقی پر
ہے سوامی ہنسکر کہنے لگے کہ عورتون کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوا
کرتے ہین تم تھوڑی محبت کو بھی بہت سا خیال کرتی ہو تلوتما کی جانب
سے تم کچھہ فکر و اندیشہ مت کرو وہ ابھی نادان بالکا ہے اسی واسطے
اول ہی اول دیکھنے سے اوسکا دل کچھہ نرم ہوگیا ہے اگر چند روز آبات
کا چرچا نکرو تو تلوتما جلد ہی جگت سنگھہ کو بھول جاوے گی بملا نے کہا
کہ ایسے آثار نہین دکھلاے دیتے ہین کہ تھوڑے دنون مین تلوتما کے
دل کا خیال بدل جاوے تلوتما ہمیشہ چپ چاپ سکتہ کی سی حالت مین
رہتی ہے ہمارے یا اور سکھی سہیلیون کے ساتھہ کچھہ گفتگو بات چیت نہین
کرتی نہ کچھہ پوتھی پستک سے شوق ہے نہ سیر گلستان سے ذوق ہے
نہ سونا بھاتا ہے نہ کھانا پینا سہاتا ہے آرائش سے کچھہ کام نہین کنگھی پٹی کا
کہین نام نہین خود بخود بہکتی ہی وحشت اسقدر ہی کہ اپنی سایہ سے بھی جھجھکتی ہے
طبیعت منتشر ہے لخت لخت جگر ہے چہرہ پر ہوائی سے اوڑتی ہی اوٹھتے
بیٹھتے آہ سرد بھرتی ہے **ابیات** نہ منہہ کی خبر اور نہ تن کی خبر + نہ سر کی
خبر نے بدن کی خبر + جو مسی ہے دو دن کی تو ہے وہی + جو کنگھی نہین کی تو
یونہین سہی + جو سینہ کھلا ہی تو دل چاک ہی + غم آلود صبح طرب ناک ہے + ابھی
رام سوامی یہ حال پر ملال اضطراب و بیقراری تلوتما کا سنکر دریا ے

تفکر مین غوطہ زن ہو دم بخود رہ گئے پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگے کہ ہمکو ایسا خیال تھا کہ کسی کو ایک ہی مرتبہ دیکھنے سے کسی کے دل مین محبت پیدا نہین ہو سکتی ہے مگر عورتون کا چرتر ہی نرالا ہے پس اب اس معاملہ مین کیا کرنا چاہیے کیونکہ بیر ندر سنگہ اس شادی سے کبھی راضی نہو گا بملا نے کہا کہ اسی خیال سے ہمنے اب تک کوئی بات زبان سے نہین نکالی ہے اور کنور جگت سنگہ سے بھی عند الملاقات ہمنے اپنا حال مخفی رکھا لیکن اب کہ مہاراجہ مانسنگہ کے ساتھہ صلح و آشتی ہو گئی ہے تو پھر راجکمار کو اپنا داماد کرنے مین کیا ہرج و نقصان ہے سوامی بولے کہ مانسنگہ اس امر مین کیون راضی ہون گے اور جگت سنگہ جو یہ بات جان جاوین گے کہ یہ دختر بیرندر سنگہ کی ہے تو وہ شادی کیون قبول کرین گے بملا نے کہا کہ دونون جانب نجیب الطرفین ہین حسب و نسب مین کچھہ خطا نہین اگر وہ سورج بنسی ہین تو جیدہر سنگہ کا خاندان بھی چندر بنسیون کا ہے پھر اس رشتہ باہمی کا کیا مضائقہ ہے سوامی بولے کہ ارے کینا تیر بدہو کیونکر ہو دی یعنی دشمن کی لڑکی زوجہ بیکس طرح ہو سکتی ہے بملا یہ بات سن ابھی رام سوامی کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ کیون نہین ہو سکتی جیسے تم اون کے دشمن ہو وہ تمھارے دشمن ہین یہ بات سنتے ہی ابھی رام سوامی خفا ہو چہرہ سرخ کر آنکھین نکال غضب سے بولے کہ اے کمبخت نابکار میرے پاس سے چلی جا بملا اونکو غصہ مین

دیکھو طرح دیگر خاموش ہو اپنے سکان پر چلی آئی —

یورش کرنا راجکمار کا فوج مخالف پر

جب کہ راج کمار پانچہزار سپاہ جرار ہمراہ لیکر اپنے پدر عالی قدر کے قدمون سے رخصت ہو شین پور کی جانب روانہ ہوئی اور اس خبر کی شہرت ہوئی کہ راج کمار پانچ ہزار فوج سے بعزیمت پار اوتار دینے پچاس ہزار فوج افغانون کے سویرن رکھیا ندی سے روانہ ہوے ہین پٹھانون کے لشکر مین بڑی ہل چل مچی اگرچہ ایسا تو نہو سکا مگر ایک ہی ہفتہ کے مابین راجکمار نے اپنی طاقت و زور کا ایسا کارنامہ دکھلایا کہ راجہ مانسنگہ نے وہ حالات سنکر دل مین یقین کامل کر لیا کہ ہمارے فرزند شجاعت مند سے عظمت نام راجپوتی کی قائم و برقرار رہے گی جگت سنگہ یہ بخوبی جانتے تھے کہ پانچہزار فوج سے پچاس ہزار سپاہ کا مقابلہ کرنا امر محال اور باطل خیال ہے اور اس جزو کی جمعیت سے باسید فتحیابی اون سے کشاکشی کرنا دیدہ و دانستہ موت کے موجہ مین جانا ہے پس سامنے پڑکر لڑنا خالی از نقصان اور کسی طرح اپنے حق مین بہتر نہین ہے ایسی تجویز کرنا مناسب ہے کہ اون کی فوج مغلوب اور روز بروز ضائع ہوتی ہے اور اپنی سپاہ مین کسیطرح کا نقصان نہونی پاوے یہ بات خیال کر کے راجکمار معہ اپنی قلیل فوج کے ایک جنگل مین قریب فوج مخالف کے پوشیدہ

جا پڑے وہ میدان ایک صحرا سے گنجان مین اونچا نیچا ایسی قلب جگہہ مین
تھا کہ اگر غنیم کی فوج نزدیک ہو کر بھی نکل جاوے تو بھی نظر نہ آوے اوسکے
مقام پر قیام کرکے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بمقامات مناسب پہرہ بندی
قائم کردی کہ فوج دشمن کی آہٹ دیکھتی رہین جب معلوم ہوتا کہ افغانون کے
سب فوج مقام قیام سے آگے بڑھ گئی ہے جس رستہ پر وہ فوج جاتی اوس سے
آگے بڑھکر رستہ روکنے کو ہزار یا پانچسو جوان متعین کردیتے اور پھر عقب مین
جاکر خود حملہ کرتے اور اودھر فوج پیشین آگے سے دھاوا کرتے ان حملہ جات
پیشین وپسین مین فوج دشمن کی چھکی چھوٹ جاتی اور چپقلش مردانہ راجکمار
سے جانبر ہونا مشکل جان راہ فرار سر کرتے اسی طرح جب فوج پٹھانون کی
اپنے مقام سے حرکت کرتی یہ آگے پیچھے دائین بائین سے فوراً جادباتی
اور ہوش نہ لینے دیتے اور اکثر اوقات اونکا اسباب وخزانہ وبھیر وبنگاہ
وغیرہ جو کچھ قابو مین پڑتا لوٹ لیجاتی راجکمار نے اپنی سب فوج کو ایک جگہہ
قائم نہین رکھا تھا کہین سو کہین دوسو کہین ہزار کہین دو ہزار جہان جہان
جیسا جیسا موقع مناسب متصور ہوتا تھا دشمن کی زد کے لیے متفرق متعین
کردیتے تھے اور جب تک کل فوج جمع ہوجاتی تب تک قابو اور موقع دیکھا کرتے
جب سب فوج فراہم ہوجاتی اور اپنے اپنے موقع ومقام پر جم جاتی تب ایکبارگی
ہی برق کیطرح دشمن کے اوپر جا پڑتی جو آگے آتا جانبر نہین ہوتا تھا اوسوقت

پٹھان لوگ کچھہ بھی نہین جان سکتے تھے کہ ہمارے نزدیک دشمن ہے یا
نہین یکایک دشمن ہے کے ہاتھہ مین پڑکر بلا جنگ وجدل جان دیتے تھے راجکمار
کے جاسوس طرح طرح کے بھیس مین اور اسی سنیاسی برہمن فقیر گدا گر حکیم
بید وغیرہ بن بن کر پٹھانون کے لشکر مین پھرتے رہتے تھے راجکمار اون کی
خبر رسانی سے ہوشیار اور خبردار ہوکر جب اونکو غافل پاتا اوسیوقت جا دباتا
مگر کبھی بھولکر بھی اون کے سامنے نہین پڑا کیونکہ یہہ بخوبی جانتا تھا کہ اگر ایک
لڑائی بھی دوبدو ہوئی تو کبھی غالب نہین آنے کا یہ سب کرا کرایا کر ا
ہوجاوے گا القصہ اسی طرحکی دار وگیر مردانہ اور حملہ جات متعددہ مین بہت
سی فوج پٹھانونکی غارت ہوگئی اور مخالف ایسا تنگ ہوا کہ کوئی تدبیر رہائی
کی اس شیر دل کے پنجہ سے اونکو نہین سوجھتی تھی اور بہت سے تدابیر اور
خیالات کرتے تھے مگر خواب مین بھی فوج راجکمار اون کے ہاتھہ نہین آتی
تھی اور کبھی اونکو معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ فوج کہان رہتی ہے یہ بات دریافت
ہونی تو ایک امر علیحدہ ہے جب اون کے اوپر بلا کی طرح جا پڑتا تھا اور
وہ بن آے جان دیتی تھی ہکی بکی رہ جاتی تھی کہ آیا یہ آفت آسمان سے ٹوٹ
پڑی یا زمین سے نکلی اور یہ بات کبھی اون کے قیاس مین نہین آتی تھی کہ یہ
فوج کس قدر ہے ہزار ہے یا دس ہزار ہے اسی طرح روز بروز فوج کے
تلف ہونے کی خبر صبح و شام دوپہری سہ پہری ہر وقت قتلو خان کو

پہونچی تھی اور وہ نہایت پریشان اور پراگندہ خاطر ہوتا تھا آخر لاچار ہوکر
پٹھانون نے میدان چھوڑ قلعہ کا سہارا لیا اور دست تطاول جو اونھون
نے دراز کر رکھا تھا یک قلم بند ہوگیا مگر جب وہ قلعہ مین محصور ہوگئے تب راجکمار
نے باہر سے اشیاے خوردنی و نوشیدنی وغیرہ سامان رسد کا جانا بالکل
بند کردیا اور ایسا تنگ کیا کہ اس آفت کے پرکالہ سے اونکو پیچھا چھوڑانا مشکل
ہوگیا جب یہ خبر نصرت اثر فتح و ظفر راجکمار والا شکوہ اور عاجز آ نے
افغانان پرستوہ کی مہاراجہ رانسنگہ کو پہونچی کارنامہ ہاے بےنظیر بہ
تدبیر سے دل کو قوت طبیعت کو راحت و فرحت حاصل ہوئی فرزند دلیر کو
چٹھی لکھی جسکا خلاصہ یہ ہے اے شمع شبستان جلادت و شہامت فرزند
ارجمند شجاعت پیوند ہمکو یقین واثق ہے کہ تمھارے زور بازو اور قوت
تدبیر سے پٹھانون کا نام ونشان تک نہین رہے گا شاہ والا جاہ کی
سلطنت کو رونق و ترقی ہوگی فتنہ و فساد کا سر دبی کا شور و شر کے پانو
ٹوٹین گے تمھاری کمک و امداد کے لئے دس ہزار فوج اور بھیجی جاتی ہے
راجکمار کو چٹھی پڑھکر کمال خوشی و تقویت حاصل ہوئی جواب لکھا کہ مہاراج
جو دس ہزار فوج بھیجتے ہین بہتر ہے ورنہ پروردگار کی مدد اور چھتری کل پر تکیہ
یعنی اپنے وعدہ واثق سے پانچہزار فوج سے ہی ایفاے شرط کرونگا الغرض
اسی طرح سے راجکمار بلا خوف و خطر پردلی سے پٹھانونکی قلع و قمع مین مصروف

طیار ہونا بملا کا واسطے روانگی مندر سیلیسر مہادیو کی

جب کہ ابھی رام سوامی نے بملا کے اوپر غضبناک ہوکر اوسکو نکال دیا اوسکی
دوسرے دن بملا نے بوقت شام زیور و پوشاک سے آراستہ ہو وفاے عہد
مقدم جان کر ارادہ جانے مندر سیلیسر مہاراج کا مصمم کیا بتیس برس کی عمر میں
عورت حسین کیون نہ اپنی آراستگی کرے یہی موسم اگاہی عمر کی ہی جوبن
کی اومنگ بڑھان پر رہتی ہے دریاے حسن کی ترنگ اوٹھان پر رہتی ہے
حسین عمر رسیدہ بھی نوجوان بد ہیئت سے ہزار درجہ بہتر سرمایۂ شادمانی
ہے جمال نمکین سے روبرو صورت بے نمک طعام بے نمک سے موافق
پھیکی اور بدمزہ جاودانی ہے تازیبا شکل پندرہ بیس کے سن میں بھی بدتر
از شصت و ہفتاد ہے خوبصورت چہل و پنجاہ میں بھی بتیس پچیس سے فائق تر
یاستا رہے جسکے چہرہ پر حسن کی بہار رہے وہ ہمیشہ ہی جوان ہے جیسے جس
یہ رس نہین وہ مدام بوڑھا بے سامان ہے بملا کا تن بدن آج تک
حسن کی کان ہے جمال کا خزینہ ہے جوبن کا رس چور رہا ہے گرہ گرہ سے
ملاحت کا شیرہ ٹپکتا ہے تسپر آرایش کا عالم لطف دوبالا دکھاتا ہے
قند مکرر کا مزا آتا ہے فی الجملہ بملا سرتاپا زیور و پوشاک محبوبانہ سے آراستہ
و پیراستہ ہوکر تلوتما کے پاس گئی تلوتما اوسکو دیکھ ہنسکر کہنی لگی کہ تمہارا یہ مطلب

کیا عجیب بدلا ہے کس بات کا سامان پیش نظر کیا ہے —
بملا - تمکو اس بات سے کیا مطلب ہے -
تلوتما - نہین سچ بتاؤ کہان جاؤگی —
بملا - ہم جا ہین جہان جائین تمکو کیون بتلائین —
تلوتما - یہ سُنکر شرم سے چُپ ہو رہی بملا اوسکو شرمگین دیکھ تبسم ہو کہنے لگی کہ ہم بہت دور جائین گے تلوتما کا چہرہ اس بات کے سنتے ہی گل کے طرح کھل گیا اور آہستہ آواز سے پوچھنے لگی کہ کہان جاوگی بملا نے ہنسکر کہا کہ تم اپنے جی مین آپ جان لو تلوتما بملا کی منھ کو تکتی رہی تب بملا نے اوسکا ہاتھ پکڑ علیحدہ لیجا کر اوس کے کان مین کہا کہ ہم شیلیسر جی کے مندر مین جاتے ہین وہان ایک راجکمار سے ملاقات کرین گے یہ نام سنتے ہی تلوتما کے دل مین محبت نے جوش مارا بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے بحر الفت مین غرق ہو کچھہ نہ بولی پھر بملا کہنے لگی کہ ابھی رام سوامی سے ہمنے معلوم کی تھی مگر اونکی راے مین تمھاری شادی جگت سنگہ کے ساتھہ ہونا پسند نہین آیا اور تمھارے باپ بھی کسی طرح راضی نہ ہون گے اون کے روبرو اگر یہ راز ظاہر کیا جاوے واللہ اعلم وہ ہمارے ساتھہ کس سلوک سے پیش آوین تلوتما نے سر بگریبان ہو زمین کی طرف دیکھ آہستہ سے کہا کہ پھر کیون (یعنی راجکمار کے ملنے سے پھر کیا فائدہ) —

بملا - کیون کیا ہم راجکمار سے وعدہ کر آئے ہین آج رات کو اون سے ضرور ملین گے اور اپنا حال کہین گے -

تلوتما - حال کہنے سے کیا ہوگا -

بملا - بھلا حال تو کہہ آوین تجویز کرنا نہ کرنا راج پتر کے اختیار مین ہے اگر اون کے دل مین کچھہ تمھاری محبت اور الفت ہے تو البتہ کچھہ تدبیر تمھارے ملنے کی کرین گے -

تلوتما - یہ بات سن شرم سے نیچی گردن کر دل مین چاو بھرا ہوا اوپر کے من سے کہنے لگی کہ تم ایسی گفتگو ہمارے روبرو نہ کیا کرو ایسی باتون سے ہمکو شرم آتی ہے جہان تمھاری خواہش ہو وہان جاو لیکن ہمارا ذکر کچھہ مت کرنا -

بملا - ہنسکر کہنے لگی کہ ایسی بالی عمر مین تم ابھی سے محبت کی ایسے جال جنجال مین کیون پھنسی ہو -

تلوتما - جاؤ جاؤ ہمسے کچھہ مت کہو -

بملا - ہم نہین جائین گے -

تلوتما - ہم کیا کسیکو جانے سے منع کرتے ہین جہان جس کے جی مین آوے جاوے -

بملا - ہنسکر پھر بولی کہ ہم نہین جاوینگے -

تلوتما - سنکر منہ پھیر کے کہنے لگی کہ جاؤ تمھارا [illegible] کہ منہ پڑی اور کچھہ نہ بولی

کہنے لگی کہ جاتی ہون جبتک مین لوٹ کر نہ آؤن تم سونا مت تلوتما یہ بات
سنکر ہنسی اُس ہنسی مین لطافت دیگر ہے مطلب ظاہر ہے کہ جسکے دل مین
لگن لگی ہوئی ہو اوسکو نیند کہان آرام کی کیا جگہ بقولیکہ جو متواری
پیا درس کی اونکو چین آرام کہان + جنکا من کل سے بیکل ہے اونکو کل
سے کام کہان + جن کے جی کو لگن لگی ہے اونکو نیند کا نام کہان +
عشق کے تن پر خاک مائی جیون پر بسرام کہان + بملا تلوتما دلکی بات
سمجھہ متبسم ہوکر جانے لگی جاتے وقت بایان ہاتھہ تلوتما کی گردن مین
ڈال داہنے ہاتھہ سے ٹھوڑی پکڑ دیر تک اوسکی بھولی صورت دیکھتی
رہی پھر پیار کرکے ہونٹون پر دھرے روانہ ہوئی تلوتما کی آنکھین جوش محبت
سے ڈبڈبا آئین بملا کو جاتے ہوئے دیکھہ آہ سرد بھر دل کو تھام چپ ہو
رہی دروازہ سے کان لگاتے ہوے آسمانی آکر بملا سے دوچار ہوئی او
کہا کہ تمکو ٹھاکر صاحب یاد کرتے ہین تلوتما نے یہ بات سُن کر بملا کے
نزدیک آ کان مین کہا کہ یہہ پوشاک و زیور جو تم پہن رہی ہو اوتار جاؤ
بملا نے کہا تم اس بات کا کچھہ فکر و اندیشہ مت کرو بیخوف و بلا وسوسہ
رہو القصہ بملا اوسی حال سے تب چلنے ویرندر سنگہ کی خواب گاہ مین پہونچے
اوسوقت ویرندر سنگہ پلنگ پر استراحت مین تھے ایک کنیز پیر دابتی تھی
اور دوسری پنکھا [illegible] بملا نے پلنگ کے پاس کھڑے ہوکر کہا کہ

آپ کیا حکم فرماتے ہین بیر ندر سنگھ نے سر اوپر اوٹھا بملا کو بانجمل و آرائش
تمام دیکھکر کہا کہ تم کہان جاتی ہو اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہو تو جاؤ ۔
بملا ۔ آپ ہمکو کیا کہتے تھے ۔
بیر ندر سنگھ ۔ تلوتما کیسی ہے راضی تو ہے ۔
بملا بخیر و عافیت راضی و خوش ہے ۔
بیر ندر سنگھ ۔ تم ہمکو تھوڑی دیر پنکھا کرو آسمانی جاکر تلوتما کو بولا لاوی ۔
پنکھا جھلنے والی کنیز پنکھا رکھہ باہر چلی گئی اور بملا نے آسمانی کو اشارہ کیا
وہ بھی وہان سے علیحدہ ہو گئے اور بیر ندر سنگھ نے دوسری کنیز پہیرہ دینے
والی سے کہا کہ تو ہمارے واسطے پانی بہت سی لگا لا کہ وہ بھی وہان
سے چلی گئی تب تو خلوت خاص ہوئی صرف بیر ندر سنگھ اور بملا رہ گئے ۔
بیر ندر سنگھ ۔ بملا تمنے آج پہچھبن کس طرح بدلی ہے یہ آرایش
کسواسطے کی ہے ۔
بملا ۔ ہمارا اسمین کچھہ مطلب ہے ۔
بیر ندر سنگھ ۔ کیا مطلب ہے ہم ہبی سنا چاہتے ہین ۔
بملا چشمان سحر آفرین سے بکمال غمزہ و ادا بیر ندر سنگھ کیطرف دیکھکر کہنے لگی کہ
سنو ہمارا ایکیار ہی اوس سے ملین گے ۔
بیر ندر سنگھ ۔ جب کہان جاؤ گی سو کہو ۔

بملا نے کہا کہتی ہون یہ کہکر ہنستے ہنستے ایک ہاتھہ بیرندر سنگہ کے گلے
مین ڈال اوسکے چہاتی سے لپٹ اور ہونٹھون پہ بوسہ دے وہان سے
چلدی اور روانہ ہوئی —

راجکماری چترا ریکھا کا بملا کے ہمراہ جانا

بملا وہان سے روانہ ہو آسمانی کے پاس آئی اور کہا کہ ہمکو تمسے کچھہ بات کہنی ہے
آسمانی کہنے لگی کہ تمھارے بناؤ ٹھناؤ سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ آج
دال مین کالا ہے —
بملا — آج ہمکو ایک کام کی ضرورت سے بہت دور جانا ہے اور تنہا جا
نہین سکتی تم ہمارے ساتھہ چلو تمھارے سوا اور کسی پر ہمکو اعتبار نہین اسلئے
تمکو ہمارے ہمراہ ضرور چلنا پڑیگا —
آسمانی — کہان جاوگی —
بملا — تم اوس کوچہ سے آگاہ نہین اگر جانتی تو کیون پوچھتی —
آسمانی — ذرا تامل ہو کہنے لگی کہ اچھا مجھے تھوڑا سا کام ہے کرکے
ابھی آتی ہون —
بملا — ایک بات اور سنو جبکسی سے پیشتر کی ملاقات جان پہچان ہوگئی
بعد مدت اوس سے ملاقات میسر آوے تو پہچان سکتی ہو یا نہین —

آسمانی - البتہ پہچان سکینگے -
بملا - دل مین یاد کرو اگر کنور صاحب سے ملاقات ہو تو کیا -
آسمانی - آہ ایسی ہماری قسمت کہان ہے ایسا بھی کوئی دن ہوگا جو مہاراج کنوار کے دیدار فرحت آثار نصیب ہون گے -
بملا - ہان ہو سکتی ہین -
آسمانی - اگر ملاقات ہووے تو مہاراج کنوار ہمکو ضرور پہچان لین گے -
بملا - تو تم مت چلو اور کسی کو ساتھہ بھیجو -
آسمانی - راجکمار کے دیکھنے کا شوق میرے دل مین نہایت پیدا ہو گیا ہے -
بملا - من کی آس من ہی مین رکھو اور اس شوق باطنی کو دوسرے وقت پر چھوڑو اب نہین پھر سہی یہ کہکر بملا کچھہ سوچنے لگی کہ یکایک آسمانی مونھہ پر کپڑا دیکر ہنسی بملا نے کہا کہ اس خندہ بیجا کا سبب کیا ہے -
آسمانی - مین اپنے دل مین یہ سوچتی ہون کہ تمھارے ساتھہ کچ پتی بدیا دگج کو بھیجدون -
بملا - بہت خوب ہے ہم اوسکو ہی ساتھہ لیجاوین گے -
آسمانی - مین تو تمسے ہنسی کرتی تھی بھلا تم اوس مسخرے بیوقوف کو اپنے ساتھہ لیجا کر کیا کروگی -

بملا - اس بات کو تم کچھہ تماشا مت سمجھو ایسے ہی جاہل خالی الذہن آدمی کو ساتھہ لیجانا چاہیے بیوقوف آدمی کو کچھہ خیال پس وپیش نیک و بد کا نہیں ہوتا ہے لیکن شاید وہ جانے پر راضی نہو گا -

آسمانی - خیر جس صورت سے وہ جاویگا ہم اوسکو تمھارے ساتھہ بھیجدینگے تم دروازہ پر جاکر ٹھہرو -

یہہ بات کہکر آسمانی ہنستی ہنستی گجپتی بدیادگج کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ شنک داس سوامی آج تمکو ہمارا ایک کام کرنا پڑے گا -

بدیادگج - کیا لڈو کھانا پڑے گا -

آسمانی - دور موکھہ بیوقوف تجکو کہین جانا پڑے گا -

بدیادگج - وہان کچھہ نشہ پانی بھی ملے گا -

آسمانی - ہان سب کچھہ ملے گا -

یہہ سنتے ہی بدیادگج نہایت تپاک سے بولا کہ جو سب کچھہ ملے گا تو جسکے ساتھہ تم بھیجوگے سر کے بل جاونگا -

آسمانی - اچھا تو تم بملا کے ساتھہ جاو -

بدیادگج آسمانی کے کہنے سے بملا کے ساتھہ روانہ ہوا راستہ مین جاتے جاتے دونون کی باتین ہونے لگین بملا نے پوچھا کہ براہمن دیوتا تمنے یہہ انوٹھا اچنبھی کا نام کہان سے پایا ہے گجپتی بدیادگج کہنے لگا کہ یہہ نام

طفلی پاٹ سالا مین بیاکرن پڑھنے جایا کرتے تھے ساڑھے سات مہینے
مین ایک سوتر بیاکرن کا ہمکو یاد ہوا جسوقت جوتشی جی ہمکو پڑھایا کرتے اور
بدیارتھی طالب علم تو پڑھا کرتے ہم اون کے ساتھ صرف ہنسہ ہلا یا کرتے
اسی طرح پندرہ برس تک ہم پڑھتے رہے ایک دن پانڈا جی نے ہمارا
امتحان لیا اور ہمسے پوچھا کہ کہو جی رام شبد کا اور رام دینے سے کیا
ہوتا ہے ہمنے بہت سا سوچ کر جواب دیا کہ رام آہنہ مصر جی کہنے لگے کہ
بیٹا تمھاری بدیا سمپورن ہوگئی اب تم گھر جاؤ اور کوئی علم ایسا نہین رہا
جو تمکو سکھلا وین ہمنے کہا کہ اگر ہم بدیا مین سمپورن ہوگئے ہین تو کوئی
پدوی یعنی خطاب ہمکو ملنا چاہیے پانڈا جی بولے کہ تمنے جو اس قدر
علم حاصل کیا ہے اسواسطے تمکو کسی طرحکا خطاب دینا ضرور ہے سو تمکو
گج گیتی بدیا دِگج کا خطاب دیا ہم خوش ہوکر اوستاد کی قدمبوسی
کرا سنے گھر چلی گئی اور وہان جاکر ہمنے اپنے دل مین خیال کیا کہ بیاکرن
وغیرہ دیگر شاستر تو ہمنے بخوبی تحصیل کرلی اب تھوڑا سا دھرم شاستر
بھی دیکھنا چاہیے لیکن اس شاستر کا پڑھانے والا ہمکو تمام جہان مین
کوئی نظر نہ آیا تب ہم ابھی رام سوامی کے پاس آئی اور ان سے ملتجی ہوئی
کہ یہہ علم ہمکو پڑھا دین یہہ سوامی بڑی رحیم اور خوش خلق اور نیکذات
مین ہمارا التماس انہون نے قبول کیا جبسے ابتک ہم انکے پاس پڑھتے ہین

القصہ یہ دونون اسیطرح بات چیت کرتے جاتے تھے کہ رستہ مین یکایک ایک آواز ہوئی اوس آواز کو سُنکر بدیادگج چونک اوٹھا اور خوف زدہ سا ہوگیا بملا نے کہا کہ رشنک داس کیا تم بھوت سے ڈرتے ہو۔

دگج ۔ ہون۔

بملا۔ مت ڈرو تمھارے ساتھ ہم ہین۔

جاتے جاتے مندر سلیسر مہاراج کے نزدیک پہونچے وہان ایک برگد کا درخت تھا اور اوسکے نیچے ایک بیل پڑا تھا بملا اوسوقت اپنے دل مین سوچنے لگی کہ اب مندر نزدیک آپہونچا ہے رشنک داس کو یہان سے کسیطرح ٹالنا چاہیے اسی اثنا مین اتفاقاً رشنک داس کی نگاہ اوس بیل کے اوپر جا پڑی اوسکے دیکھتے ہی وہ بیوقوف چونک کر چلایا کہ ارے یہ تو کوئی بھوت بلا ہے اور یہ کہکر وہان سے ایسا بے تحاشا بھاگا کہ قلعہ کے دروازہ تک کہین دم نہ لیا بملا کا مقصد برآیا اوسنے مندر کی جانب رخ کیا۔

واضح ہووے کہ اس برہمن کا اصلی نام گجپتی ہے بدیادگج خطاب گورو سے ملا پھر جو ایک مرتبہ بملا کے حق مین کچھ لفظ مسخرہ کا کہا اوس نے اسکا نام رشنک داس سوامی رکھ دیا اور وہ ہمیشہ اسکو اسی نام سے پکارتی تھی

بملا اور راج کمار کی ملاقات اور گفتگو

بملا کو بدیا دگج کی مزاج کا احوال خوب معلوم تھا اوسکو اس بات کا یقین ہو گیا کہ
وہ قلعہ کے دروازہ پر ہی جا کر دم لے گا اوسکے چلے جانے کے بعد بملا بلا خوف
وخطر مندر کے دروازہ کے طرف جا کر کھڑی ہوئی اور سوچنے لگی کہ راج کمار
اب تک مندر مین آئے یا نہین یہی اندیشہ کرتی ہوئی مندر کے نزدیک
گئی مگر وہان کچھہ آثار راجکمار کے آنے کے نہ پائے نہ کچھہ کسی طرح کی
آہٹ کسی کی معلوم ہوئی تب خیال کرنے لگی کہ اگر مہاراج کنوار تشریف نہین
لائے تو میرا آنا ناحق اور محض بیفائدہ ہوا اور اسوقت رشک واس بھی
چلا گیا اگر ایسا جانتی تو رشک واس کو نہ جانے دیتی یہی سوچتی سوچتی مندر
کے زینہ پر چڑھنے لگی اور جاتے جاتے پیچھے پھر کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جو بیل
درخت کے نیچے پڑا تھا وہ بھی نہین ہے نہ کچھہ کسی کی آواز آتی ہے یہ دیکھکر
بملا کو نہایت تعجب ہوا کہ ابھی بیل یہان موجود تھا اتنے مین کون لے گیا
پھر جو بغور درخت کی جانب نظر کی تو معلوم ہوا کہ درخت کے نیچے کوئی آدمی
سپید لباس پہنے ہوے کھڑا ہے یہ دیکھکر بملا کو نہایت خوف پیدا ہوا
اور جلد جلد زینہ پر چڑھ مندر کے پاس جا کر کیواڑ کھولنے لگی مندر کے اندر سے
ایک نہایت سخت آواز آئی کہ کون ہے بملا نے مخوف ہو لرزتی زبان سے

جواب دیا کہ ایک عورت ہے اوسیوقت اندر سے کیواڑ کھل گئے بملا نے دیکھا کہ مندر مین ایک چراغ روشن ہے اور ایک شخص جوان بلند بالا شمشیر ہاتھ مین لیے ہوے کھڑا ہے بملا آسکے بڑھی اور دیکھتے ہی پہچان لیا کہ مہاراج کنوار کنور جگت سنگھ ہی ہین پھر تو باغ باغ ہو بلا خوف و اندیشہ مندر کے اندر داخل ہوئی اور وہان جاکر کچھہ دیر چپ کھڑی رہی پھر نیچا سر کرکے سلیپر مہاراج کو ڈنڈوت و پرنام کی اور راجکمار کو جھک کر سلام کیا مگر شروع گفتگو نہ بملا سے ہوا نہ راجکمار سے دونون بانتظار کلام ہمدگر خاموش رہی بملا عقیلہ اور چالاک تھی متنبہ ہو گفتگو مین پیش قدمی کر بولی کہ مہاراج کنوار آج سلیپر جی کی کرپا سے آپکے درشن نصیب ہوے اس شب تاریک مین بعالم تنہائی اس بیابان جنگل ویران مین آنے سے نہایت خوف پیدا ہوتا تھا مگر آپ کی نعمت دیدار حاصل ہونے سے نہایت فرحت وسرور متواصل ہوا اور جس قدر خطرات کا صفحہ دل پر نقش ہوا تھا وہ بالکل آب اطمینان اور تقویت سے دھو دیا گیا راجکمار بولے کہ تم لوگ خوش وخورم خیر وعافیت سے ہو بملا کا دلی مطلب یہ تھا کہ راجکمار کے دل کا حال اول معلوم ہو جاوے کہ تلوتما پر کس قدر انکی طبیعت کا رجوع ہے یہ نازک خیال دل مین باندھکر بولی کہ جو بات ہم لوگونکی خوشی وسرور وصحت وعافیت کی ہے اوسیکی امید حصول مین اسوقت ہم سیلیپر جی کی پوجن کرنے آئی تھی لیکن ہمکو یقین ہو گیا

که آپ کی پوجن بیلیسنرجی قبول کرینگی کیونکه آپ نے پہلے ہی اپنا دا دحجایا ہم کو اجازت ہو تو ہم واپس جاوین راجکمار بولی که جاؤ لیکن تنہا جانا مناسب نہین ہے ہم ساتھه چلکر پہونچا آوین بملا اس جواب سے متحیر ہوئی اور دل مین تصور کیا که راجکمار سب باتون مین حیر ازرناگہ فہم و رسا ذہن اور عقیل و فہیم ہین ذرا تامل کر بولی که تنہا جانا مناسب کیون نہین -

راجکمار — راسته جنگل اور ویرانه کا ہے ہرطرح کا خوف و خطرہ ہے -

بملا — تو ہم مہاراجه مانسنگه کے پاس جاوینگی -

راجکمار — کیون جاؤگی -

بملا — اون کے حضور مین جاکر ہم فریاد و استغاثه کرینگے -

راجکمار — کسکے اوپر فریاد کروگی -

بملا — تمھارے اوپر —

راجکمار — کیون -

بملا — تمکو جو اس ملک کا محافظ بنا کر اونھون نے چھوڑا ہے تمسے کچھه حفاظت نہین ہوئی که راسته تک کا خطرہ بھی رفع نہوا -

راجکمار — ہنسکر کہنے لگے که بملا جو دشمن ایسا قوی ہو که فرشتون اور دیوتاؤن سے بھی مغلوب نہوسکے پس انسان ضعیف البنیان کی کیا تاب و توان ہے که اوسکے روبرو قرار و ثبات کا دم مارسکے دیکھو شہو مین مہادیو جی نے کامدیو کو نگاہ

غضب آلود سے خاکستر کردیا تھا آج وہی کامدیو مہادیوجی کے مندر مین اپنا زور وطاقت دکھارہا ہے ۔

بملا ۔ ہنسکر بولی کہ ایسا زور وطاقت کامدیو نے کسپر کیا ہے ۔

راجکمار ۔ ہمارے اوپر ۔

بملا ۔ یہ بات خلاف قیاس اور عذر مجہول ہے مہاراجہ مانسنگہ ایسا بے سروپا عذر کب سنین گے ۔

راجکمار ۔ اس دلیل پر ہمارے گواہ موجود ہین ۔

بملا ۔ ایسا گواہ آپ کا کون ہے ۔

راجکمار ۔ بملا ایک تو ہماری گواہ تم ہی ہو ۔

بملا ۔ ہم ایسی گواہی ہرگز نہ دینگے ۔

راجکمار ۔ ٹھیک ہے جو آدمی کسی سے کچھہ وعدہ کرکے اوسکا ایفا نکرے پھر وہ سچی شہادت کیونکر ادا کرے گا ۔

بملا ۔ ہم نے آپ سے کیا اقرار کیا تھا ہماری یاد نہین آپ یاد دلائین ۔

راجکمار ۔ اپنی ہمجولی سکھی کا حال بیان کرو ۔

بملا ۔ ایک آہ بھر کر کہنے لگی کہ مہاراجکنوار یہ حال ناگفتہ بہ ہے اوسکے کہنے سے ہمارے دل مین ایک طرح کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے مبادا اوسکو سنکر

ہیں کچھ رنجیدہ اور گران خاطر ہون ـــ

راجکمار ـ تھوڑی دیر سوچ کے کہنے لگے کہ راست راست حال کہنے سے ہماری

ناراضگی کا کچھ سبب بھی ـــ

بملا ـ ہان ہے ـــ

راجکمار ـ جو کچھ ہو سو ہو تم پر اے خدا ہماہے دل کا درد سنا و حال مطلوب جسنے سنا و

کہ ہمارا دل بامید سماعت حالات اوس آفت جان غارت گر عقل و ہوش کے

ہمہ تن گوش ہو رہا ہے ـ ماہی بے آب کی طرح خاک بیتابی پر لوٹتا ہے ـ اوس

نازنین حور شان کے شوق وصال مین جو کچھ سختی اس دل بیقرار پر گذرتی ہی اوسکو یہ

دل ہی جانتا ہی نہ دنکو چین ہے نہ راتکو آرام ہی صرف تصور مطلوب ہی ہی رات دن کام ہم

دل آتش عشق مین جل بھن کر خاک ہوا تاب و توانکا قصہ جھگڑا پاک ہوا دن اشکباری ہی

گذرتا ہی رات اختر شماری مین کٹتی ہی الغرض اسطرح اپنی اوقات آہ و زاری مین کٹتی ہے جب

اوسکی زلف پیچان کا خیال آتا ہے دل ہی دل مین پیچ و تاب کھاتا ہون

دردندان کی یاد مین روز و شب آنسو بہاتا ہون جو اشک نکلتا ہے کلیجا

ساتھ لیے ہے جو دم آتا ہے آہ سرد کے ہاتھہ مین ہاتھہ دیے ہے

رباعی ـ سخنے دارم چو چشم خسرو درخواب + چشمے دارم چو لعل شیرین

ہمہ آب + جسمے دارم چو جان مجنون ہمہ درد + حالے دارم چو زلف لیلے

ہمہ تاب + اسوقت ہمارا ایمان اتنا سادہ ملاقات کا خیال ہو آسپنے قدم

قدم بیگم ہمیشہ دل پر ملال ہو اوس دن کو آج پندرھوان روز ہے کہ سماعت حال کا مشتاق دل پرسوز ہے اوسی دن سے گھوڑے کی پیٹھہ پر ہمارا بستر ا ہے دن کو چین کا سہارا ہے نہ رات کو آرام کا آسرا ہے غنیم کے مقابل نقد جان بکف ہین تن کہین من کہین ہر دم لشکر فراق کی پیش نظر صف ہین درد ہجران نے حال تباہ کیا مرزا جی کر اب تک تو نباہ کیا آیندہ جینا محال ہے زندگی سراسر وبال ہے دل گھبراتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے شعر ز ہجران دیدہ ام حالے کہ کافر را ز اجل بیند ٭ خدا کو تا ہ باز د عمر ایام جدائی را ٭ باوجود اس قدر شدائد آلام محاربہ و مقابلہ دشمن سخت رو کی ایسے وقت نازک کا کچھہ خیال نہ کر صرف بشوق سننے حال تشفی مآل اوس حور وش پری تمثال کے یہان تلک آیا ہون بہر حال اگر اس حال کے سننے سے دل بیقرار نا راض ہوجاوے گا تو اس صعوبت اضطراب و اضطرار سے نجات پاویگا ارمان تو نہ رہجاویگا جو کچھہ ہو سو ہو جلدی کہو دیر نکرو بہلا راجکمار کے شوق باطنی اور خواہش قلبی کے دریافت کرنے کی نیت سے اس قدر حیلہ انگیزی اور بہانہ جوئی کرتی رہی اور اظہار حال مین تامل کیا مگر اس سے زیادہ اور بہی کچھہ سننے کی تمنا کر کے بدین کلام ترزبان ہوئی کہ مہاراج کنوار آپ تو سراج نیت معاملات سلطنت مین از بس عقیل و رساکار ہین مقام تعجب ہے کہ ایسے موقع نازک مجادلہ و محاربہ مین آپنے ایک ایسے شخص پر جی لگا رکھا ہے کہ جسکا ملنا نہایت دشوار ہے جو شے ممکن الحصول نہو اوسکی تحصیل مین سعی بیجا کرنا نا خوب ہے جنگنے بھلے دل کو آتش فکر و تردد میز

جلاتا ہے ہم ثالث بالخیر ہین طرفین کی بہتری کی بات کہتے ہین کہ تم ہماری عزیزہ
سکھی کا خیال دل سے دور کرو اپنی طبیعت کو اوسکی یاد لاحاصل مین مت رنجور کرو
اپنے کام کا سرانجام کرو جنگ دشمن کو تمام کرو آیندہ اختیار بدست مختار
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس + راجکمار اس تقریر دور از مطلب سے
دل مین ملول بظاہر متبسم ہو کہنے لگی کہ کہو جی ہم کسکو بھولین کسکو دل سے دور
کرین **ابیات** تمھاری سمجھ سنے تو بار اہمین + یہ باتین نہین اب گوارا
ہمین + ستاسے ہوے کو ستاتے ہو کیا + جلے دل کو ناحق جلاتے ہو کیا +
تمھاری پیاری سکھی کا حسن پربہار ایک ہی بار دیکھنے سے لوح دل پر نقش کالحجر
ہو گیا ہے بھلا نقش سنگین بھی کہین مٹتا ہے یہ نقش آب نہین جو بہہ جاوے یہ وہ نقش
دل نشین ہے کہ انسان کیا پتھر کے جگر مین بیٹھ جاوے **بیت** نقش معشوق نہ
بر آب نہ بر گل بستند + آن طلسمے است کہ بر آئینہ دل بستند + اور جو معاملہ جنگ
وجدال حرب وقتال کی حرف وحکایت زبان پر لاتی ہو سو سنو کہ جب سے ہمنے
اوس نہر بیت بخش لشکر صبر وقرار کو ایک نظر سے دیکھا ہے دل داغدار کو
اوسکی نذر کیا ہے فوج جمعیت نے پشت دکھلائی ہے پریشان خاطری دل مین
سمائی ہے تب سے برابر علی التواتر ہنگامہ دار وگیر گرم رہا ہے دشمن کو ایک نفس
مین نہین لینے دیا ہے لیکن کبھی حالت مین کیا زبان حرکت اور کیا بوقت
سکون ایک پل بھی اوسکے تیر فقرہ کے تصور سنے ہدف دل سے خطا نہین کی

رہے اور ایک دم بھی شمشیر ابرو کے خیال کی چمک دمک آنکھون کے آگے
سے نہین ٹلی ہے جس وقت دشمن اس سرباز معرکہ عشق ومحبت کے سرپر
شمشیر برہنہ اوٹھاتے سر لینے کی گھات بتاتے اوس وقت خیال دوست
کا نہ یار کا برادر کا نہ مددگار کا صرف یہی تصور دل صد چاک مین سمایا ہوا تھا
اسی حسرت کا نقش صفحہ خاطر پر جما ہوا تھا کہ اگر سر کٹ گیا جان بکوسے جانان پہونچی گی
مگر آنکھون کا کام کون دیگا اوسکے دیدار شیرین کا مزہ کون لے گا یارے
دن اچھے ہین کہ اب تک تو دیدار یار کی آرزو مین نیچے ہین بھلا اب برائے
خدا یہ بتلاؤ کہ کس جگہ اوس دلبر مہ لقا نازک ادا کا دیدار فرحت بار حاصل
ہو دل بیتاب کو چین ملے جان کو راحت و سرور نصیب ہو **شعر** چون ماہ تو کنار
تمنا کشادہ ام + باشد کہ در بغل کشم آن آفتاب را + بھلا نے جب نقد عشق راجکمار
کا محک امتحان پر کامل عیار دیکھا گریبان خاطر اوس دلدادہ بیقرار کا تار تار دیکھا
راجکمار کی پریشان دلی کی جانب سے جمعیت خاطر ہوئی محبت قلبی اوس یکہ تاز
میدان الفت کی ظاہر ہوئی تب بکمال آہستگی زخم دل پر یہ نمک چھڑکا اسطرح اظہار
حال کیا کہ گڈھ مندارن مین رہی سکھی بے نظیر کا تمکو دیدار نصیب ہوگا مایوسی محرومی
کی بدل مین وصال حبیب ہوگا **تلوتما** اوسکا نام ہے ناز و ادا اوسکا کام ہے بیر سنگھ
کی دختر تابندہ اختر ہے دریاے حسن وجمال کی تابان گوہر ہے راجکمار یہ بات سنتے
ہی دنگ ہو گئے دل مین بچھو کا سا ڈنک لگا دریاے حیرت مین غوطہ لگایا تلوا ریہ

تھوڑی دیر پنجا سر کر سکتہ کا عالم بنا یا آہ سرد دل پر درد سے بھر یاس و
حرمان کا یہ کلام سنا یا **شعر** ہم سمجھتے تھے کہ دل کی آرزو بر لائینگے + آرزو تو
یہ طرف ہم آپ چلے جائینگے + بھلا تم سچ کہتی تھین تلہ تما کا ملنا ہمکو محال ہے
اوسکے دیدار پربہار کی امید رکھنا محض وہم و خیال ہے دل بیتاب کی ترپ
اور بیقراری سے جان نے دوسرا رستہ لیا بغیر جانے بوجھے اس دل تھا نہ
خراب مین امید موہوم نے گھر کیا **شعر** اگر دانستمے اے دل غم درد جدائی را
نہ ہرگز بردے و اللہ نام آشنائی را + اب لڑائی پر چلتے ہین دشمن کے خون مین ہمارے
دلکی ہوس نکلے گی غنیم کے ہاتھ جان دینگے حسرت دیدار ساتھ لینگے بھلا راجکمار کی یہ
گفتگو غم آمیز درد انگیز سنکر کہنے لگی کہ مہاراج کمار دل را بدل راہ است اگر آپ کے
دل مین تلوتما کی الفت جسقدر ہے کشش دل مین کچھ اثر ہے تو اوس سے ضرور آپ کی
حسن ملاقات ہوگی امیدون کے دن ہون گے عیشونکی رات ہوگی پروردگار کے فضل و
عنایت سے یکبارگی ناامید ہونا طریقہ استقلال سے بعید ہے رسم تسلیم سے دور ہے رنج
کے بعد راحت کا حصول بالضرور ہے لاتقنطو من رحمۃ اللہ پردل جما و کسی طرح پریشان خاطر
دلمین نہ گھبراو **شعر** اوسکے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہو اوس سے مایوس امیدوار + ہ
من مین جیر ج دھرو سوچ مت کرو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظہور ہوتا ہے دلکو سرور ہوتا ہے سلیقہ جی ایکو
تسلی منا پورن کرینگی من کی بیادھا ایک پل مین ہرینگی راجکمار نے یہ تقریر دلپذیر فرحبخش تسلی
افزا سنکر دل مین خیال کیا کہ فی الحقیقت مرضی خدا مین کسیکو چارہ نہین رضا ے مولا سے

کسیکو کنارہ نہین تقدیر کا لکھا کوئی مٹا سکتا نہین جو خواہش ایزدی ہین کسیکو دخل چون
وچرا نہین کائنات مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو نہو سکے اوس قادر مطلق کی امداد درکار ہے
وہی سبکا معاون ہے وہی سبکا مددگار ہے دل دردمند کو صبر و شکیب واجب ہے حصول مامول کا یہی
ایک سبب ہے ایزد توانا کی مخلوقات مین رنج و راحت توامان ہین عشرت و عسرت بہم دامان
ہین ایام بہار مین اشجار کو سرسبزی و نضارت سے پیرایہ برگ و بار در بر ہے موسم خزان مین گریبان
دریدہ عریانی ہے خاک حقارت بر سر ہے نہ اوسکا قیام ہے نہ اسکا مقام ہے پس **شعر**
صبر بہتر مرد را از ہر چہ ہست + تا بیابد بر مراد خویش دست + ایسا خیال کر راجکمار کہنے
لگے کہ آج ہمارا دل نہایت بیتاب ہے طبیعت کا حال ابتر و خراب ہے طاقت ہے نہ توان
ہے صبر ہے نہ سکان ہے کوئی بات سوجھتی نہین کیا کرین کس پہلو پر دل کو تھامین **بیت** کیا کہین
کس سے کہین دل یہ ہمارا نہوا + حالت زار سے آگاہ وہ پیارا نہوا + قسمت سے آویزہ
نہین تقدیر سے ستیزہ نہین پیشانی کی تحریر آگے آتی ہے تقدیر کے آگے کسیکی پیش نہین جاتی
ہے **دوہرہ** جو کچھ لکھا للاٹ مین میٹ سکے نہین کوے + راون سیتا کو ہری
رام بچھرت دکھ سوے + اب ہمنے اپنے دل مین یہ ٹھان لیا ہے وعدہ واثق
کیا ہے اقرار کرتے ہین سیلیر جی کے حضور مین کہتے ہین کہ تلوتما کے سوا اور کسیکے
ساتھہ شادی نکرینگے کسی اور کی خواہش دل مین ہرگز نہ دھرینگے بھلا تم سے ہمارے
فقط ایک یہی درخواست ہے التماس بلکم وکاست ہے کہ تم اپنی پیاری سکھی سے ہمارے
تمام و کمال احوال کا اظہار کرو دل غمدیدہ کا ملال گوش گزار کرو ایک بار

اپنے دیدار پر انوار سے دل کا داغ مٹا وے صورت آفرین کی قدرت کا جلوہ دکھاوے
اس مریض درد ہجر انکا شربت دیدار کے سوا اور کیا علاج ہے صحت و آرام کل ہے
نہ آج ہے **دوھرہ** چلو بیدیگر آپنے تم کیا جانو سار + عاشق جنگلی کن کٹے بن دیکھے
دیدار + بھلا یہ بات سنکر شال گل شگفتہ خاطر ہو کہنے لگی کہ آپ کا ارشاد سر و چشم
مین منظور آنکھون سے اس امر کو انجام دیتی ہون اوس دربا حور لقا سے آپ کا
پیام دیتی ہون آپ کی ملاقات بھی ضرور ہوگی دل کی کدورت دور ہوگی مگر
جو وہ شوخ پر تمکین دلبر زہرہ جبین کچھ جواب باصواب دے ہم کہان آکر آپ سے
کہین راجکمار نے کہا اگرچہ تمہی محسنہ کو بار بار تکلیف دینا گوارا نہین مگر جو پھر
تم اسی مندر مین ہم سے مل سکتی ہو تو ہم نہایت ممنون احسان ہو وینگے
شکر گذار از دل و جان ہو وینگے حتی الوسع بندگی مین تقصیر نہوگی اسمین ذرا
خلاف تقریر نہوگی بھلا بولی کہ راجکمار آپ یہ کیا فرماتے ہین مشت خاک کو آسمان پر
چڑہاتے ہین ہم تو آپ کی کنیز ہین آپ ہزار جان سے ہمکو عزیز ہین آپکے ارشاد والا
کو بجان و دل بجا لاوینگے تعمیل حکم کا نتیجہ نیک دکھا دینگے مگر ایسی شب تیرہ و تار مین
اس جنگل پر خوف و خطر مین تنہا آنا خالی از اندیشہ نہین ہے خصوص اس حالت
مین کہ اس ملک مین فتنہ و فساد برپا ہے نہایت خوف کا مقام ہے اور جو وعدہ کے
سچے ہین اگر اوسکا ایفا اونسے نبنا تو راہ و رسم صداقت مین کاذب اور جھوٹے
کہلاوین خلاف وعدگی کا داغ دلپر اوٹھاوین **دوھرہ** جوبن سا نچو

+ کرت ہین ساینچی گت سوپانہہ ست کرت بج بات جوست لوک سو جا نحفہ
اگر یہ تامل نہو تو دل مین کچھہ تزلزل نہو یہ سنکر مہاراج کنوار نے کہا کہ جو تمھارے
نزدیک بیجا نہو اور کسی طرح کی حرکت اور نقص کا احتمال نہووے تو ہم خود تمھارے
ہمراہ گڈہ مندارن مین چلین وہان جا کر ہم ایسی جگہہ ٹھہرے رہین گے کہ کسیکو معلوم
نہو گا تم جا کر اور ہماری التماس کا جواب لا کر ہمکو مطلع کرنا بملا نے یہ بات
پسند کر کے کہا بہتر ہے تشریف لے چلئے جب یہ بات دونون مین قرار پائی
چلنے پر آمادہ ہو مندر سے باہر نکلے اوسیوقت ایک طرف سے کیسی پانو کی سی
آہٹ کی آواز آئی —

راجکمار — بملا تمھارے ساتھہ کوئی آدمی ہے —

بملا — نہین —

راجکمار — تو یہ کسی پانو کی آواز ہے — ہمکو شبہ ہوتا ہے کہ شاید کوئی چھپکر
ہمارے تمھارے باتین سنتا تھا یہ کہکر راجکمار نے مندر کے چارون طرف
پھر کر دیکھا مگر کوئی نظر نہ آیا تب دونون وہان سے چلدیے —

ملاقات تلوتما اور راجکمار کی

راجکمار اور بملا کے دل مین شک و شبہ پیدا ہو گیا مگر جب کوئی نہ دیکھا
تب وہان سے سیلیسری کو پرنام کر گڈہ مندارن کی طرف روانہ ہوے

راستہ مین راجکنوار بولی کہ بملا ایک بات ہم تم سے دریافت کیا چاہتے
ہین مگر وہ ایسی بات ہے کہ اوسے سُنکر شاید تم اپنے دل مین کیا کہو —
بملا - آپ بیشک فرمایئے —
راجکمار - ہمکو ایسا خیال ہے کہ تم داسی یعنی کنیزک نہین ہو —
بملا نہسکر بولی کہ یہ بات اس وقت آپ کے دل مین کسطرح آئی —
راجکمار — بیرندر سنگھ کی دختر پاکیزہ گوہر جو والی آمیر کے پتربدھو یعنی زوجہ
پسر نہین ہوسکتی ہے - اسکا سبب نہایت ہی پوشیدہ اور رازسربستہ ہے
تم نے کنیزک ہوکر یہ بات کسطرح جانی —
بملا — دم سرد بھر آہستہ آواز سے کہنے لگی کہ آپ کا خیال بہت ٹھیک اور
گمان راست ہے ہم کنیزک نہین ہین مگر انقلاب تقدیر سے کنیزکون کی طرح
رہتے ہین اور یہ سب قصور خود کردہ ہے اسکا درمان کیا ہے از ماست کہ
بر ماست کا نقشا ہے راجکمار نے یہ بات سنکر دل مین سوچا کہ اس امر کے
دریافت کرنے سے بملا کی طبیعت مین افسوس و رنج پیدا ہوا ہے زیادہ
اس معاملہ مین تحریک و تقریر نامناسب ہے یہ خیال کرکے خاموش ہو رہی
پھر بملا کہنے لگی کہ مہاراجکمار ہم اپنا حال کسیوقت اور موقع پر آپ سے
ظاہر کرینگے یہ موقع اظہار نہین ہے - اسی اثنا مین جب مندر سے قریب
آدہ کوس کے راہ طے کی ہوگی کہ آواز آدمی کے چلنے کی سی آئی جیسے کوئی

شخص پیچھے پیچھے آتا ہو اور اب معلوم ہوا کہ دو شخص آپس مین آہستہ آہستہ
کچھہ باتچیت کرتے آتے ہین یہ آواز سنکر راجکمار بولی کہ ہمارے
دل مین بالکل دھوکہ ہوتاہے آدمی کے ہونے کا شبہہ ہے ہم دیکھ آوین یہ کہکر
راجکمار تھوڑی دور پیچھے لوٹ کر گئے اور دائین بائین ادھر اودھر چارونطرف
دیکھا مگر کچھہ معلوم نہوا لاچار واپس آکر بملا سے کہنے لگے کہ اگرچہ نظر نے کام نہین
کیا کوئی دکھلائی نہین دیا مگر شبہہ کامل ہے کہ ضرور ہمارے پیچھے کوئی آدمی
آتاہے لازم ہے کہ احتیاط سے باتچیت کرین الغرض آہستہ آہستہ باتین کرتی
ہوے قلعہ گڈہ منداران کے سامنے آپھونچے راجکمار نے بملا سے پوچھا
کہ تم اب قلعہ کے اندر کسطرح جاؤگی رات زیادہ گذری ہے شاید دروازہ
بند ہوگیا ہوگا بملا نے کہا آپ کچھہ فکر نہ کیجئے ہم اسکی تجویز پہلے ہی کر گئے تھے اسی
عرصہ مین ایک باغ کے قریب پہونچکر راجکمار نے کہا کہ بملا ہمارا قلعہ کے اندر
جانا مستلزم نہین ہوتاہے ہم اس باغچہ مین تمھارے واپس آنے تک ٹھہرے
رہین گے تم جاکر ہماری طرف سے جو کچھہ مناسب سمجھو وہ تلوتما سے کہو جو اونکو
فرصت ملاقات ہو ہمکو مطلع کرو تاکہ ہم حاضر ہوکر دیدہ دیدار طلب کو دیدار
پر انوار سے روشن و منور کرین بملا نے جواب دیا کہ راجکمار یہ باغچہ کچھہ جاے
محتاط نہین ہے یہان اکثر وقت بیوقت آدمی آتے جاتے رہتے ہین آپ
ہمارے ساتھہ ہی چلے آئیے —

راجکمار۔ کتنی دور جائین گی۔

بملا۔ قلعہ کے بہیتر چلو۔

راجکمار۔ ہماری راے مین مناسب نہین ہے کہ بے حکم والی قلعہ کے ہم قلعہ کے اندر جاوین۔

بملا۔ اس مین اندیشہ کس بات کا ہے۔

راجکمار۔ چھتری کسی جگہ جاتے مین کچھہ اندیشہ نہین کرتے ہین مگر تم غور کرو کہ تمہارا آمیر کی راجکمار کو کب مناسب وزیبا ہے کہ افسر قلعہ کی اجازت بدون چورون کی طرح قلعہ مین جاوے۔

بملا۔ ہم جو آپ کو بلا کر لئے جاتے ہین۔

راجکمار۔ بملا تم یہ خیال نکرنا کہ ہمکو کنیز کی سمجھکر کہتے ہین ہم تمکو داسی نہین جانتے ہین مگر یہ تو بتلاؤ کہ ہمکو قلعہ مین لیجانے کا تمکو اختیار ہی کیا ہے۔

بملا ہنستی ہوئی کہنے لگی کہ جو ہمارے اختیار کی حقیقت آپ سنین گے تو آپ کیا نہین چلین گے۔

راجکمار۔ ہم کبھی نہین چلین گے۔

تب بملا نے راجکمار کے کان مین کچھہ بات کہی اوسکو سُنکر راجکمار کہنے لگی کہ چلو القصہ جس رستہ پر بملا اور راجکمار چلے جاتے تھے وہ راہ قلعہ کی شاہ دروازہ کے بہیتر جاتے کی ہے اور قلعہ کے ایک گوشہ کے طرف آنبونکا باغچہ ہے کہ دروازہ

قلعہ سے وہ نظر نہین آتا ہے مگر جس جانب قلعہ سے وہ اہو در ندی بہتی ہے
اوس طرف سے یہ باغچہ عین وسط راہ مین واقع ہے مبتلا دو راستہ
شاہ دروازہ کا چھوڑ راجکمار کو ساتھ لیئے باغچہ کے راستہ پر چلی جب یہ دونون
باغ مین ہوپنچے تو پھر ویسی ہی آواز آدمیون کے آہٹ کی اسنکے
کان مین پڑی مبتلا بولی کہ راجکمار پھر آواز آتی ہے راجکمار نے کہا
کہ تم یہان ٹھہری رہو ہم سمت آواز پر جاکر دیکھہ آتے ہین راجکمار
شمشیر برہنہ کر جسطرف سے آواز معلوم ہوتی تھی اوسطرف گئے چارون
طرف دیکھا بھالا مگر پھر بھی کچھہ نظر نہ آیا خصوص وہان آبنون کے
درخت ایسے گنجان تھے اور اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ انسان کو کچھہ نہین
دکھیتا تھا راجکمار نے خیال کیا کہ شاید کوئی جانور خشک تپون پر چلتا
پھرتا ہوگا اوسکے چلنے کی آواز ہوئی ہو مگر تاہم جو ہو سو ہو دل کا شک
رفع کرنا ضرور ہے یہ تصور کرکے تلوار لیے ہوئے ایک آبنوس کے
درخت پر چڑھ گئے اور ادھر اودھر بغور دیکھنے لگے بہت دیر کے بعد
دیکھتے دیکھتے جسکی تلاش تھی وہ چور اونکو نظر آیا یعنے ایک بڑے
درخت پر دو آدمی چھپے ہوے بیٹھے ہین اونکی پگڑیون پر جو ماہتاب
کی شعاع پڑتی تھی اوسکی روشنی سے معلوم ہوا کہ سرخ دستار
باندھی ہوی دو آدمی چھپ رہے ہین تب راجکمار کو یقین کامل ہوگیا کہ

بلاشک یہ آدمی یہان آکر بارادہ کسی فریب کے پوشیدہ ہوے ہین بحاصل
جس درخت پر وہ آدمی چڑھی ہوئی تھی اوسکی پہچان کا نشان دل مین
بخوبی استوار اور قائم کرکے راجکمار آہستہ آہستہ درخت سے اوتر بملا کے
پاس آئی اور تمام ماجرا بیان کرکے کہا کہ اگر دو برچھے ہمارے پاس ہوتے
تو ہم اونکو اچھی طرح تلاش کر لیتے کہ کون ہین قیاس سے پایا جاتا ہے کہ
یہ کوئی غیر آدمی ہین اور اونکی وضع دستار سے مفہوم ہوتا ہے کہ افغانونکی
جانب کے آدمی ہین کچھ دغا کرنے کے ارادہ سے ہمارے ساتھہ آئے
ہین بملا کو یاد آیا کہ مندر سیلسرجی کی متصل درخت برگد کے نیچے جو آدمی بیٹھے
آسے تھے شاید وہ ہو وین تب بملا نے کہا کہ آپ یہان ٹھہرے رہین مین
جا کر جلدی ہی قلعہ کے اندر سے برچھی لے آتی ہون یہ کہکر بملا وہان سے روانہ
ہوئی اور راجکمار باستقلال تمام دلیرانہ وہان کھڑے رہے جس مکان مین
بملا نے پوشاک وغیرہ پہنی تھی اوس مکان کے نیچے ایک دریچہ باغچہ کی جانب
تھا اوس دریچہ کا تالا کھول کر اندر گئی پھر اوس دریچہ کے بعد ایک دروازہ
دیوار مین لگا ہوا تھا اوسکو کھولا اوس سے آگے ایک اور دروازہ
بند تھا اوسکو بھی کھولکر قلعہ کے اندر سلح خانہ مین پہونچی وہان سپاہی
پہرے والا کھڑا تھا بملا نے اوس سپاہی سے کہا کہ ایک چیز ہم تم سے
مانگتے ہین وہ ہمارے حوالہ کرو مگر کسی سے ظاہر نکرنا۔

سپاہی - آپ کو کیا مطلوب ہے -

بملا - دو برچھی ہمکو چاہیئے ہین ایک ساعت کے بعد ہم واپس لاوینگے -

سپاہی - تم برچھیونکو کیا کروگی -

بملا کو بات کا جواب ایسا سوجھتا تھا کہ فوراً بات بناکر جواب ادا کرتی تھی سپاہی کو جواب دیا کہ آج ہمارے سیر چھپن کا برت ہے عورات اس برت کو باسید حصول فرزند کیا کرتی ہین اور اس برت مین پوجن برچھی کا مشروط ہے سو مین نے بھی خواہش فرزند سے یہ برت کیا ہے اس لئے برچھا مانگتی ہون سپاہی سادہ لوح اسکی باتون مین آگیا اور قطع نظر اسکے جسقدر بلازمین قلعہ تھے کوئی بملا کے حکم کا عدول نہین کرسکتا تھا القصہ اوسنے دو برچھی لاکر اسکے حوالہ کئے بملا برچھی لیکر جس راستہ سے آئی تھی اوسی راہ ہوکر راجکمار کے پاس پہونچی دیکھو انسان ہمیشہ اپنی دانست مین اپنے مفاد اور انتفاع کے واسطے سامان نیک کیا کرتا ہے اور رفع مضرت وجذب منفعت کے لیے طرح طرح کی تدابیر پیش لاتا ہے مگر سب امور وابستہ تقدیر ہین جملہ احکام قضا وقدر خارج از دائرہ تدبیر ہین کارخانہ قدرت مین چون وچرا کو دخل نہین مشیت ایزدی مین دم زنی کا محل نہین جب وقت مقدر پر کسیکو کسی طرح کی

محنت وریاضت آفت مشقت پیش آتی ہوتی ہے ارادہ حق بخواست اوس حالت کی قربت کا مرتکب کردیتا ہے تا اثر تقدیر کم وکاست بلا تقدیم وتاخیر اوس حالت کا موثر ہووے **مثنوی**

قضا شخصے است پنج انگشت دارد + چو خواہد کزکسے کامے برآرد
دو بر چشمش نہد دیگر دو بر گوشش + یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش

+ پرندغایت دوربینی سے دور سے ہی دانہ پر نظر ڈالتا ہے مگر جب طالع برگشتہ ہو دام کو بھی اپنے قدم کے نیچے نہین دیکھ سکتا اگرچہ تقدیر سے گریز نہین ہوسکتا ہے لیکن ہر ایک امر مین حزم اور احتیاط اور خودداری لازمہ حال انسان ہے بے احتیاطی مین اکثر ایسے حادثات عارض ہوجاتے ہین کہ اندفاع اونکا حال بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے اور جب آتش فتنہ سر بفلک کھینچتی ہے آب تدبیر سے اوسکا فرو ہونا دشوار ہوتا ہے یہہ اس حال کا یہہ ہے کہ بملا اگرچہ پیرایۂ عقل ودانش سے آراستہ تھی مگر افتاد وقت سے تقدیر کی ہوا کا ایسا جھونکا لگا کہ کمال بے احتیاطی سے آفت سخت مین مبتلا ہوگئی بلکہ اپنی ذات سے آفت مین پھنسنا تو علحدہ رہا اس حادثۂ ناگہانی کی آگ نے تمام قلعہ کو جلا کر خاک سیاہ کردیا اور جو رنج اور مصیبتین اوٹھائین اونکو اوسکا دل ہی جانتا ہوگا الغرض بملا یا تو باعث

جلد پہونچنے کی راجکمار کے پاس پانچیال قریب ہونے پائینچہ کی یا ازراہ سہو
دروازہ قلعہ کا مانند چشم مشتاقان ویسی ہی کھلا چھوڑ گئی اور یہی بات موجب
حدوث آفات ہوئی اون دونون مردمان قابو جو و جاسوسان مطلب برآر
سے جو درخت پر چھپے بیٹھے تھے ایک شخص اوترکر دروازہ کے متصل ایک اب
کے درخت کی اوٹ مین آکر پوشیدہ کھڑا ہوا اور وہ دیکھتا تھا کہ بملا
دروازہ کھلا چھوڑ آئی ہے جب بملا دروازہ سے کچھ فاصلہ پر پہونچی تب وہ
شخص شمشیر برہنہ کرکے بلا دغدغہ دروازہ کے اندر گھس گیا اور اودہر اودہر
دیکھہ میدان خالی پا دوسری دروازہ سے گذر کر زنانہ محل مین جا چھپا
ادہر بملا نے راجکمار کے پاس پہونچکر دونون برچھے اونکے حوالہ
کئے راجکمار برچھونکو لیکر اوسی درخت پر جن پر پہلی چڑہ کر دیکھا تھا چڑہ گئی اور
جب بغور دیکھا تو پہلے دو آدمیون کی پگڑی نظر آتی تھی اب صرف ایک ہی پگڑی
دکھلائی دی راجکمار نے ایک برچھا نشانہ کرکے اوس پگڑی کے نشان پر
ایسے قوت و زور سے مارا کہ وہ شخص برچھی کے لگتے ہی بڑے زور و شور سے درخت
سے نیچے گرا اوسکے گرتے ہی راجکمار بھی درخت سے جلد اوتر آسے اور دیکھا
کہ ایک مسلمان سپاہی پٹھانون کا مرا پڑا ہے اور برچھا اوسکے داہنے
پسلی پر لگکر دوسری طرف کو پار نکل گیا ہے راجکمار اوسکو مرا ہوا دیکھکر
اوسکے جیب مین ہاتھہ ڈال دیکھنے لگی تو اوسکے جیب سے ایک کاغذ

بر آمد ہوا نکال کر چاندنی مین پڑا وہ ایک حکمنامہ نواب قتلو خان حاکم
افغانون کا تھا مضمون یہ تھا کہ جو قتلو خان کے تابع فرمان ہین وہ اس
چٹھی کو دیکھکر اس شخص کے حکم کی تعمیل کرین اور جو یہ کہے سو بجا لاوین
راجکمار چٹھی لیکر بملا کے پاس آئے اور حال مارنے سپاہی کا بیان کیا
اوس وقت بملا نے صرف آواز کسی شئے کی درخت سے گرنے کی سنی
تھی اور کچھہ اوسکو معلوم نہین تھا یہ سنکر کہنے لگی کہ اگر ہم یہ جانتے کہ آپ
کسی آدمی کو مارین گے تو ہم کبھی برچھا لاکر نہ دیتے یہ گناہ مردم کشی کا ہمکو ہوا
دیکھیے اس گناہ سے کب نجات پائین راجکمار نے کہا کہ دشمن کے مارنے
کا کچھہ گناہ نہین ہوتا ہے بلکہ قتل عدو مین ثواب ہے بملا بولی کہ جو اشخاص
جنگ وجدل مین رہنے والے ہین اونکو یہ بات زیبا ہے ہم عورت ہین
ہمکو ان باتون سے کیا مناسبت ہے ہمارا دل ایسے امور سے گھبراتا ہے
یہ کہکر بملا کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے راجکمار بولے کہ بملا تمھاری ترحم اور
ملائم طبعی کے دیکھنے سے ہم بہت خوش ہوے اور ہمین معلوم ہوا کہ تمھارے
برابر رحم دل کوئی عورت نہوگی آج سے ہم تمکو سکھی کہا کرین گے بملا نے کہا
کہ خیر جو کچھہ ہوا سو ہوا لیکن راجکمار اب زیادہ توقف مناسب نہین ہے
ڈھیل کرنے مین بہت خطرہ ہے قلعہ کے بھیتر چلو دروازہ قلعہ کے کھلے چھوڑ
آئی ہون ع کہ آفتہاست در تاخیر و طالب را زیان دارد ٭ پھر دونون

وہان سے جلد جلد چل کر قلعہ کے دروازہ پر پہونچے آگے بملا تھی اور
پیچھے پیچھے راجکمار دروازہ مین گھستے ہی راج پتر کا دل غایت شوق سے
کانپنے لگا پیر چلنے سے مچلنے لگی یہ رعب حسن کا اثر ہے اسی سے بڑے
بڑے رستم دلون کے دل مین خوف و خطر ہے ہزارون بیارزون کے اندر
جیکا ایک بال بھی نہین ہلتا تھا اس دروازہ خالی از غیر مین اوسکا دل
موے پریشان کی طرح ہواے شوق سے لرزان ہے القصہ بملا دروازون
سے گذر کر اونکو بند کرتی گئی اور جس مکان مین بملا کی خواب گاہ تھی وہان
لیجا کر راجکمار کو بٹھلا دیا اور کہا کہ آپ تھوڑی دیر یہان توقف فرماوین
ہم ایک دوسرا دروازہ کھول آوین وہان سے بملا نے جا کر جس طرف تلوتما کی
خواب گاہ تھی اوس طرف کا دروازہ کھول کر راجکمار کو آواز دی کہ
یہان تشریف لائیے جب راجکمار دروازہ پر پہونچے بملا اونکو داخل محل کر
وہان سے علیحدہ ہوئی جس مکان عالی شان مین چاندی سونے کے
چراغ روشن تھے فرش و فروش رنگین رشک افزاے صحن چمن سے تھے
تلوتما نیچے نظر کیے ہوئی پلنگ کے پاس بیٹھی تھی راجکمار اوس پلنگ پر
جب چاپ جا کر بیٹھ گئے دل مین شوق بھرا ہوا زبان رعب معشوق سے
بند کچھہ کہہ نہ سکے تا دیر شربت دیدار محبوب آنکھون کے راہ پیتے رہے
شعر تو از نمکین سن از حیرت نہ ایماے نہ تقریری + بدان ماند کہ

ہم بزم ہست تصویری تصویری + بملا دور سے یہ حال دیکھکر بولی شعر خوش
وقتی وخورم روزگارے + کہ یاری برخورد از وصل یاری + راجکمار جیب
چاپ پنسنے کا کون مقام ہے دل کے غبار نکالنے کا یہی ہنگام ہے تلوتما
سے بات چیت کرو دلونکی کلفت مٹاؤ محفل خالی از غیر ہے رنگ رلیان
مناؤ یہ کہکر بملا وہان سے روانہ ہوئی یہ دونون دلدادہ گفت وشنود
مین مصروف ہوئے اپنے اپنے سوز فراق اور جذبہ اشتیاق کی سرگذشت
زبان پر لائے حالات شوق ہمدگر منکشوف ہوئے اسیطرح ناز و نیاز کی
باتین ہوتی رہین چھیڑ چھاڑ کی گھاتین ہوتی رہین آگے واللہ اعلم کیا
ہو کسطرح گذری کیا ماجرا ہوا قلم اس راز سربستہ سے نامحرم ہے اسلئے
اب اوس برگشتہ بخت بملا کا احوال مرقوم قلم ہے —

گرفتار ہونا بملا کا بختی اغانان کے ہاتھ مین

بملا وہان سے اپنے مکان مین آکر پلنگ پر بیٹھ گئی اوسوقت اوسکے
لبون پر تبسم چھایا ہوا تھا دل مین یہ خیال سمایا ہوا تھا کہ راجکمار اور
تلوتما کے دلون کا مقصد حاصل ہوا مطلوب طالب سے واصل ہوا
کام فتح ہوا اپنا اہتمام اچھی طرح ہوا مگر اس سے غافل کہ فلک
دیگر فتار کیا بازی پیش لاتا ہے کیسا تماشا دکھاتا ہے بملا کے

پلنگ کے سامنے ایک آئینہ کلان دھرا ہوا تھا شمع کی روشنی سے اوس
آئینہ مین اپنی آرائش دیکھنے لگی جیسے شام کو مہاراجکمار کے پاس جاتے
وقت زیور و لباس سے آراستہ ہوئی تھی اپنے گھونگر ارے بالون کو تیل
پھلیل سے معطر کیا تھا چشمان نرگسین کو سرمہ آلود بنایا تھا پان چبا کر لبہاے
لعلین سے بیگناہون کے خون پر رنگ جمایا تھا زیورات اپنے اپنے موقع پر
آراستہ کئے تھے ویسی ہی بنی ٹھنی پشت پر گاؤتکیہ لگا آئینہ کے مقابل بیٹھ
اپنے چہرۂ رشک قمر کی آرائش اور بہار دیکھتی رہی بیت آئینہ دیکھکے
وہ محو خود آرائی ہے + اپنے ہی حسن کا خود آپ تماشائی ہے + اوسوقت
اوسکے حسن سرشار اور جمال ملاحت بار سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ یہہ
عورت عمر رسیدہ ہے بلکہ نازنینان نوخیز کے حسن کی ترنگ بالکل اوسکے
انگ پر نمایان تھی آئینہ اوسکے تماشاے حسن مین حیران تھا وہ اپنے
جوبن کی اومنگ سے انگشت تحیر بدندان تھی شعر بہ یکس را نبود بر رخ او
تاب نظر + مگر آئینہ کہ او را دل فولاد بود + آئینہ دیکھتے ہی اوسکو ہنسی
آئی اور خیال ہوا کہ یہی صورت ہوش ربا ہے جسنے کنور جگت سنگہ سے
گوہر بے بہا کو تکمۂ گریبان تلوتما بنایا تھا شاید اوسوقت خیال جہالت و
بیوقوفی گجپتی بدیا دگج کا دل مین آیا ہو کہ چیخ مار کر بھوت کے خوف سے
بھاگا تھا اور یہ خیال باعث خندہ ہوا ہو بہر حال اسی ہاو بھاؤ مین مبتلا

راجکمار کے آنے کی انتظار دیکھتی تھی کہ اسی اثنا مین انبکے باغیچہ کی
جانب سے ایک آواز ساز تڑی کی اوسکو آئی وہ آواز بیجل سنکر بہلا
گھبرا کر اوٹھی اور دل مین تصور کیا کہ ہمیشہ قلعہ کے اندر تُری بجا کرتی تھی
آج یہ آواز غیر مجاز باغیچہ کی طرف سے کیسی آئی اسی سوچ مین اوٹھ کر
قلعہ کے شاہ دروازہ کی جانب جا کر دیکھنے لگی وہان کچھہ معلوم نہوا تب
اوسکو یاد آیا کہ مندر کے پاس آج دو آدمی نظر آسے تھے اور ایک آدمی
راجکمار کے ہاتھ سے باغ مین قتل ہوا ہے کچھہ نہ کچھہ شر و فساد کی صورت
ہے اور عنقریب فتنہ برپا ہونے والا ہے ایسے خیالات کرتی ہوئی کھڑکی
دروازہ پر جو جانب باغیچہ تھا جا کر دیکھا وہان بھی کچھہ نہ دیکھا اوس جگہ
سے لوٹ کر بیقرارانہ اپنی خوابگاہ کے سامنے ایک مکان کی چھت پر
چڑھ گئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی وہان سے باغیچہ بخوبی نظر آتا تھا مگر درختونکے
سایہ مین اوسکو کچھہ دکھلائی نہ دیا دیر تک اوچک اوچک کر چارونطرف
نظر پھیلاتی رہی مگر سوائے سایہ درختان و عکس ماہ تابان و آب روان
دامودر ندی و عکس مکانات عالی شان جو ندی کے پانی مین پڑتا تھا
اور کچھہ اوسکو نظر نہ آیا تب لاچار ہو کر ارادہ لوٹ آنے کا کیا اتنی ہی مین
اوسکو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے پیچھے سے آ کر دوپٹہ کو ہاتھ لگایا ہے جھجھک کر
جو پیچھے کو نظر کی تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک شخص جوان آ پیچھے کھڑا ہے

اوسکو دیکھتے ہی دل مین خوف طاری ہوا آنکھین بند کر لین اوس جوان نے کہا
خبردار غل نہ مچانا اگر غل کیا تو فوراً تلوار سے دو ٹکڑے کر ڈالونگا اوسوقت
کی حالت اضطراب اور اضطرار بملا کی خیال کرنا چاہیے کہ کس شدت سے
غم و تشویش اوسکے دلپر گذرا ہوگا یہ شخص ذات سے پٹھان قتلو خان کی
فوج کا آدمی تھا مگر اوسکے لباس و وضع سے مترشح ہوتا تھا کہ کوئی افسر
ہے عمر مین تخمینا ئیس سال سے زیادہ نہوگا جوان حسین قد آور خوبصورت
بند شس دستار اونچی اوسپر سرپیچ لگا ہوا ڈیل ڈول مین راجکمار کے
موافق تھا مگر بردلی اور شجاعت مین اون سے کہین کمتر کمر مین چھری لگی ہوئی
ہاتھ مین شمشیر لیے ہوے بار بار یہی کہتا تھا کہ پکار نا مت ورنہ پکار تی تھی
مار ڈالونگا بملا تھوڑی دیر چپ رہی اور سوچنے لگی کہ اگر اب اس سے
کوئی ایسی ویسی بات کہی جاوے گی تو یہ فی الفور مار ڈالیگا چاپلوسی کی
باتون مین اسکا بھید لینا چاہیے کہ کون ہے کیون آیا کسواسطے آیا یہ سوچکر آہستہ
سے بولی کہ تم کون ہو—
جوان—ہم کوئی ہین تمکو اس سے کیا غرض ہے—
بملا—تم اس قلعہ مین کس واسطے آئے ہو نہین جانتے ہو کہ چورون کو
پھانسی ملتی ہے—
جوان—نیک بخت ہم چور نہین ہین—

بملا - قلعہ کے اندر تم کسطرح آے -

جوان - تمھاری مہربانی سے کہ تم باہر جاتے وقت دروازہ کھلا چھوڑ گئی تھین -

بملا - خیر لیکن یہ تو بتاؤ کہ تم ہو کون -

جوان - تم سے اپنا حال ظاہر کرنے مین کچھہ نقصان نہین معلوم ہوتا ہم پٹھان ہین -

بملا تمھارا نام کیا ہے -

جوان - ہمارا نام عثمان خان ہے -

بملا - عثمان خان ہم نہین جانتے کہ تم کون ہو -

عثمان خان ہم نواب قتلو خان کے بخشی فوج ہین -

یہ سنتے ہی بملا کے ہوش اوڑگئے اور بدن کانپنے لگا دل مین اسیا چاہتی تھی کہ کسی طرح اوسکے آگے سے بھاگ کر بیرندر سنگھ کو جاکر خبر کرے مگر اوسوقت بھاگنے کی کوئی صورت نہ تھی عثمان خان سامنے سے راستہ روکے ہوے کھڑا تھا تب بملا نے دل مین سوچا کہ جب تک اسکو بات چیت مین لگائے رکھین تب ہی تک اچھا ہے اس عرصہ مین کوئی سپاہی پہرہ والا یا گشت کے لوگ یہان آجاوین گے اوسوقت جیسا ہوگا دیکھا جاوے گا یہ بات تجویز کرکے بملا بولی کہ تم قلعہ کے اندر کیون آئے ہو -

عثمان خان - پہلے ہم نے بیرندر سنگہ کے پاس ایلچی بہیجا تھا بیرندر سنگہ نے جواب دیا کہ خود چلے آؤ -

بملا - ہان تو معلوم ہوا کہ بیرندر سنگہ تم لوگون کے جانب دار نہین ہے مغلونکی طرف ہین آپ اس قلعہ کے فتح کرنے کے لیے آئے ہین مگر آپ تو اکیلا ہی ہمکو نظر آتے ہین -

عثمان خان - البتہ یہان تو ہم اکیلے ہی ہین -

بملا - تو ہم نے پایا کہ تم دل مین ڈر کر ہمکو نہین جانے دیتے ہو -

عثمان خان یہ لفظ خوف زدگی کا سُنکر دل مین کچھہ رنجیدہ ہوا اور بہت مضبوطی سے راستہ روک کر کھڑا ہوگیا اور ہنسکر کہنے لگا کہ اے نازنین تمہاری چشم فتنہ انگیز سے ہی ہم ڈرتے ہین اور کسی سے ہمکو کچھہ خوف نہین ہے مگر تمھارے پاس سے جو کچھہ چیز ہم مانگین تم دے سکتی ہو بملا یہ بات سُنکر عثمان خان کے منہ کو تکتی رہ گئی اور کچھہ جواب نہ دیا پہر عثمان خان کہنے لگا کہ تمھارے دوپٹہ کے پلے مین جو کنجی بندہ رہی ہین وہ ہمکو دیدو ہم تم سے زبردستی چہین لینے مین راضی نہین ہین کیونکہ عورتونپر زیادتی کرنا حمیت سے بعید ہے بملا نے ذرا زہر خندہ کرکے جواب دیا کہ چھین لینا تو درکنار رہا اگر تم چاہو تو ہمارا سر بھی کاٹ سکتے ہو عثمان خان بولا کہ البتہ اگر تم کنجی ندو تو ایسا بھی کرسکتے ہین بملا نے خیال کیا

کہ ان کنجیون کو کسی تدبیر سے علیحدہ کرنا ضرور ہے جب تک انکہ اپنی گرہ مین باندہ رکھا ہے گویا اپنی موت کو گرہ مین باندہ رکھا ہے یہ سوچکر بملا بولی کہ عثمانخان اگر ہم تمکو کنجی ندین تو تم ہمارے پاس سے کسطرح لے سکتے ہو اور یہ بات کہتے ہی دوپٹہ سر سے اوتار ہاتھہ مین لے لیا عثمان خان نے بہی اوسوقت دوپٹہ ہی کی جانب نگاہ جما دی اور کہا کہ اگر تم بخوشی نہین دوگے تو ہم زبردستی چھین لینگے بملا نے کہا کہ اچھا چھین لو اور یہ کہتی ہے دوپٹہ کو آنہون کے بانچہ کی طرف پھینکا عثمان خان نے اوسوقت ایسی پھرتی کی کہ فوراً دوپٹہ کو ہاتھہ مین تھام لیا بملا یہ چالاکی دیکھکر نہایت متعجب ہو چپ ہو رہی تب عثمان خان نے ایک ہاتھہ مین دوپٹہ لے کر دوسرے ہاتھہ سے بملا کا ہاتھہ مضبوط پکڑ لیا اور اوسکے آنچل سے گرہ کھولکر کنجی اپنے جیب مین رکھلی اور دوپٹہ سے بملا کے ہاتھہ پانون مستحکم باندہ دیے بملا بولی کہ اے بے رحم یہ کیا بات ہے —

عثمان خان ہمکو یہان لڑائی کرنی پڑے گی —

بملا - جیسی تم نے زبردستی کر کے ہمکو باندھا ہے اسکا عوض خدا تمکو دے گا —

عثمان خان پھر نہ بولا اور بملا کو اوسیطرح بندھا چھوڑ وہان سے روانہ ہوا کچھہ دور جا کر دل مین خیال آیا کہ یہ عورت ہے اسکی زبان کا کچھہ اعتبار نہین مبادا غل مچا دے تو کسیطرح کا فساد برپا ہو اپنے مطلب مین خلل

پڑے یہ سوچکر لوٹ آیا اور اپنے رومال سے بملا کا منہ بھی سخت باندھ
دیا اور جس راستہ سے آیا تھا اوسی راستہ ہوکر بملا کے مکان کی منزل
زیرین مین پھونچا اور باغچہ کی طرف کے تمام دروازون کے قفل کھول کر
آہستہ آہستہ سیٹی دینے لگا سیٹی کی آواز سنتی ہی ایک شخص دروازہ
قلعہ کے اندر آیا اوسکے بعد اور بہت سے سپاہی پٹھانون کے آہستہ آہستہ
قلعہ مین داخل ہوگئے عثمان خان نے کہا کہ اور آدمیون کا اب قلعہ مین آنا
ضرور نہین ہے باقی سب آدمی قلعہ کے گرد رہین جسوقت ہم اشارہ
کرین اوس وقت باہر کی مقامات پر دخل کرلین اور یہ بات
جاکر تاج خان کو کہدو ایک آدمی نے اون مین سے بموجب حکم عثمان خان
کے قلعہ سے باہر جاکر تاج خان کو حکم سنایا اوسنے فوراً قلعہ کے
گرد کا انتظام کرلیا پھر عثمان خان ایک سپاہی کو ساتھ لیکر بملا کے
پاس گیا اور اوس سپاہی کو بملا کے پہرہ اور حفاظت پر تعینات کرکے
کہا کہ شیخ رحیم یہ عورت نہایت حراف اور چالاک ہے اسکا مطلق
اعتبار نکرنا مگر اسکا منہ کھول دو اگر یہ بھاگا چاہے تو عورت
خیال کرکے کبھی معاف نہ کرنا بیشک سر اوڑا دینا یہ حکم دیکر اور بملا کو دست و
پا بندھے ہوے قید سخت مین چھوڑ عثمان خان وہان سے چلدیا اور شیخ رحیم سپاہی
اوسکی حفاظت اور پہرہ پر ہوشیار کھڑا رہا اور اسی عرصہ مین افغانون کے

سپاہی تمام قلعہ مین پھیل گئی کیون صاحبو مشیت ایزدی کو دیکھا تقدیر کی
اولٹ پھیر کو سمجھا بے احتیاطی کا نتیجہ معائنہ کیا اب بملا سے پوچھو کہ تمھارا
کیا حال ہے اور راجکمار و تلوتما کیا کرتے ہین سچ ہے ع کسیکی کچھ نہین
چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے —

قرار ہونا بملا کا حراست رحیم بخش سپاہی سے

جب کہ عثمان خان وہان سے چلا گیا تب بملا کو کچھ اپنی رہائی کا بھروسہ ہوا اور وہ
تدبیر کہ جسکے ذریعہ سے اس آفت ناگہانی سے چھوٹ سکے سوچنے لگی اور
سپاہی جو نقد بھی پہرہ پر چپ چاپ کھڑا رہا سوچتے سوچتے بملا نے
دل مین قرار دیا کہ اس سپاہی کے دل کو نرم اور اپنی طرف متوجہ کرنے
سے شاید کوئی صورت رہائی کی پیدا ہو جاوے بجز اسکے اور کسی طرح
خلاصی ممکن نہین یہ خیال کرکے سپاہی سے بات چیت کرنے لگی الحق
بڑے بڑے بہنین دلونکی طبیعت شعلہ کلام آتشین رویانکی گرمی سے
موم کی طرح پگھل جاتی ہے سپاہی ہو سوار ہو ملک الموت ہی کیون
نہو حسین نازنین سے بات کرنے کو کسکی طبیعت نہین چاہتی ہے
فی الجملہ بملا نے ادہر اودہر کی باتین رفتہ رفتہ آہستہ سپاہی سے اوسکا
نام و مکان رنج و راحت کا حال سب دریافت کرلیا وہ بیچارہ سیدھا سادہ

سپاہی بملا کی حنا طرازی دیکھہ اوسکی میٹھی میٹھی باتین سُن آنکھونکی
چتون دلفریب اور نظربازی شکیب رباسے یکبارگی عنان اختیار ہاتھہ
سے دے دل وجان سے فریفتہ ہوگیا بملا نے جب سپاہی کا یہ حال دیکھا
نقش مراد کرسی نشین پایا آہستہ اوس شیخ مجہول سے کہنے لگی کہ شیخ جی
ہمارے دل مین خوف پیدا ہوتا ہے تم ہمارے نزدیک آبیٹھو بیچارہ شیخڑا
شیخی چھوڑ قرب معشوق غنیمت سمجھہ بملا کے پاس آبیٹھا اور تیز تیز نظر سے
باربار اوسکی طرف دیکھنے لگا بملا نے دیکھا کہ اب یہ جانور گرفتار دام
تزویر ہوگیا ہے اور اوسوقت سپاہی کے چہرہ پر پسینا بھی آرہا تھا
بملا بولی کہ شیخ جی تمکو عرق بہت آرہا ہے اگر ہمارے بند کھولدو تو ہم تمکو
ہوا کرین تاکہ تمھارا دل سرد ہو طبیعت خوشی پر آوے عارضی حرارت
دور ہوجاوے بعد افاقت اور خشک ہوجانے پسینہ کے پھر باندہ دینا
یہ بات سُنکر سپاہی نے فوراً بملا کے بند کھول دیے بملا نے تھوڑی دیر
اپنے ڈوپٹہ سے سپاہی کو ہوا جھل ہوا ہلائی اوبا اوڑھنی کو اوڑہ لیا
دوبارہ سپاہی نے اوسکے باندھنے کا پھر نام بھی نہین لیا کیونکہ دوپٹہ
کے اوڑھنے سے اندازہی اور پیدا ہوگیا عجب ہی نرالی چھبا گئی جس
آرائش کو بملا آئینہ مین دیکھہ ہمہ تن چشم ہورہی تھی وہ آرائش اب یہ سپاہی
گرفتار قفس جہالت دیکھکر دل مین بہت خوش ہوا اگرچہ بملا اوسکی قید

مین تھی لیکن اوسکے دل کے قید کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا
اور باہستگی کمال شیرین زبانی سے پوچھنے لگی کہ شیخ جی تمھاری عورت
تمکو چاہتی ہے یا نہین شیخ ذرا مسکراکر کہنے لگا کہ کیون بملانے کہا کہ
شیخ جی جو تمھاری عورت تمکو پیار کرتی تو ایسے اچھے موسم خوشگوار بسنت
رت مین تمکو کیون چھوڑتی اور دیکھو اس موسم کے بعد موسم گرما اور
پھر برسات کمال دلچسپ اور خوش آیند آتی ہین جو عورت اپنے خاوند کو
دل سے چاہتی ہے وہ ایسے وقت مین اپنے عزیز مالک کو کبھی نہین چھوڑتی
یہ بات سُنکر سپاہی کا دل نہایت پریشان ہوا اور دم سرد بھرنے لگا
پھر بملا تھی آنکھونکی برچھی سے اوسکا دل گھائل کرکے بولی کہ شیخ جی
کہتے ہوے تو شرم آتی ہے مگر جو تم ہمارے خاوند ہوتے تو ہم تمکو کبھی ایسے
وقت لڑائی مین نہ آنے دیتے سپاہی نے پھر دم سرد بھر کر ایک لمبا
سانس لیا بملانے ذرا سو گوارونکی طرح منہ بنا کر کہا کہ ہاے تم
ہمارے خاوند ہوتے اور یہ کہکر ٹھنڈی سانس بھرنے لگی
اسکے ساتھ ہی سپاہی کے بدن سے آتش شوق بھڑکنے لگی اور ادھر
بملا تیکھی تیکھی نظرون سے چنگاری چھوڑنے لگی تب تو شیخ آہستہ آہستہ
بملا کی طرف سرکا اور بملا بھی ذرا سرک کر اوسکے پاس جا بیٹھی۔
سپاہی کے تمام بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے اور ... لگا بملا نے

جھپٹ کر اوسکا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین پکڑ لیا اور کہنے لگی کہ شیخ جی جب تم اس لڑائی کو ختم کرکے اپنے گھر جاؤگے تب ہمکو کیا یاد کروگے ہم جانتے ہین کہ نہین یاد کروگے اس لیے ہم اپنے من کی بات تم سے نہین کہتے —

سپاہی - کہو جی —

بملا - نہین ہم نہین کہتے —

سپاہی - بھلا کہو تو سہی کیا بات کہو گی —

بملا نے سپاہی کی گردن مین ہاتھہ ڈالدئے اور لمبی لمبی سانس لینے لگی سپاہی کا بدن لرزنے لگا اور ہکلاتے زبان سے بولا کہ نہین نہین تم کہو اور ہمکو اپنے غلام چاکر کے مانند جانو بملا ایک سانس بھر کر بولی کہ ہمارے دل مین ایسا آتا ہے کہ اس نکمے نالایق خاوند کو چھوڑ کر تمھارے ہمراہ چلین - سپاہی بیوقوف اس مژدہ غیر مترقبہ کو سنکر کمال بشاش ہوا اور بولا کہ تم چلوگی —

بملا - ہان لیچلوگے تو چلونگی —

سپاہی - ہم تمکو لے کیا چلین گے بلکہ تمھارے غلام ہوکر رہین گے -

بملا - تم نے جو بلا تعرف سابقہ ہم سے بدل وجان محبت اور الفت ظاہر کی اسکے عوض ہم تمکو کیا دین یہ کہکر بملا نے گلے سے سونے کی مالا

نکال شیخ کے گلے مین ڈال دی ایک جال سے مضبوط باندہ دوسرے جال مین پھسانے کی راہ نکالی سپاہی یہ حال دیکھکر پھولا بدن مین نہ سمایا اور خیال کیا کہ گویا بہشت کی تمام نعمتین ایک دفعہ ہی مل گئین پہر بملا کہنے لگی کہ ہمارے شاستر مین ایسا لکھا ہے کہ جو عورت اپنی مالا نکال کر کسی مرد کے گلے مین پہرادے تو وہ بیاہا ہو جاتا ہے یہ بات سُنکر شیخ نے ہنستے ہنستے دانت باہر نکل پڑے اور کہنے لگا کہ کیون جی اب ہماری شادی تمھارے ساتھ ہو گئی بملا نے کہا اس مین کیا شک ہے اتنا کہکر بملا کچھ سوچ کرنے لگی سپاہی نے پوچھا کہ اب کس بات کا سوچ کرتی ہو —

بملا — ہم اس بات کی فکر مین ہین کہ یہ قلعہ تم فتح کرسکے نہین جاسکوگے —

سپاہی — واہ ساعت بھر مین فتح کرینگے بلکہ فتح ہو گیا —

بملا — سر ہلا کر بولی کہ نہین ہوا اس مین ایک بات نہایت پوشیدہ ہے —

سپاہی — کیا بات ہے —

بملا — جو ہم تمکو اوس بات سے آگاہ کردین تو البتہ تم قلعہ بسہولیت فتح کرسکتے ہو —

سپاہی - بھلا بتاؤ تو سہی —

بملا - کچھہ بولتے بولتے چپ ہو رہی تب سپاہی نے کہا کہو کہو بملا نے کہا تم نہین جانتے ہو کہ قلعہ کے نزدیک ایک جانب کنور جگت سنگہ دس ہزار فوج لیے پڑا ہوا ہے تم لوگ جو آج خفیہ خفیہ قلعہ مین آے ہو یہ بات اونکو بخوبی معلوم ہے ابھی تو وہ کچھہ نہین بولین گے مگر جب تم قلعہ فتح کرکے اپنی دانست مین دلجمعی کرلوگے تب وہ یکبارگی آکر تم کو محصور کرلے گا اور سب کو قتل کرے گا سپاہی یہ بات سنکر چپ ہو رہا پھر کہنے لگا کہ تم اس بات کو کس طرح جانتی ہو بملا نے کہا ہمکو ٹھیک ٹھیک معلوم ہے بلکہ قلعہ کے اور سب لوگ جانتے ہین سپاہی خوش ہوکر کہنے لگا کہ میری جان آج تم نے ہمکو بڑا آدمی بنا دیا ہم ابھی جاکر اپنے افسر کو اس بات کی اطلاع دیتے ہین اسکے صلہ مین ہمکو سروپا خلعت ملے گا اور چونکہ سپاہی کے دل مین کسی طرح کا شک و شبہ بملا کے جانب سے نہین رہا تھا کہنے لگا کہ تم یہان بیٹھی رہو ہم ابھی پھر دیکھ واپس آتے ہین —

بملا - جب تم آؤگے ہم بھی آجاوینگے —

سپاہی - مین ابھی آسے جاتا ہون —

بملا - ہمکو بھولنا نہین —

سپاہی - نہین نہین -

بملا - جو بھول جاؤ گے تو پھر ہم تمھارے نہین ہووین گے -

سپاہی - نہین کچھہ سوچ مت کرو یہ کہکے سپاہی وہان سے چلد یا

جب وہ بیوقوف شیخزادہ سپاہی تھوڑی دور گیا بملا نے وقت

فرصت غنیمت جان وہان سے راہ فرار کیا عثمان خان سچ کہتا تھا کہ

بملا کا ایک نظر ہی دیکھنا قہر ہے یہ عورت کیا ہے آفت کا پرکالہ ہے - القصہ

بملا نے وہان سے روانہ ہوکر دل مین اول یہ کام تجویز کیا کہ بیرندرسنگھ

کو اس واقعہ خانہ سوز کی خبر دینی چاہیے یہ سوچکر ہانپتی ہانپتی

بیرندرسنگھ کی خوابگاہ کی طرف چلی آدھے رستہ پر پھونچی ہو گی

کہ ایک بڑے شور وغل کی آواز آئی اسنے جانا کہ یہ آواز فوج

افغانان کی ہے اور پٹھان لوگ قلعہ مین آ گھسے آخر دل کو مضبوط

کرکے بیرندرسنگھ کی خوابگاہ تک پھونچی وہان دیکھا کہ پٹھانون کے

سپاہی مکان کے دروازہ توڑکر اندر گھس گئے ہین اور ایک بڑا

ہنگامہ برپا ہو رہا ہے بملا اندر تو نہ جا سکی لیکن باہر کی طرف

ایک جالی کے روزنون سے دیکھنے لگی دیکھا کہ بیرندرسنگھ بڑے

استقلال اور ہمت کے ساتھہ کمر باندھے ہوے فیل مست کی

طرح بلاخوف وخطر چارون طرف تلوار گھما رہے ہین اور جا بجا

بدن سے خون جاری ہے مگر اونکی جرات اور شمشیر زنی اوسوقت بیفائدہ ہوئی یعنی ایک افغان نے اپنی تلوار کی ضرب بیر ندر سنگہ کی تلوار پر ایسی لگائی کہ جھکے لگتے ہی تلوار ہاتھہ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی - اور بیر ندر سنگہ اسیر پنجۂ دشمنان ہوے یہ ماجرا دیکھکر بملا نہایت ملول ہو وہان سے لوٹی اور دل مین خیال کیا کہ کنور جگت سنگہ کو یہ وقت خبر دینے کا ہے دور کر جلد جلد چلنے لگی مگر راستہ مین دیکھا کہ تلوتما کے مکان تک پھونچنا نہایت دشوار ہے ہر جگہ چھتون والا نون مکانون مین پٹھانون کے سپاہی جابجا پھرتے ہین اور لوٹ رہے ہین تب بملا نے سوچا کہ افغانونکا قلعہ فتح کر لینے مین کوئی شک نہین رہا اگر اب تلوتما کے مکان کی جانب قصد کیا تو ان وحشیون کے ہاتھہ گرفتار ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لیے اودھر جانا نامناسب نہین مگر راجکمار اور تلوتما کو اب کس طرح خبر دیجاوے یہ اسی سوچ مین کھڑی تھی کہ یکایک چار پانچ سپاہی اوس مکان مین بھی لوٹنے کے واسطے آگھسے اونکو دیکھتے ہی بملا خوف کھا کر ایک گوشہ مین صندوق کے پیچھے چھپ گئی سپاہیان غارت گر مال و اسباب کے لوٹنے مین مصروف ہوے بملا نے سوچا کہ جب یہ لوگ اسباب کے لوٹنے سے فارغ ہو وینگے تو صندوق کے پاس بھی ضرور آوینگے اور مین

پھر گرفتار ہوجاؤں گی مگر بملا کے دل مین جرات بنی ہوئی تھی صندوق
کے نیچے سے آہستہ آہستہ سرک کر کیواڑ کی اوٹ مین ہو وہان سے
باہر نکل گئی سپاہیون کا دہیان غارت گری پر تھا اونکو مطلق اسکا
حال معلوم نہوا جب بملا دوسرے مکان مین پہونچی ایک شخص نے پیچھے
سے آکر بملا کا ہاتھہ پکڑ لیا اسنے جہٹ پیچھے پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ شیخ
رحیم سپاہی ہے شیخ رحیم بولا کہو اب کہان جاوگی بملا اپنے تئین
دوبارا اسیر پنجۂ بلا دیکھکر گھبرائی اور چہرہ زرد پڑ گیا مگر پھر سوچی کہ یہ وقت
گھبراہٹ کا نہین ہے باد اد عقل رسا اس آفت پرشور و شر سے بچنا
چاہیے اور تعجب نہین کہ اسی جاہل سپاہی کے ذریعہ سے کوئی تدبیر
اطلاع اس حادثہ ہوش ربا کی راجکمار اور تلوتما تک نکل آوے
یہ خیال کرکے سپاہی سے کہا کہ چپ رہو بولو مت چپکے چپکے باہر چلے
آؤ اور شیخ رحیم کا ہاتھہ پکڑکے مکان سے باہر کھینچ لائی اور کہنے لگی
کہ واہ شیخ جی واہ تم نے خوب حق محبت نباہا کہ ہمکو چھوڑکر چلے گئے
جب سے برابر ہم تمکو تلاش کرتے پھرتے ہین کوئی مکان ایسا
نہین جہان تمھارے ساتھی سپاہی نہون ہم نے سب جگہ تمکو ڈہونڈھا
مگر تمھارا کہین نشان نہ ملا اوس بیوقوف ہوش برباد دادہ کا اس
گفتگو کے سننے سے دل نہایت خوش ہوا اور جو کچھہ غصہ بملا کے

نہ ملنے سے پیدا ہوا تھا وہ سب جاتا رہا کہنے لگا کہ ہم کنور جگبت سنگہ کی
خبر اپنے فوج افسر کو دینے گئے تھے مگر وہ ہمکو نہیں ملے جب واپس آئے
تو تم کو نہ پایا اسواسطے تمھاری تلاش کرتے کرتے یہان تک پہونچے
بملا نے کہا کہ ہم نے تمھارے آنے کی بہت انتظار دیکھکر دل مین خیال
کیا کہ شاید تم ہمکو بھول گئے ہو اس لیے ہم بھی تمکو تلاش کرتی پھرتی تھی خیر
اب لتاہل و توقف کرنے کا کام نہین ہے قلعہ تم لوگون نے فتح ہی کر لیا
ہے یہان ٹھہرنے مین مبادا کچھہ فتور برپا ہو جاوے بھاگنے کی تدبیر
کرنا چاہیے شیخ کہنے لگا کہ آج تو ہم نہین جاوینگے کل صبح افسر فوج کو
اطلاع کر کے اور اون سے رخصت لیکر چلین گے بملا بولی کہ بہت
اچھا مگر اسوقت جو کچھہ زیور وغیرہ اسباب ہمارے پاس باقی رکھا
ہے اوسکو اپنے قابو مین کر لین ایسا نہو کہ وہ بھی ہاتھہ سے جاتا رہے
شیخ جی بولے کہ اچھا چلو بملا شیخ کے ہاتھہ سے رہائی پانے کی تجویز
لڑا رہی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ ایک سپاہی کے ساتھہ رہنے سے
اورونکی کشاکشی سے حفاظت رہے گی شیخ کو لیکر اپنے مکان کی
طرف چلی کہ سامنے سے ایک غول سپاہیا نکا دوچار ہوا وہ لوگ
بملا کو دیکھتے ہی پکارے کہ خدا نے کیا اچھی مقبول صورت عورت
بھیجوائی ہے شیخ رحیم یہ سنکر للکار کر بولا کہ خبردار اسطرف کوئی نگاہ

نہ ڈالیو ورنہ بہتر نہ ہوگا یہ سنکر وہ سب الگ ہو گئے ایک سپاہی
شیخ رحیم سے کہنے لگا کہ شیخ جی آپ کے نصیب بہت اچھے ہین مگر جو
افسر فوج اس عورت کو دیکھین گے تمھارے پاس ہرگز نہ چھوڑین گے
القصہ اوس غول نے تو دوسری طرف رخ کیا رحیم اور بملا دونون وہان
سے چلے بملا اپنی خواب گاہ کی منزل زیرین مین شیخ کو لے گئی
اور کہنے لگی کہ جو جو چیز تمکو یہان سے لینا ہووے اوسکو ایک جگہہ جمع
کرو اور مین اوپر اپنی خواب گاہ سے زیور نکال کر لاتی ہون یہ کہکر گٹھا
کنجیونکا شیخ کے آگے ڈال دیا شیخ اوس مکان مین بہت سی اشیاے
نفیسہ اور اسباب عجیبہ وغریبہ دیکھکر نہایت خوش ہوا اور صندوق وغیرہ
کھولنے لگا اور بملا کی جانب سے کسیطرحکا مطلق شک اوسکے دل مین نہ تھا
بملا نے مکان سے باہر نکل دروازہ بند کر قفل جڑ دیا اور اوس بیوقوف
جانور کو قفس جہالت مین بند کر کے اپنے خوابگاہ کے مکان مین چلی گئی
تلوتما کے رہنے کا مکان قلعہ کے ایک جانب پر تھا اس سبب سے
ابھی تک پٹھانونکی فوج کا گذر وہان تلک نہین ہوا تھا اور نہ کچھہ
کسیطرح کی شور وغل کی آواز وہان پہونچی اور اگر پہونچی بھی ہو تو
وہان اسپنے ہی شوق و ذوق مین دونون مست اور از خود رفتہ
ہو رہے تھے اپنی ہی ناز و نیاز کی بین بجا رہے تھے دوسرے کی

آواز کب کسیکو سنائی دیتی تھی اور دوسری آواز کا وہان دخل ہی کیا تھا الحاصل اوسوقت بملا تلوتما کے مکان کی جانب گئی اور باہر کی طرف سے ایک جھروکہ مین منہہ ڈالکر دیکھنے لگی دیکھا کہ تلوتما پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہے اور راجکمار پلنگ کے پاس کھڑے ہوے ایک ہاتھہ سے اوسکا ہاتھہ پکڑ رہے ہین اور تلوتما کی انکھون سے آنسو جاری ہین راجکمار اپنے سیلہ کے پلے سے اوسکی انکھین پونچھہ رہے ہین بملا یہ حالت اور انداز دیکھکر دل مین بہت خوش ہوئی اور خیال کیا کہ یہ وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجکمار تلوتما سے رخصت ہوکر جانا چاہتے ہین اسواسطے تلوتما درد ہجرت کے الم سے روتی ہے مگر اسوقت جو آفت برپا ہو رہی ہے اوسکا اونکو کچھہ احوال معلوم نہین ہے آہ دنیا مین محبت عجب چیز ہے جو اس دریاے ناپید اکنار مین غوطہ زن ہوا دونون جہان کے نیک و بد سے بیخبر ہے نہ یہان کا کچھہ خیال ہے نہ وہانکا کچھہ خوف و خطر ہے **بیت** عشق است کہ اسیر بقا خاک در اوست ٭ از ہر دو جہان اسیر شدن ماحضر اوست

مجروح شدید ہوکر گرفتار ہونا راجکمار کا

بملا اس واردات سراپا آفت کا ماجرا اوسی جھروکہ سے جہان راجکمار

کہنے لگی۔ مگر راجکمار کے دل مین اس بات کا کچھہ یقین نہ آیا اور کلام
بملا کو دل لگی سمجھکر مسکرانے لگی اسی اثنا مین اوس مکان کے نزدیک بھی
سپاہی آکر غل مچانے لگے تب راجکمار نے جانا کہ کلام بملا کا پیرایۂ
صدق سے آراستہ تھا یہ شور و غل سنکر بملا پکاری کہ مہاراجکمار جلد
آکر ہم لوگون کی حفاظت کیجیے دشمن قریب پہونچ گئے ہین راجکمار نے
یہ سنکر کچھہ تشویش نہ کی اور نہایت بیدلی سے پوچھنے لگی کہ بیرندر سنگہ
کیا کرتے ہین بملا بولی کہ وہ تو گرفتار ہو گئے یہ سنتے ہی تلوتما شدت
رنج و الم سے زار زار رونے لگی اور غش مین آکر زمین پر گر گئی اوس وقت
اپنی محبوب مرغوب کی حالت دگرگون دیکھکر راجکمار کا چہرہ غایت تشویش
و تفکر سے خشک ہو گیا اور بملا کو پکار کر کہنے لگی کہ دیکھو دیکھو جلد آؤ ذرا آکر تلوتما کو دیکھو بملا نے
لشتابی تمام مکانمین آکر تلوتما کے چہرہ پر گلاب چھڑکنا شروع کیا ہنوز کچھہ افاقت
نہین ہوئی تھی کہ دشمن کی فوج بہت نزدیک آگئی بملا یہ حال دیکھکر زار زار
رونے لگی ادھر تو تلوتما کی حالت غشی اودھر ایک آفت مجموع کا یکایک آدبانا
دوگونہ رنج و عذاب ہوا اور پکاری کہ دیکھو وہ آتے ہین راجکمار اب
کیا ہو گا۔ فوج افغانونکی آمد دیکھکر کنور جگت سنگہ کی آنکھین کمال خشم و
غضب سے سرخ ہو گئین اور آسمان کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ اسے
پروردگار کیا آپ کی یہی مرضی تھی کہ ایسے وقت مین ہمکو عورتونکا پلہ پکڑکے

رہنا پڑا بملا بولی کہ راجکمار اسوقت ہمارا اور کچھہ بس نہین چلتا ہے
سواے اسکے کہ تلوتما کے پاس کھڑی ہوکر اپنی جان اسپر قربان
کردین یہ حالت دیکھکر راجکمار کے دل پر ایک سخت صدمہ گذرا اور
کہنے لگی کہ تلوتما کو چھوڑکر ہم کہان جاوینگے ہم بھی یہین جان دیوینگے
اسی عرصہ مین سپاہیونکی تلوارونکی جھن جھناہٹ سنائی دی اوسوقت
بملا نہایت دردناک آواز سے رونے لگی اور بولی کہ تلوتما یہ وقت
کیا سونے کا ہے اب کس طرح ہم تم کو بچاوین یہان سے کہان
لیجاوین تلوتما نے آنکھہ کھول کر دیکھا بملا نے آواز دی کہ راجکمار
تلوتما کو کچھہ ہوش آیا ہے آنکھین کھولی ہین اب بھی کسیطرح اسکو
دشمن کے ہاتھہ سے بچاؤ راجکمار نے کہا کہ اس مکان مین رہنے
سے کوئی تدبیر بچاوکی نظر نہین آتی ہے اگر تم تلوتما کو اس گھر سے
باہر نکال سکتی ہو تو البتہ ہم قلعہ کے باہر لیجا سکتے ہین مگر دقت تو یہ ہے
کہ تلوتما مین چلنے کی طاقت نہین ہے بملا بولی کہ دیکھو پٹھان لوگ زینہ پر
چڑھہ آئے ہین راجکمار نے کہا کہ اول ہم اپنی جان دینگے مگر تو بھی
تمھاری جان نہ بچا سکینگے بملا تلوتما کو گود مین لیکر کہنے لگی کہ چلو تلوتما
کو ہم لیے چلتے ہین اسی اثنا مین چار سپاہی افغانونکی اوس مکان
کے دروازہ کے آگے آکھڑے ہوے راجکمار اور بملا دونون باہر نکل آئے

جگت سنگھ نے بملا سے کہا کہ اب یہان سے جانا مشکل ہے تم ہمارے
پیچھے آکر کھڑی ہوجاؤ سپاہی راجکمار کو دیکھکر بولی کہ خدا نے شکار
سامنے ہی بھیجدیا ہے اور یہ کہتے ہی چارون نے یکبارگی راجکمار پر
حملہ کیا راجکمار نے بکمال چالاکی اون کے حملہ سے اپنے تئین بچاکر ایک
سپاہی کی ایسی تلوار دی کہ فوراً دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گر گیا۔ دوسرے
سپاہی نے برچھا پھینکا راجکمار نے اوسکا برچھا ہاتھ مین سنبھال کر
اوسی سپاہی کے ایسا مارا کہ جسکے لگتے ہی اوسنے بھی جان کو حوالہ جان
آفرین کیا باقی دو سپاہیون نے جب اپنے ساتھیونکا یہ حال دیکھا۔
انھون نے ایک ساتھ ہی راجکمار پر تلوارین جھوکین راجکمار نے
اون دونون مین سے ایک کی تلوار کو ہاتھ مین پکڑکر اوسکے ایک ہاتھ
تلوار ایسا دیا کہ وہ بھی مجروح ہوکر زمین پر گر پڑا لیکن دوسری تلوار کو راجکمار
نہ روک سکی اوسکا زخم خفیف شانہ پر پہونچا جیسے صیاد کے تیر لگنے سے
شیر بکمال طیش وغضب حملہ کرتا ہے ایسے ہی راجکمار اوس وقت غصہ
مین بھری ہوئی حملہ دلیرانہ کر رہی تھی کہ اوس سپاہی نے دوسرا
وار کیا راجکمار نے وار بچا اور شیر کی طرح زقند مار کر دونون ہاتھ مین
تلوار پکڑ اوسکے ایسی جڑی کہ سر تن سے علحدہ ہوکر دور جا پڑا اگرچہ شخص مجروح
ہوکر گرا تھا وہ ہنوز زندہ تھا اور اوسکے پاس ایک چھری لگی ہوئی تھی

اوسنے وہ چھری بائین ہاتھہ سے راجکمار کے طرف پھینکی اور اوسکا کچھہ
خفیف سا زخم راجکمار کے ہاتھہ مین لگا راجکمار چھری کے لگتے ہی نہایت
طیش مین آکر اوسپر حربہ کرنے چلے کہ اتنے مین یکایک ایک بھاری غول پٹھانونکا
اللہ اللہ کرتا ہوا اوس مکان مین گھستا چلا اوس غول کو دیکھکر خوف سے
مکان کے اندر بھاگ گئی اور تلوتما کو لیکر پلنگ کے نیچے جا چھپی راجکمار اوس
انبوہ کثیر کو دیکھکر دل مین سوچے کہ اس جم غفیر کے ساتھہ لڑائی کرنا موت کا
مقابلہ کرنا ہے بہرحال مرنا پیش نظر ہے مگر پھر بھی دل کھولکر اچھی طرح مار کر
مرنا چاہیے اوسوقت راجکمار کے بدن سے جابجا خون جاری تھا اور اس
سبب سے طاقت سلب ہوتی جاتی تھی اور تلوار ٹھوڑی کے نیچے رکھکر
کچھہ سہارا لیے رہے تھے اسی عرصہ مین وہ تمام مکان پٹھانونکی فوج سے بھر گیا
اون مین سے ایک سپاہی راجکمار سے مخاطب ہوکر بولا کہ اسبے نوکر تو ہتھیار
ڈالدے تجھکو نہین مارینگے یہ بات سنتے ہی راجکمار کے بدن مین آگ
لگ گئی اور جیسے آتش فسردہ پر روغن پڑنے سے شعلہ مشتعل ہوتا ہے نہایت
غضب سے راجکمار نے کودکر ایسا ہاتھہ جڑا کہ سر اوسکا بدن سے علیحدہ ہوکر
دور جا پڑا اور پھر تلوار کو سر کے اوپر گھماکر بولے کہ اسبے نابکار مسلمان تو دیکھہ
کہ راجپوت کس طرح مرتے ہین اوسوقت راجکمار کی تلوار بجلی کی طرح چمک
رہی تھی اور درخشانی کے سبب سے اچھی طرح نظر اوسپر نہین پڑتی تھی اوسکا

حالت مین راجکمار مثال برق خاطف جگہہ سے کود کر اجل وار دشمنون کے غول مین جا گھسے ورچارون طرف ہاتھ پھیکنا شروع کیا آب تیغ سے اجل کا طوفان منودار ہوا ابر بفلک شعلہ شمشیر آبدار ہوا ادھر تیغ نے بنیاد وجود دلاوران سے غبار اوٹھا یا شمشیر بران نے چار ہاتھون مین عنصر سے عنصر علیحدہ کر دکھا یا آب شمشیر شربت مرگ ہوا جسنے پیا جان شیرین کو حوالہ جان آفرین کیا المختصر جس طرف تلوار پھر گئی اودھر ہی بجلی سی گر گئی ابیات شعر زلیس باد شمشیر او تند بود + حباب سر از دوشہا می ربود + رسیدہ ز تیغ آب شان تا کمر ہمان آب بدخواہ را تا بسر + جدا گشتہ از ہم ز تاب جدل + تن از جان شیرین چو موم از عسل + چنان عرصہ شد تنگ بر پردلان + کہ شد تیغ در قبضہ خود نہان + در افگندن نخل مردان کار + شدہ ارہ شمشیر دندانہ وار + شگفتہ از گل زخمہا لالہا + شد از خون افغان روان نالہا + اوس آشوب گاہ مین یہ دلاور تن تنہا کار نمایان کر رہا تھا کسیکو ہوش تک نہین لینے دیتا تھا ضربات متواتر سے جنگ جویون کے عضو سے جدا ہو ہو کر پڑتی تھی تلوار ہوا سے وبائی کی طرح چل رہی تھی آخر پٹھانون نے یکبارگی چارون طرف سے راجکمار پہ ہتھیار ڈالے اوسوقت عثمان پکار کر للکارا کہ خبردار راجکمار کو جان سے کوئی نہ مارے اس شیر ژیان میدان مصاف کو زندہ دستگیر کرنا ہوگا یہ آواز راجکمار کے کان مین بھی پڑی مگر اوسوقت

کثرت زخمہاے کاری اور اجراے خون جراحات اور کشاکشی دلیرانہ
سے راج تیر کا سر گھومنے لگا انکھون کے روبرو اندہیرا چھا گیا سماعت مین
فرق آگیا ہاتھہ بے قابو ہوگیا یکایک تلوار ہاتھہ سے گرگئی اور راجکمار
غش مین اکر ایک نعش مردہ کے اوپر گرگئی ان کے گرتے ہی چند سپاہی
سر ہیچ وغیرہ اوتارنے کو دوڑے مگر عثمان نے سب کو روکا اور کہا کہ اگر کوئی
راج تیر کی طرف نگاہ بھی اوٹھاوے گا اوسکا سر فوراً اوڑا دیا جاوے گا
یہ سُنکر وہ سب گروہ شیطانی علٰحدہ ہوگیا پھر عثمان اور ایک اور سپاہی نے
راجکمار کو وہان سے اوٹھا کر مکان کے اندر پلنگ پر باسایش تمام لٹا دیا
کنور صاحب نے چار گھڑی پیشتر دل مین یہ خیال کیا تھا کہ تلوتما کے
ساتھہ شادی کرکے اس پلنگ کے اوپر بہار وصال کے گلچھرہ اوڑاینگے
کہ وہی پلنگ ایک بستر بیماری ہوا ہے گویا سر تجا بنا ہے راجکمار کے
لٹانے کے بعد عثمان نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ یہان سے عورتین کہان
گئین تم لوگ جا کر تمام قلعہ مین تلاش کرو اون مین ایک کنیزک نہایت
چالاک اور صاحب شعور ہے اگر وہ بھاگ جاوے گی تو خدا جانے کیا کیا
خرابی اور آفت برپا کرے گی اور خبردار بیرندر سنگہ کی دختر سے کوئی کسی طرح کی
زیادتی اور بے ادبی نکرنے پاوے اور اوسکو کسی نوع کی تکلیف و ایذا
نہ پہونچاوے یہ حکم پاکر سپاہی تمام قلعہ مین تلاش کر آئے مگر اون دونو کا نشان

کہ ان بلتا تھا وہ تو جگت سنگہ کے پلنگ کو نیچے دم بخود ہوئی بیٹھی تھین
جب کہین اونکا پتہ نہ لگا تب اوسی مکان مین جستجو ہوئی اور ایک شخص چراغ
لیکر دیکھتی دیکھتی لگا پلنگ کے نیچے اونکو بیٹھا پایا عثمان اونکو دیکھکر ہنسنے لگا اور
کہا کہ تم پلنگ کے نیچے سے باہر نکل آؤ کسی طرحکا اندیشہ مت کرو ناچار ربلا
اور تلوتما وہان سے نکل کر چہرہ پر برقعہ ڈال نیچے گردن کرکے بیٹھ گئین جس
شخص نے اونکو اول پلنگ کے نیچے دیکھا تھا وہ عثمان سے کہنے لگا کہ جناب عالی
اس غلام نے انکو تلاش کرکے نکالا ہے عثمان نے کہا تمکو انعام ملے گا۔ نام
تمھارا کیا ہے سپاہی بولا کہ غلام کا نام **کریم بخش** ہے مگر یہ نام ہمارا
کوئی نہین جانتا ہے ہم پہلے فوج مغل مین بھرتی تھی اسلیے آپ کے فوج کے
لوگ ہمکو مغلو نکا افسر کہکر پکارتی ہین بملا یہ بات سنتے ہی چونک اوٹھی اور اوسے
یاد آیا کہ ابھی رام سوامی نے ازروے جوتش دریافت کرکے بیرندر سنگہ سے
کہا تھا کہ مغلون سے تلوتما کو خطرہ ہے اسواسطے پٹھا نونکی جانب داری نکرنا
مغلونکی طرف رہنا یہ بات یاد کرکے چپ ہو رہی اور عثمان سپاہی سے کہنے لگا کہ کریم بخش
ہم تمکو یاد رکھین گے۔

معالجہ ہونا اور ہوش مین آنا راجکمار کا

مصرع ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔ عثمان نے اگرچہ مخالفت

تھا نگر راجکمار کی شفا مین ہمہ تن مصروف ہوکر اور اوسی وقت سے جراح اور
اطبا کو بولا کر معالجہ و مداوا مین کوئی دقیقہ نا مرعی نرکھا حتی کہ دوسرے روز
راجکمار کو کچھ ہوش ہوا آنکھہ کھول کر دیکھا کہ ایک بہت اچھی آراستہ محل مین
پلنگ کے اوپر آرام و استراحت مین ہین یہ مکان نہایت عالی شان
عمارت سنگین سے بنا ہوا فرش و فروش رنگین سے آراستہ اور اوس کے
اوپر گلاب پاش اور عطردان وغیرہ اشیاے طلائی و نقرئی نہایت
خوش سلیقگی سے دھری ہوئی اور طرح طرح کی چیزین بوضع اسلوب جابجا طاقچون
اور چوکیونپر رکھی ہوئی دروازون اور تابدانون پر سبز رنگ کے پردہ پڑے
ہوئے جس سے شعاع آفتاب اندر نہ پہونچے اور تمام مکان عطریات اور
بخورات سے معطر اور مہک رہا تھا راجکمار نے دیکھکر خیال کیا کہ اس مکان
مین پہلے ہمارے آنے کا کبھی اتفاق نہین ہوا ہے اور ایسا معلوم ہوا کہ
ایک کنیزک گلاب سے چھڑکا ہوا پنکھا کرتی ہے اور ایک کنیز چپ چاپ برابر
سامنے کھڑی ہے اور پلنگ کے پاس ایک عورت نازنین مہ جبین بیٹھی ہوئی
راجکمار کے زخمونپر مرہم لگاتی ہے اور قالین کے اوپر ایک شخص جوان پوشاک
ولباس امیرانہ سے آراستہ بیٹھا ہوا پان چبا رہا ہے اور ایک کتاب فارسی
ہاتھہ مین لیے مطالعہ کر رہا ہے اور کوئی کچھ گفتگو نہین کرتا سب برنگ تصویر
خاموش ہین یہ حال دیکھہ راجکمار آنکھہ کھول کر چارون طرف دیکھنے لگے

اور کروٹ بدلنے کی خواہش کی مگر بسبب شدت زخموں اور درد شدید کے
کروٹ نہ لے سکے جو عورت مرہم لگا رہی تھی وہ راج تیر کا ارادہ کروٹ
بدلنے کا دیکھکر بکلام شیرین نہایت آہستگی سے بولی کہ آپ اضطراب اور
تعجیل نفرمائیے دل کو ثابت اور قائم رکھیے راجکمار آہستہ سے بولی کہ ہم
کہاں ہین عورت نے جواب دیا کہ آپ کچھہ بات چیت نکرین اور کسی
طرح کا وسوسہ دل مین نہ لائین آپ بہت اچھے مکان مین ہین پھر راجکمار
پوچھنے لگی کہ دن کس قدر ہے عورت بولی کہ سہ پہر کا وقت ہے مگر آپ خاموش
رہیے اور کچھہ زبان سے نہ بولیے آپ کو جلد شفا ہو جاوے گی اور جو آپ
بولین چالین گے تو جلد آرام ممکن نہین ہے اور اگر آپ خاموش رہین گے
تو ہم لوگ یہان سے اوٹھہ جاوین گے راجکمار نے پھر پوچھا کہ تم کون ہو عورت
نے کہا کہ ہمارا نام **عائشہ** ہے یہہ بات سن راجکمار خوش ہو کر اوسکی
صورت دیکھنے لگے اور دل مین خیال کیا کہ اس عورت کو ہمنے پہلے کبھی نہین
دیکھا ہے یہ عائشہ نواب قتلو خان کی دختر فرزانہ گوہر تھی بیس اکیس برس کا
سن و سال زیبا صورت خوش جمال غیرت حور رشک پری آن و ادا عضو عضو
مین کوٹ کوٹ کے بھری حسن کا وہ عالم جسے دیکھتے ہی انسان لوٹ پوٹ
ہو جاوے انسان کیا بلکہ فرشتون کے یک لخت ہوش اوڑ جاوے بالفرض اگر
بدر کامل بد بدر آئے ایک نگاہ ڈالتے ہی تمام ہو جاوے **قطعہ** شوخ نگارے

تازہ بہاری سرو قدسے چون شمع منور + شمع چہ شمعے شمع تجلی سرو چہ سروسے سرو خرامان + قامت موزون شور قیامت جلوۂ قامت صبح قیامت + فتنہ و آفت شوخی و شنگی ناز و ادا کار ب امان + راجکمار کے دل مین عایشہ کی صورت دیکھتے دیکھتے جلوہ حسن سرشار تلوتمای یاد ہوئی بنا ے صبر و استقامت برباد ہوئی دل فرط الم سے چاک چاک ہوا آہ سرد کھینچی دیدہ نمناک ہوا آہ کھینچتے ہی تازہ زخمون کے ٹانکے ٹوٹے دیکھتے والونکی چھلکے چھوٹے زخم پھٹ کر خون جاری ہوا غشی کا عالم طاری ہوا عایشہ یہ حال پرملال دیکھ جھپٹ کر اوس جوان قالین نشین کے پاس جا آہستہ سے کہنے لگی کہ عثمان خان جلد حکیم کے پاس آدمی بھیجو عثمان فوراً اوٹھکر حکیم کے بلانے کے لئے باہر گیا اور عایشہ ایک چوکی پر جو گلاب رکھا ہوا تھا وہ راجکمار کے منہ پر چھڑکنے لگی - اسی عرصہ مین جراح آپہونچا اور بہت سی تدبیرون سے خون کو بند کیا اور دیگر علاج اور تدابیر اور طریق استعمال ادویہ سے عایشہ کو آگاہ کر دیا عایشہ نے حکیم سے آہستگی پوچھا کہ راجکمار کی کیا حالت ہے - حکیم نے کہا کہ بخار شدت سے ہے یہ کہکر حکیم رخصت ہوا عثمان اوسکے ساتھ جاکر علحدہ پوچھنے لگا کہ راجکمار کی کچہ امید حیات ہے یا نہین حکیم بولا کہ آثار ردی سے تو ایسا پایا جاتا ہے کہ شاید زندہ نہ رہین اور اگر کچہ زیادہ تکلیف معلوم ہو تو ہمکو بلوا لینا یہ کہکر حکیم روانہ ہوا اور عایشہ اور عثمان برابر راجکمار کے پاس بیٹھے رہے کبھی راجکمار ہوش مین آجاتے

تھے اور کبھی بیہوش ہو جاتے تھے اور حکیم بھی دفعہ بدفعہ آکر حال دیکھتا رہا اور عائشہ
نے سب کام چھوڑکر صرف راجکمار کی خدمت پر کمر باندہ لی - اور تیمارداری میں
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اسی حالت مین جب آدہی رات گذرگئی ایک
کنیزک نے آکر عائشہ سے کہا کہ تمکو بیگم صاحبہ یاد فرما تی ہین عائشہ حسب الطلب
اپنی والدہ کے چار و ناچار جانے پر طیار ہوکر اوٹھہ کھڑی ہوئی اوسکے ساتھہ
ہی عثمان بھی اوٹھہ کھڑا ہوا عائشہ نے پوچھا کہ تم کیون اوٹھے
عثمان نے کہا کہ رات زیادہ گذری ہے چلو ہم تم کو پہونچا آوین -
عائشہ کنیزان وغلامان متعینۂ خدمت راجکمار کو بتاکید بلیغ ہوشیار
و آگاہ کر اپنی والدہ کے پاس روانہ ہوئی راستہ مین عثمان نے
پوچھا کہ آیا تم آج بیگم صاحبہ کے پاس خواب استراحت کروگی
عائشہ نے کہا کہ نہین ہم پھر راجکمار کے پاس واپس آوینگے
عثمان بولا کہ عائشہ تمھارے اوصاف و اخلاق خارج البیان
ہین ترحم و نیک طینتی مین تمھاری برابر اور کوئی نہوگا تم ایسے
دشمن قوی کے مجروح اور قریب المرگ ہونے سے اس قدر
اوسکی خدمت اور تیمارداری کرتی ہو گویا راجکمار کو از سر نو
زندگی بخشتی ہو عائشہ ہنس کر کہنے لگی کہ عثمان طائفہ نسوان کی تو
یہی عادت جبلی ہے کہ دوسرے کی خدمت بجالاوین و دل سے بجا لاوین

اگر ہم سے کسیکی خدمت نہ بن پڑے تو وہ داخل گناہ ہے۔ اور خدمت ادا کرنے مین توکچھہ ثواب ہی ہے پس یہ امر کچھہ ہماری تعریف و توصیف کا نہین مگر تمنے جو اس دشمن زبردست کو معرکہ جنگ و جدل مین مجروح کرکے اب شب و روز اوسکے علاج و معالجہ مین کوشش کرکے اپنا عیش و آرام کہانا پینا ترک و فراموش کر رکھا ہے۔ یہ اوصاف تمہارے البتہ قابل تعریف ہین عثمان ان سب باتوں کے سنتے ہی کچھہ شرمندہ ہوکر کہنے لگا کہ عائشہ جیسا تمہارا مزاج ہے ویسا ہی تم سب کا حال جانتی ہو ہمارا مدعا راجکمار کی خدمت کرنے سے محتمل بر ثواب نہین ہے اور نہ ہم اونکا آرام پانا اور زندہ رہنا کار ثواب اور بہتر سمجھکر اونکی خدمت کرتے ہین بلکہ اصل منشا یہ کہ کنور جگت سنگہ کے زندہ رہنے سے ہماری بہت سے مطالب برآمد ہونگے اگر راجکمار مرجاوین تو ہم لوگونکا مطلب فوت ہوتا ہے۔ ہنگامہ دار و گیر مین مہاراجہ مانسنگہ بھی کنور جگت سنگہ سے کچھہ کم نہین ہین ایک شخص کے ضائع ہوجانے سے دوسرا شخص اوسی ہمت اور طاقت کا اوسکے قائم مقام ہوجاوے گا لیکن اگر کنور جگت سنگہ زندہ رہکر ہمارے پاس رہین گے۔ تو مہاراجہ مانسنگہ کو ہم اپنے قابو مین لاسکتے ہین راجہ صاحب البتہ اپنے پسر دلاور کے واسطے ہم لوگون سے صلح اور آشتی کرلین گے۔ بلکہ شاہ دہلی بھی ایسے بہادر افسر کیلیے صلح پر راضی ہوجاوین تو کچھہ بعید نہین ہے

قطع نظر ازین اگر راجکمار ہماری خدمت گذاری سے رضامند ہوکر صلح و مصالحت
کے واسطے کوئی تدبیر کرین تو اونکی تدبیر ہرگز بیفائدہ نہوگی بالفرض اگر اور کچھ
بھی نہوگا تو راجکمار کے تندرست ہوجانے سے مہاراجہ صاحب تو ہمارے زیربار
احسان رہین گے۔ معرکہ رزم مین فتحیاب ہونا اور راجکمار کا زندہ رہنا ہم لوگون کے
حق مین مساوی ہے الحاصل ایسے ایسے امور کے خیالات سے ہم راجکمار کے
معالجہ مین تندہی کرتے ہین اور ایک بات اور بھی ہے کہ اکثر اشخاص کے
مزاج مین رحم غالب ہوتا ہے اول اگر کوئی امر ایسے ضرر کا اون سے سرزد
ہوجاتا ہے تو پھر رحم کے پلہ پر آکر اوسکا دفعیہ نعم البدل مد نظر رکھتے ہین اور
یہ امر ضروری اور لابدی نہین ہے کہ کل فرقہ عورات کی خلقت ہی مین رحم
اور نکوئی مخمر ہووے یہ بات سنکر عائشہ نے ہنستے ہنستے عثمان سے کہنے لگی کہ جو سب
آدمی ایسے ہی خود مطلبی ہوجاوین تو پھر ثواب کہان اور ایمان کا کیا ٹھکانا
ہے عثمان نے تھوڑی دیر اور اور باتین ادھر اودھر کی کہکر آہستگی سے
کہا کہ ہم اگر خود مطلبی ہین تو اوسکی دلیل بھی ہمارے پاس موجود ہے عائشہ
نے یہ سنکر بجلی کی طرح نظر تیز عثمان کی طرف دیکھا عثمان نے کمال لجاجت
اور فروتنی سے کہا کہ ہم جو یہ امید کی شاخ ایک مدت سے ہاتھہ مین لیے
ہوے ہین اسکو کب تک آب انتظار سے سینچین گے عائشہ نے جواب
دیا کہ اس بات کا ذکر تم ہمارے باپ کے روبرو کرو کوئی چیز اون کے

پاس ایسی نہین ہے جو تمھارے دینے کے لایق نہو اور تمکو ندے سکین عثمان نے
کہا کہ ہم نے اس معاملہ کے کہنے مین تمھارے باپ سے کسیطرح کوتاہی نرکھی مگر
اونھون نے کچھہ بھی جواب نہین دیا بلکہ نواب صاحب نے بیگم صاحبہ سے ایسا وعدہ کیا ہے کہ
عائشہ اپنی خواہش دلی سے جسکے ساتھہ شادی کرنا منظور کریگی اوسیکے ساتھہ شادی کرینگے
مگر تمھاری طبیعت کا حال آجتک ہمکو معلوم نہین ہوا عائشہ یہ سنکر بہت ہنسی
اور کہنے لگی کہ عورتون کے دلکی بات مرد کب جان سکتے ہین مراد یہ کہ ہم جو
تمکو دل سے چاہتے ہین تم اوس سے مطلق واقف نہین ہو عثمان کا چہرہ یہ سنتے
ہی نور سرور سے منور ہوگیا اور بکمال انبساط کہنے لگا کہ ہم تمھارے خاوند
ہون سگے - تم ہمکو پیار کرو عائشہ کہنے لگی کہ ہم تمکو بھائی خیال کر کے
پیار کرتے ہین اور یہی بات ہمیشہ رہے گی چمن قدرت مین یہ جو گل سے بھی
نازکتر ہمارا وجود ہے اس مین صناع ازلی نے ہمارے دلکو پتھر سے بھی زیادہ
سخت بنایا ہے یہ سنتے ہی عثمان کا مونھہ خشک ہوگیا اور دل مین نہایت
رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہو عائشہ کو اوسکے والدہ کے پاس پہونچا کر بادل
حرمان زدہ اپنی خوابگاہ کو چلا گیا اور ادھر راجکمار شدت بخار سے
بیہوشی کے عالم مین سوتے رہے المختصر دوسرے دن صبح کے وقت عثمان
اور حکیم معالج راجکمار کے پاس بیٹھے ہوے تھے اور عائشہ برابر کھڑی ہوئی
ہوا جھلتی تھی کنور جگت سنگھ اوسوقت دریاے بیہوشی مین غرق تھے اور

حکیم بار بار نبض دیکھتا جاتا تھا اسی اثنا مین حکیم کہنے لگا کہ آج رات کو بخار فرو ہونے کے بعد راجکمار کا جینا محال ہے اوسوقت اگر نبض درست رہی تو شاید بچ جاوین بخار اوترنیکا وقت قریب تھا اسواسطے حکیم دفعہ بدفعہ نبض کو دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ نبض کم زور اور غیر محسوس ہوتی جاتی تھی اتنے ہی مین یکایک حکیم کے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا اور کہنے لگا کہ موت نزدیک آئی عائشہ اور عثمان یہ بات سنتے ہی گھبرا کر بھوچکی رہ گئی پھر حکیم نے نبض دیکھی اور کہا کہ اب زندگی مشکل ہے نبض مطلق نہین ملتی عائشہ کا چہرہ اوسوقت فرط الم سے زرد ہوگیا اور دل کے اضطراب و بیقراری کی حالت وہی جانتی ہوگی کہ ناگاہ راجکمار کی صورت بگڑ گئی ہاتھون کے مٹھی بندھ گئی آنکھون کی پتلی اوپر کو چڑھ گئین گردن ڈھلک آئی عائشہ کو یقین کامل ہوگیا کہ اب راجکمار تمام ہولی اوسیوقت حکیم نے جو دوا لئے ہوے راجکمار کے بالین پر بیٹھا تھا اپنی اونگلی سے راجکمار کا موںھ کھول کر حلق مین دوا ڈالی اوس دوا کا اثر پہونچتے ہی پھر صورت افاقہ کی نظر آنے لگی مٹھی کھل گئین اور چہرہ کی رنگت بھی درستی پر آگئی آنکھین جھپکنے لگین حکیم نے پھر غور سے نبض دیکھی اور دل مین بشاش ہوکر کہنے لگا کہ اب کسی طرح کا اندیشہ نہین رہا وقت ٹل گیا اور بخار بھی اب فرو ہوگیا نبض درستی پر آگئی ہے راجکمار اب تندرست ہوجاوینگے خوف مرگ نہین رہا ہے اب بیمار ا یہان بٹھیا رہنا چندان ضرور نہین ہے یہ دوا ایک ایک گھنٹہ کے بعد

آدھی رات تک پلاتی رہا یہ کہکر حکیم وہان سے رخصت ہوا اور عائشہ اور عثمان بدستور دوا دہی مین مصروف رہی عثمان بھی دو چار گھڑی کے بعد اپنے مکان کو چلا گیا عائشہ حکیم کی ہدایت بموجب دوا دیتی رہی کہ آدھی رات سے کچھہ پیشتر راجکمار کو ہوش آیا اور آنکھہ کھول کر دیکھنے لگی اول ہی نظر عائشہ کی چہرہ گلرنگ پر پڑی عائشہ نے راجکمار کے جانب دیکھکر خیال کیا کہ راجکمار کچھہ کہنا چاہتے ہین راجکمار بہت دیر تک عائشہ کو دیکھتی رہی اور پھر بکلام آہستہ بولی کہ ہم کہان ہین عائشہ نے جواب دیا کہ آپ نواب قتلو خان کے قلعہ مین ہین تھوڑی دیر راجکمار کچھہ سوچکر پھر پوچھنے لگی کہ ہم یہان کیون آئے ہین عائشہ بولی کہ آپ درد کی شدت سے تکلیف مین تھے راجکمار پھر کچھہ سوچ کر سر ہلا کر کہنے لگی کہ کیا ہم مقید ہین یہ بات کہتے ہی راجکمار کا چہرہ غصہ سے سُرخ ہو گیا اور تیوری چڑھ گئی عائشہ نے کچھہ جواب نہین دیا اور دیکھنے لگی کہ مزاج پیتر کی طبیعت اب درستی پر آگئی ہے

پھر راجکمار نے پوچھا کہ تم کون ہو —

عائشہ — ہم عائشہ ہین —

راجکمار — عائشہ کون —

عائشہ — قتلو خان کی دختر —

راجکمار کو بسبب ضعف و نقاہت کے زیادہ بولنے مین تکلیف ہوتی تھی

اس لیے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے تھے تھوڑی دیر کے بعد پھر پوچھنے لگے کہ ہم کتنے روز سے یہان ہین —

عائشہ — چار روز سے —

راجکمار — گڈھ مندارن مین اب تک تمھارا ہی عمل و دخل ہے —

عائشہ — ہان —

راجکمار — بیرندر سنگھ کا کیا حال ہوا —

عائشہ — وہ قید ہین کل اونکے واسطے کچھہ تجویز ہوگی —

راجکمار — اس بات کے سنتے سے نہایت رنجیدہ خاطر ہوے اور پھر پوچھنے لگے کہ اور قلعہ کے رہنے والونکا کیا حال ہے عائشہ نے سوچکر جواب دیا کہ ان باتون سے ہمکو کچھہ آگاہی نہین ہے راجکمار پھر آہستہ سے کچھہ کہنے لگے مگر زبان سے صرف اتنا ہی کلمہ نکلا کہ تلوتما عائشہ نے یہ سنتے ہی جھٹ پٹ دوا کا پیالہ راجکمار کے منہ کو لگا دیا راجکمار دوا پی گئے اور اوسکے پیتے ہی جو عائشہ کے کانون مین بالی جھوک کھا کر ہلتی تھی اونکو دیکھتی رہی اور پھر کہنے لگی کہ ہم اسوقت ایک خواب دیکھتے ہین کہ کوئی عورت نازنین مہ جبین نہایت حسین ہمارے سرھانے کھڑی ہے تم ہو یا تلوتما ہے عائشہ بولی کہ آپ نے تلوتما کو خواب مین دیکھا ہوگا اسکے بعد راجکمار کی آنکھ لگ گئی اور کچھہ نہ بولے ✤

قتل ہونا بیرندر سنگھ والی قلعہ گڈہ مندارنکا

رباعی این عمر که بیتاب به بینی اورا ✤ نقشے ست که بر آب به بینی اورا ✤
دنیا خوابے وزندگانی درو ے ✤ خوابیست که در خواب به بینی اورا ✤

قادر مطلق کی قدرت رنگا رنگ ہے بڑے بڑے مدبرونکی عقل اس مقام پر دنگ ہے اوسکی مشیت مین دم مارنے کی جا نہین خواہش ایزدی مین کسیکا کچھہ چارہ نہین تعز من تشاء جسکو چاہتا ہے جلیل وعزیز کرتا ہے وتذل من تشاء پھر آپ ہی ذلیل وناچیز کرتا ہے مصداق اسکا حال پر آفت وملال بیرندر سنگھ کا ہے که کل جسکے نیچے بستر قاقم ودیبا تھا آج اوسکا خاک پر بستر اہی القصہ قلعہ گڈہ مندارن کی مفتوح ہونے کی چار روز بعد دوپہر کے وقت قتلو خان کا دربار عام ہوا چپ وراست اہلکار وملازمین اپنے اپنے رتبہ اور پایہ پر ایستادہ ہوے اور سامنے بہت سے اشخاص تماشائی منتظر وقت کھڑے کہ دیکھیے بیرندر سنگھ کے حق مین آج کیا حکم ہوتا ہے اسی ما بین مین چند سپاہی شمشیر برہنہ کیئے ہوے بیرندر سنگھ کو پابجولان قتلو خان کے روبرو لاے اوسوقت بیرندر سنگھ کمال بے باکی جوانمردانہ سامنے آکر کھڑا ہوا نہایت طیش وغضب سے منہ اوسکا تمتما رہا تھا انکھون سے آگ برستی تھی بفرط غصہ ہونٹھونکو دانتونسے چباتا تھا قتلو خان نے بیرندر سنگھ سے پوچھا کہ تم ہم سے کسواسطے منحرف

ہو گئے بیرندر سنگھ نے نہایت تیزی سے جواب دیا کہ ہم تم سے راضی اور بر
تمھاری مطیع ہی کب تھی اوسوقت ایک چوبدار بیرندر سنگھ کی طرف خطاب
کرکے بولا کہ دست بستہ ہو کر تعظیم و ادب سے جواب دو بیرندر سنگھ اوسکی جانب
نگاہ خشم آلودہ سے دیکھکر بے بسی کی حالت مین خاموش ہو رہا پھر قتلو خان نے
کہا کہ تم نے پانچ ہزار اشرفی اور ایک ہزار فوج کسواسطے ہمارے حضور مین نہین بھیجی
بیرندر سنگھ نے بیباکانہ جواب دیا کہ تم سلطان وقت سے برگشتہ و باغی ہو تم کو
نذر شاہی کہا جاوے تو بجا ہے پھر ہم تم کو کیونکر فوج اور روپیہ دیتے یہ سنکر
سب حاضرین کے دل کانپنے لگے اور آپس مین کہنے لگے کہ بیرندر سنگھ کیسے بیخوف
ہو کر سخت جواب دیتا ہے گویا اپنے سر دینے کی آپ ہی تدبیر کرتا ہے اور
قتلو خان بھی غصہ مین آکر تھرتھرانے لگا مگر پھر مخاطب ہو کر بولا کہ تم ہمارے زیر حکومت
ملک مین رہکر مغلون سے کیون ملے بیرندر سنگھ نے پھر بسختی تمام جواب دیا کہ تمھاری
حکومت ہی کہان ہے قتلو خان اس کلام کو سنکر نہایت غیظ و غضب سے بولا
کہ شریر او بدمعاش تو اپنے کئے ہوے کا آپ ثمرہ پاوے گا تو اپنے پیرون پر آپ
ہاتھ سے کلہاڑی مارتا ہے ابتک تیری زندگی کی توقع تھی مگر اپنے گنوارپن سے
تو اپنے منہ موت کو بلاتا ہے بیرندر سنگھ ہنسکر کہنے لگا کہ قتلو خان ہم جو بیرون پائے
زنجیر پہنکر تیرے پاس آئے ہین کچھ تیرے رحم و عنایات کی توقع دل مین رکھکر
نہین آئے ہین تیری مہربانی سے جینا مرنا ہمکو برابر ہے اگر تو صرف ہمکو ہی قتل

کرکے صبر کرتا اور خاموش رہتا تو ہم تجکو دعا دیکر جان بچاتے آفرین ہے تیرے صبر پر کرتے لیکن بات سخت تو یہ ہے کہ تو نے ہماری پاکیزہ خاندان کو داغ لگایا یہ بات کہتی کہتے رقت سے بیرندر سنگہ کے آنسو جانے لگی مگر یہ کمبخت قتلو خان ایسا سخت دل تھا کہ بیرندر سنگہ کا یہ حال دیکھکر اوسکو مطلق رحم نہ آیا بلکہ خوش ہوکر کہنے لگا کہ بیرندر سنگہ تیری موت نزدیک ہے اب ہمسے تو کیا چاہتا ہے بیرندر سنگہ نے پھر ویسی ہی سختی سے جواب دیا کہ ہم تجھسے کچھہ نہیں چاہتے صرف یہ درخواست ہے کہ تو ہمارا سر اوڑا دے قتلو خان بولا کہ دلجمعی رکھو ایسا ہی ہوگا مگر تو بوقت مرگ اپنی عزیزہ دختر سے نہیں ملوگی اس بات کی سنتے ہی سب حاضرین کے کلیجے رقت سے پھٹنے لگے اور اکثر اشخاص کے آنسو نکل پڑے مگر بیرندر سنگہ غصہ مین لال ہوکر بولا کہ اے بیدرد قتلو خان موے ہوے آدمی کو پھیر ون سے کہوان ملنا ہے اب ہم تیرا کچھہ نہیں کرسکتے ہین مگر بروز عدل و اور مطلق کے روبرو ہمارا تیرا انصاف ہوگا یہ بات قتلو خان کے دل مین برچھی سی گڑ گئی اور غصہ سے پکارا کہ بلاؤ جلاد کو اسکا سر اوڑا دے یہ سنکر سب دیکھنے والے حیران و ششدر ہوکر نقش دیوار کی طرح خاموش ہورہے آخر حسب الحکم قتلو خان سپاہیان محافظ بیرندر سنگہ کو قتل گاہ مین لے گئے اسی اثنا مین عثمان خان مقتل مین بیرندر سنگہ کے پاس پہونچا اور اوسکے کان مین کچھہ بات کہکر ایک چیٹھی حوالہ کی بیرندر سنگہ نے چیٹھی ملکو لکر دیکھی معلوم ہوا کہ

بملا کی لکھی ہوئی ہے پھر پڑھکر کچھہ ناراضی سے ناک چڑھا چین بجبین ہو پھاڑکر
پھینک دی عثمان پھٹے ہوے پرچہ اوٹھا کر لے گیا اور جلاد کو کہ گیا کہ جب تک
ہم نہ آوین انکو قتل نکرنا جلاد نے عثمان کی حکم کی تعمیل کی اور عثمان وہ پرچہ لیکر
زنانہ محل کیجانب گیا وہان ایک درخت کی آڑ مین بملا برقع منہ پر ڈالے
ہوے کھڑی تھی عثمان نے اوس سے جاکر حال چاک کرنے چٹھی کا بیان کیا بملا
بکمال لجاجت کہنے لگی کہ آپ کو ہم بہت تصدیعہ دیتے ہین اور آپ ہی ہمارے
اس حال [illegible] کی امیدوار ہوے ہین آپ کو مناسب ہے کہ ہماری عرض قبول
کرکے جو ہمارا التماس ہو وہ منظور فرماوین اور صرف درخواست یہی ہے کہ آپ
ایک مرتبہ ہمکو بیرندر سنگہ سے ملادین عثمان نے یہ سنکر کچھہ جواب ندیا تب بملا
نہایت دلشکنی سے بولی کہ خیر اب آپ ہماری عرض پذیرا کرین یا نہ کرین ہم لوگ
بیکس اور بے بس ہین سوا اے پروردگار کے اب ہمارا کوئی پرسان حال
نہین ہے عثمان کہنے لگا کہ تم نہین جانتی ہو یہ کیسا سر بازی کا کام ہے اگر
قتلو خان کو اطلاع ہو جاوے گی تو ہمکو فوراً مروا ڈالے گا بملا بولی کہ آپ
ایسی بات خلاف قیاس کیون فرماتے ہین قتلو خانکی یہ مجال نہین ہے
جو آپ کو کچھہ کہہ سکے عثمان نے کہا کہ تم قتلو خان کے مزاج سے واقف نہین ہو
مگر خیر چلو ہم تمکو بیرندر سنگہ کے پاس لیچلتے ہین فی الجملہ بملا عثمان کے ساتھہ بیرندر سنگہ
کے پاس پہونچی اور وہان جاکر کھڑی ہوگئی بیرندر سنگہ اوسکو دیکھکر ایک فقیر

براہمن سے کہ وہ ابھی رام سوامی تھے گفتگو کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ملے گورد یو
مہاراج ہم اب اس جہان فانی سے اور آپ سے رخصت ہوتے ہین اور
آپ کو کیا کہکر جاوین ہمکو اس جہان مین اب کسی چیز کی خواہش نہین رہی
ابھی رام سوامی نے بملا کی جانب اشارہ کرکے بیرندر سنگہ سے کہا کہ وہ بملا
کھڑی ہے بیرندر سنگہ اوسکی طرف دیکھنے لگا اوسی وقت بملا چہرہ سے برقع
پھینک کر بیرندر سنگہ کے پیر دن مین آپڑی بیرندر سنگہ نے آہستہ سے کہا کہ
بملا اوسنے کہا کہ خاوند یہ لفظ زبان سے نکلتی ہے بملا باولیونکی طرح زمین پر
لوٹنے لگی اور کہنے لگی کہ اب ہم اس جہان مین کسکو اپنا خاوند کہا کرین گے
اے خاوند عزیز تم ہمکو چھوڑ کر کہان جاتے ہو بیرندر سنگہ کی آنکھون سے
اوسوقت پانی جانے لگا ہاتھہ پکڑکے بملا کو اوٹھایا اور کہا کہ بملا اسوقت
تو ہمکو کیون رلاتی ہے دشمن دیکھکر دل مین تصور کرین گے کہ نامرد ہی مرنے
سے ڈرتا ہے بملا چپ ہو رہی بیرندر سنگہ پھر کہنے لگا کہ ہم تو جاتے ہین ہمارے
پیچھے ہی تم بھی آجاو بملا نے کہا کہ نہین تھوڑے دن بعد آونگی پہلے اسبات کا
عوض لے لین پیچھے دیکھو لین گے ۔ یہ سنتے ہی بیرندر سنگہ کا چہرہ خوشی سے شگفتہ
ہو گیا اور کہنے لگا کہ بملا تمھارے ہاتھہ کی چوڑیان ہم اپنے ہی ہاتھہ سے
اوتارنے جائین بملا نے کہا کہ پہلے بائین ہاتھہ کی چوڑی اوتارو بیرندر سنگہ
نے اپنے ہاتھہ سے اوسکی چوڑی چھوڑکے کہا گ کو جواب دیا بعدہ بملا نے

تمام زیور زگر ان تھا جو پہین رہی تھی توڑ مروڑ کر اوسی جگہہ پھینک دیا اور بدھو الکشن یعنی صورت بیوگان بنا کر کہا کہ اب ان ہاتھون مین چھڑی کی چوڑی اور گردن مین تلوار کا حمائل پہینینگی بیرندر سنگہ خوش ہو کر کہنے لگا ذہلو تم سے یہی امید ہے پر بتیر تمھاری من کامنا پورن کرینگی اوسیوقت جلاد کہنے لگا کہ اب ہم زیادہ توقف نہین کر سکتے ہین بیرندر سنگہ نے کہا کہ بملا اب تم جاؤ ہم چلتے ہین بملا نے کہا کہ نہین ہماری آنکھون کے روبرو ہمکو بیوہ ہونے دو تمھارے خون مین ہم اپنے دلکا خوف نکالین گے یہ کہکر بملا آواز درد انگیز سے زار زار رونے لگی اوسوقت کی حالت رنج و الم حاضرین کا دل ٹکڑے ٹکڑے کرتی تھی بیرندر سنگہ نے جلاد کو اشارہ کیا کہ ہان بملا دیکھنے لگی جب جلاد نے شمشیر اوٹھائی بملا نے آنکھہ بند کر لی پھر آنکھہ کھولکر دیکھا کہ بیرندر سنگہ کا سر خون سے بھرا ہوا بدن سے علحدہ پڑا ہے بملا دیکھتے ہی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی اور مطلق طاقت حرکت نرہی آخر عثمان نے اوسکو اوٹھا کر زنانہ محل مین پہونچایا ـــ

حال شدائد قید بملا اور تلوتما کا

شعر بارہا دیدیم وضع دہر را دیدن نداشت + جز گل عبرت درین بستانسرا چیدن نداشت + بیمہری زمانہ جفا کیش ستمشعار کا بیان ہے بیوفا دا

دنیا بے دلی کی عبرت خیز داستان ہے درد انگیز حکایت ہے راوی نے روایت
ہے کہ نواب قتلو خانکا یہ وتیرہ تھا جب کسی حصن حصین پر فتح پاتا تھا یا کسی مقام کو
قبض و تصرف مین لاتا تھا وہان جو عورت جمیل و حسین و خوبصورت و نازنین
ہوتی اوسکو خاص پلنگ کے لیے داخل محلسرا فرماتا تھا چنانچہ گڈہ مندارن پر
جب اوسنے کوس لمن الملکی بجایا اوس سے دوسرے دن وہان کے قیدیان شکستہ
دل خستہ حال کی سنبھال کا خیال آیا اون اسیران خاک بسر تفتہ جگر مین یہ
دو نون برگشتہ بخت بدنصیب بے وارث و مددگار بیٹا اور بیٹی تماہی بحال
تباہ و زار اسیر و گرفتار تھیں انکے کمال حسن و جمال معنی کو دیکھکر علاوہ ارث نعمت
فتحیابی یہ دولت غیر مترقبہ خدا داد پائی سجدات شکر ادا کیے بارگاہ منعم حقیقی
مین گردن جھکائی اور حکم دیا کہ ان دونونکو علیحدہ علیحدہ مکانون مین نظر بند
رکھا جاے ایک دوسرے سے ملنے کے بول چال مین کھلنے نہ پاے دیکھو
چرخ شعبدہ انگیز کجباز زمانہ سنگ چشم دون نواز یہ بھی نہ دیکھ سکا کہ یہ دو خانمان
خراب تباہ و برباد اسیر پنجہ ظلم و بیداد سوختگان آتش رنج و الم آشفتہ دوران
باد بہ حسرت و غم باہم کر ملکر دل غمخوار اور خاطر بیقرار کا کچھہ تو غبار نکالین
سچ ہے شاعر فلک از رشک نگذارد بحال خود دو ہمدم را + بہ ساعتے یکدگر
سازد جدا بادام توام را + فرد پھینکے ہے منجنیق چرخ تاک کے سنگ تفرقہ
بیٹھکر ایکدم کہین ہو وین جو ہمکلام دو + اوس گرفتار دام بلا یعنی بیچاری

بلوتما کا حال زار قید تنہائی کا آزار خارج از تاب بیان ہے ہنگام تحریر قلم کے
آنکھوں سے اشک سیاہ رواں ہے تفصیل میں جگر خامہ شق ہوتا ہے کاغذ کا
رنگ فق ہوتا ہے وہ ناز پروردہ نعمت کی پلی ہوی کس محنت مصیبت میں
گرفتار رہے پاس کوئی یگانہ ہے نہ مددگار رہے شعر نہ دشمنے سر نعشم نہ آشنائے
ہست + عجیب واقعہ وطرفہ ماجرائے ہست + آہ کے سوا کوئی ہمدم نہیں
غیر بیکسی کوئی محرم نہیں دم سرد ہمنفس رنج وتعب غمخوار ہیں گریہ وبکا ہمدرد
نالہ وآہ یار غار ہیں حالت ازبس تباہ ہے لب پر ہر دم نالۂ جانکاہ ہے
فرط نزاکت سے جسکو فرش گل پر قدم رکھنا ناگوار تھا تیرگی زمانہ بوقلموں سے
اوسکا بستر پر از خار تھا قصر حور فریب مشکوئی دلنشین کی جگہ گوشہ تنگ و
تار رہا اوس پروردہ آغوش ناز ونعمت کو جفاے چرخ سے کیا کیا نہ آزار ملا
تسپیر راجکمار کی یاد غضب بیداد کرتی ہے اوس سوختہ آتش حسرت کی
رہی سہی خاک برباد کرتی ہے چشمہ چشم سے ایک جیحون خون جاری ہے کشتی تاب
وتوان طوفان زدہ بیقراری ہے کوئی غمگسار نہیں جو ذرا آنسو پونچھے کوئی
ہمدرد نہیں جو کچھ بھی تسکین دے زمانہ بر سر پرخاش کھڑا ہے اوس بیچاری بیکس
کے سر پر آسمان ٹوٹ پڑا ہے زمین پیروں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے بیٹھے اوٹھے
کسیطرح چین نہیں آتی ہے دل وجگر سینہ میں متصل طپان ہیں ہونٹھوں پر جان
ہے یہ اشعار لب پر رواں ہیں **اشعار** مجھے فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی

کاش عیسے کے عوض موت ہی آئی ہوتی + ابر رحمت سے تو محروم رہی کشت مری + کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی + اور ایکطرف وہ بیچاری غم کی ماری سرگردان بادیہ رنج و عنا خراب بادۂ آفت و بلا سینہ فگار دل ریش جور کشیدۂ زمانہ جفاکیش اسیر زندان مصیبت و غم قفا بستہ سرہنگان رنج و الم ہوش باختہ حیرت خانۂ دنیا کم بخت بدنصیب مبتلا ملول و غمگین مغموم و حزین نیم بسمل کیطرح طپیاں آنکھوں سے اشک خونین رواں سر کھلے منہ پر پلا لئے از ماست کہ بر ماست کی شکایت سے لب بند کئے زار و نزار زندگی سے بیزار ہر در و دیوار سے سر دے دے مارتی تھی نالہ و فغان سے کام تھا آہ آہ پکارتی تھی ہچکی لگی تھی نالہ گرہ گلو ہوا تھا بیقراری سے قطرہ سیماب ہر آنسو ہوا تھا کوئی مونس تھا نہ غمگسار تھا صرف آہ تھی یا نالہ شعلہ بار تھا **شعر**

نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم + حدیث دل بہ کہ گویم عجب غمے دارم +

کہاں وہ سیج دہج کی پوشاک نوکیلا چکیلا لباس کہاں وہ زیور حسن افروز غارت گر ہوش و حواس سر پھوٹا ہوا خون جاری ہے ہر وقت شغل اشکباری ہے سو سو طرح کے رنج و قلق سہتی ہے زبان حال سے بسوز و گداز کہتی ہے

بیت کسکو اب زیر فلک طاقت رسوائی ہے + کاش شق ہو وے زمین اور سما جاؤں میں + **شعر** درین دیار نہ یارے نہ غمگسارے ہست + بیا اجل تو مرا ضرورکارے ہست + آہ دیکھو دنیا سرا سر فسانہ عبرت ہے

عاقلون کے لیے در پردہ نصیحت ہے یعنی زمانہ کا ایک رنگ پر قرار نہین اسکی
کوئی صورت بھی پائدار نہین دنیا نقش بر آب ہے عالم یکسر عالم سراب ہے
بیوفائی دنیا مشہور زمن ہے جو اسپر اعتماد کرے محض کودن ہے جب زمانہ کا رنگ
دگرگون ہوتا ہے ہاتھون مین رنگ حنا محض خون ہوتا ہے رنج و محن ہر آغاز کا
انجام ہے عیش و عشرت صرف برائے نام ہے بھولے ہین جو اسپر اعتبار
کرتے ہین بھولے ہین جو اسکا دم بھرتے ہین جھوٹا اسکا تمام دھندا ہے
سچا بس ایک نام خدا ہے۔ رباعی دنیا کہ پراگندگیش اسباب است +
آرام در و ہمچو سیماب است + بحریست کہ موج او پریشانیہاست + آنجا
دل جمع گوہر نایاب است + القصہ حالت پر ملالت مین عثمانخان کی
منتظر تھی اوس مرد خلیق با ہمت سے کچھہ اپنے حال پر استقلال کی گفتگو مد نظر
تھی البتہ عثمانخان مرد عقیل و فہیم اولی العزم صاحب ہمت شگفتہ دل خندہ
پیشانی اہل دل صاحب ایمان تھا اپنی ایمانداری و ترحم مزاجی سے باوجود
فتحیابی کے بھی دشمن مغلوب پر کسیطرح جور و تعدی زیادتی وجبر روا نہین رکھتا تھا
معاملہ فہمی و رساکاری و حسن تعقل و فہم و فراست مین معاصران و دانایان
وقت سے گوے سبقت لے گیا تھا قتلو خان کا برادر زادہ حقیقی اور
اوسکی طاقت و تقویت کا باعث قوی تھا یہ اسیکی تدابیر احسن و رائے
صائب کا نتیجہ تھا کہ جو قتلو خان نے تا ساحل دامودر ندی تمام ملک اپنے

اپنے قبض و دخل مین کرلیا تھا اور ہرچند عثمانخان مکان حرم خاص قتلوخان مین که جہان بملا نظر بند تھی نہین جاسکتا تھا لیکن اور تمام محلات زنانہ مین آمدو رفت رکھتا تھا اور جملہ قبائل اور عشائر و اقربا و ملازمین نواب کی اوسکو بمنزلہ نواب جانتے تھے اور اوسکے حکم کو بسر وچشم مانتے تھے اگر قتلوخان بذات خود متوجہ ہوکر نسبت اون دونون مظلوم بملا اور تلوتما کے کہیا حکم نہ دیتا تو یقین تھا کہ عثمان کے حسن سلوک سے یہ بیگناہ اس عذاب الیم اور بلاے عظیم مین مبتلا ہوتین اور بسہولیت صاف رہا ہوجاتین بلکہ جب عثمان کو یہ دریافت ہوا کہ بملا بیرندرسنگہ کی زوجہ ہے تب اوسکو کمال افسوس و قلق ہوا مگر تیر قضا کے لیے کوئی سپر نہین ہے کچھہ نہین کرسکتا تھا ناچار تھا المدعا قتل بیرندرسنگہ سے دو روز بعد تک جب بملا نے عثمانخان کی انتظار دیکھی اور وہ نہ آیا تب ناچار اوسنے اپنا کچھہ زیور اوتار کر قتلوخان کے ایک کنیزک کے حوالہ کیا اور کہا کہ جیسی تم نے پیشتر ہماری بات عثمانخان سے جاکر کہی تھی ویسی ہی ایک مرتبہ اور بھی جاکر کہدو کہ ہم ایک لحظہ کے واسطے اون سے ملا چاہتے ہین اس دفعہ ملکر پھر ہم کبھی ملاقات کی درخواست نہین کرین گے کنیزک نے طمع خواہ ترحم سے بملا کے منشا کے موافق عمل کیا عثمان نے جواب بھیجا کہ ہمارا وہان آنا بملا کے پاس مناسب نہین ہے مگر بملا ہمارے پاس یہان آجاوے بملا نے کنیزک سے یہ جواب سنکر کہا کہ ہم کس صورت سے

وہان جا سکتے ہین کنیزک بولی کہ اس امر کی تجویز عثمانخان نے کر لی ہے آخرش اوسی روز شام کے قریب عایشہ کی والدہ آکر ایک خواجہ سرا کی حفاظت مین بملا کو عثمانخان کے پاس لے گئی عثمان نے بملا سے پوچھا کہ تم اور کیا چاہتی ہو اگر ہمارے حیطہ امکان مین ہوگا تو البتہ ہم دریغ نکرینگے بملا بولی کہ ہماری ایک جزوی درخواست ہے لیکن اول آپ یہ فرمائیے کہ کنور جگت سنگہ جیتے ہین یا نہین +

عثمان ہان جیتے ہین —

بملا خودمختار رہین یا قید —

عثمان محل مین قید ہین اور شدت درد زخم وجراحات سے سخت تکلیف مین ہین —

بملا نے یہ سنکر ایک آہ سرد بھری اور آب دیدہ ہوکر عثمان سے کہنے لگی کہ جو رے یگانہ واشنا تھے کیا سب ہی کے واسطے پروردگار نے ایسی تکالیف تجویز فرمائی تھی بہرحال رضائے مولے ازہمہ اولے مگر اب جو راجکمار بستر بیماری سے صحیح وسالم اوٹھین تو آپ براہ لطف یہ ہماری تبری راج ستپر کے پاس پھونچادین تا صحت اسکو آپ اپنے پاس ہی رکھین صرف یہی ہماری درخواست وآرزو ہے اور ہم کچھہ نہین چاہتے عثمان نے چٹھی ہاتھہ مین لیکر پھر واپس کردی اور کہا کہ یہ کام ہمارے اختیار سے باہر ہے

راجکمار اگرچہ محل مین ہین مگر اونکو پاس چٹھی وغیرہ پہونچانے کا مطلق حکم نہین
ہے بملا نے کہا کہ اس چٹھی مین آپ لوگونکی کچھہ خبر یا کوئی حال درج نہین ہے
پھر آپ کو اسکے پہونچا دینے مین کیا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے عثمان نے کہا کہ
اگرچہ اور اکثر امورات مین ہم چچا کی بات نہین مانتے ہین الا اس امر مین
ہم کچھہ دخل نہین دے سکتے قبول کیا کہ تمھاری چٹھی مین کوئی ایسی بات درج
نہین ہے مگر بغیر حکم چچا کے اس امر مین ہم کیونکر مبادرت کرین بملا یہ سنکر
دل مین مایوس ہوکہنے لگی کہ آپ اسکو کھولکر پڑہ لیجیے گا بعد مطالعہ اگر اسکا دینا
نامناسب ہو تو اختیار ہے فی الجملہ عثمان حسب درخواست بملا کے یہ چٹھی
کھولکر پڑھنے لگا —

مضمون چٹھی

لکھا تھا کہ مہاراجکمار آپ سے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اپنا حال کسیوقت
موقع پر آپ سے ظاہر کرینگے سو ہمنے آپ اپنے اظہار حال کا موقع پایا ہے
ہمنے اپنے دل مین یہ ٹھان رکھا تھا کہ ہماری پیاری تلوتما جب امیر کے
راجکمار کی رانی ہوگی اوسوقت اپنا حال ظاہر کرینگے مگر اب اوس باپ کا
بالکل پھیر سا جاتا رہا چند روز بعد آپ سن لینگے کہ تلوتما کا نام بھی صفحہ زمین
نہین رہا اب ہم لوگون کے ایام زندگی آخر ہو چکے ہین جینے سے مایوس ہوگئی
ہین اسلیے آپ کو یہ چٹھی لکھتے ہین کہ مبادا دل کی دل ہی مین رہ جاے

ہم گناہگار ان سراپا قصور نے ایسے ایسے خراب و نالایق و بد انجام کام
کئے ہین کہ یقیناً بعد از مرگ لوگ ہمکو بکلمہ خیر یاد نہین کرین گے بدی سے
انگشت نما کرین گے ایسا کوئی شخص ہمکو نظر نہین آتا کہ اوسوقت ہماری بدنامی
کا داغ مٹا کر نیک کرداری کی گواہی دے البتہ ایسا ایک آدمی بھی رام سوامی
ہین سو اون سے ہمارا حصول مطلب معلوم وہ ہمارے صفحۂ حال سے
نقش بدی نہین دھوسکتے بلکہ نظر آتا ہے کہ وہ خود ہی چند روز مین دنیا کے
جھگڑے جنجالونکو چھوڑ کر ریاضت مین مشغول ہون صحرا نشینی اختیار کرین
راجکمار آپ اس سراپا گناہ کو تسلی کہا کرتے تھے اب آپ ہی پر نگاہ ہے
کہ آپ اس لفظ کو نباہ کرین اور کس سے امید رکھی جائے مصیبت زدونکا
نصیب ہی برگشتہ ہے افسوس جو شخص کہ ہمارا مددگار و شفیق حال زار تھا اوسکو
بھی ہماری نحوست اور طالع اور بدنصیبی نے یہان تک اثر کیا کہ وہ خود ہی انواع
تکالیف و درد و رنج مین گرفتار رہے راجکمار اس کنیزک پر گناہ کو آپ گوشہ
خاطر عاطر سے فراموش نکرین اور جب ہماری غیبت مین لوگ کہین کہ یلا بد خلق
تھی کنیزک تھی بیسوا تھی نفس امارہ کی پیروی سے روز و شب ہر ارہا گناہون مین
مصروف رہتی تھی تب آپ یہ جواب دین کہ وہ کنیزک نہین تھی بیسوا نہین تھی بدکردار
نہین تھی زوجہ جنکو جیسیندر سنگھ مقتول سرگباش لی تھی اپنی زور آوری طالع سے اوس مرحوم
بہشت نصیب کے ساتھ حسب رسوم مذہب و شاستہ اوسنے شادی کی تھی اور

ایکبار بھی اوسنے کسیطرح کی دغا و کج ادائی اونکے ساتھہ نہین کی اگریہ اعتراض
ہو کہ اسقدر عرصہ تک یہ بات ظاہر نہین ہوئی اب اس امر کا کیونکر یقین
کیا جاوے اور ایسی کون گھر والی منکوحہ عورت ہے کہ کنیزونکی طرح رہتی ہو سو اس
شک کے رفع ہونے کے لیے ہم اپنا مفصل حال لکھتی ہین آپ اسکو بچشم دل
ملاحظہ فرماوین و بگوش جان سنین حال یہ ہے کہ اس گدہ مندارن کے
متصل ایک گانو ہے اوسمین سسی سیکھر بھٹا چارج نامی ایک برہمن
کسی دولتمند شخص کی بیٹی رہا کرتی تھی یہ سسی سیکھر بایام جوانی تمام علوم و
فنون و علم شاستر وغیرہ کو بمحنت تمام تحصیل کرکے عالم و فاضل ہوگئے مگر
ظاہر ہے کہ جو نقش قلم تقدیر سے صفحہ پیشانی پر لکھا گیا وہ کسی حالت مین محو نہین
ہوسکتا ہے آب علم و فضیلت اوسکو کسی عنوان سے نہین دھو سکتا ہے گو پروردگار
نے سسی سیکھر کو جملہ علوم مین پایگاہ عظیم عطا فرمائی مگر اسکے ساتھہ ایک عیب
بھی ایسا لگا دیا کہ ابناے زمان کے آنکھون مین جو موجب بدنامی اور حقارت کا
ہوتا ہے گدہ مندارن مین ایک شخص راجپوت بیربدر سنگہ کی باپ کے یہان
سرحد ملازمین متوسل تھا اوسکی ایک لڑکی نہایت حسین و صاحب جمال تھی
اور اوسکا شوہر کسی رئیس کی فوج مین نوکر اور مدت سے گھر چھوڑکر پردیس مین
گیا ہوا تھا ایک روز وہ عورت سسی سیکھر کی نظر پڑ گئی اونھون نے اوس سے
راہ و رسم محبت کی پیدا کرلی حتی کہ سسی سیکھر سے وہ حاملہ ہوگئی جیسے ڈلی ہوئی

آگ ایک دفعہ ہی بھڑک اوٹھتی ہے ویسی ہی عشق ومحبت بھی چھپا نہین رہتا ہی
آخر ظاہر ہوجاتا ہے دوہرہ عشق مشک کھانسی کھانس کہون کیچ ہو یان
یہ چھپاے نا چھپین پرگھٹ ہو مخہ ندھان + اس بدکاری کی خبر سسی سیکھر کے
والد کو ہوگئی اوسنے اپنے پسر نالائق کی عیب پوشی کے لیے اوس عورت کے
شوہر کو بلا بھیجا اور سسی سیکھر کو انس لعن وطعن اور سخت سست کہا سسی سیکھر
اپنے باپ کے طعن وتشنیع سے گھر بار چھوڑکر کاشی جی مین چلا گیا اور وہان
ایک صاحب علم ڈنڈی سنیاسی کے پاس تحصیل علم کے واسطے ٹھہر گیا اور چونکہ
یہ طباع وذہین تھا تھوڑے ہی عرصہ مین علوم جوتش ودھرم شاستر مین
کمال بہم پہونچالیا ظاہر ہے کہ جو عادت انسان کی ابتدا سے بطرف عیب
یا صواب کے رغبت ہوجاتی ہے اوسکا ترک محال ہوجاتا ہے ع عادت
چو کہن شود طبیعت گردد + یہ سسی سیکھر کاشی جی مین ایک کھتری کے یہان
رہا کرتے تھے اور وہ کھتری ان سے کمال انس ومحبت رکھتا تھا اوسکی
ایک لڑکی جمیلہ اور نوخیز تھی وہ خدمت طعام وشراب وغیرہ سسی سیکھر کی
کیا کرتی تھی راجکمار ما باپ کا عیب فاش کرنا موجب ندامت وحماقت
ہے اوسکا پوشیدہ رکھنا ہی واجب ولازم ہے زیادہ کیا کہا جاے یہی
کافی ہے کہ اوس لڑکی کے حمل سے نطفہ سسی سیکھر یہ نالائق مردود خلایق
بدبخت بے نصیب پیدا ہوئی اس حمل کے ظاہر ہونے پر سسی سیکھر کی گوشمالی

نہایت رنجیدہ ہوئے اور کہا کہ تم ہمکو اپنا منہ مت دکھاؤ سمسی سنگھ کمال
خجالت زدہ ہوکر کسی جانب کو چلے گئے اور ہماری والدہ کو بھی ہمارے نانا نے
بدچلن جانکر گھر سے نکال دیا چنانچہ ہماری ماں ہمکو لیکر شہر سے باہر ایک مختصر
سا مکان بنا کر رہنے لگی اور محنت و مزدوری سے اپنی اوقات بسر کرنے لگی
خویش و اقارب نے اوسکو بالکل ترک دیا اور پھر کچھہ خبر سمسی سنگھ کی بھی نہین
ملی کہ کدھر گئی الغرض اسیطرح کئی سال ہماری ماکو اوس جگہہ تکلیف و عسرت
گذران کرتے گذر گئی ایک دفعہ کوئی شخص دولتمند پٹھان بنگالہ کی طرف سے
دہلی کو جاتا تھا آدہی رات کے وقت وہ کاشی مین آنکر پہونچا اوسکی ہمراہ
صرف ایک اوسکی بی بی اور ایک طفل خوردسال اور ایک نوکر تھا اوسوقت
بسبب رات کے شہر مین کوئی جگہہ اوسکو فرودگی کے لیے نہ ملی تب وہ
ہمارے مکان پر آکر ہماری ماں سے ملتجی ہوا کہ اگر تمھارے اجازت ہو تو
ہم یہ شب باقی ماندہ یہان گذران کرلین اس وقت شہر مین ہمکو کوئی جگہہ
نہین ملتی ہے اس شدت سرما مین ہم اس بچہ خوردسال کو کہان لیکر جاوین -
کہ سراسر موجب تکلیف ہے اور کچھہ زیادہ آدمیونکا ہجوم بھی ہمارے ساتھہ
نہین ہے جو تم کھبراؤگی . وہ کرایہ قیام کا دینگے ہماری ماں اگرچہ مفلس و
نادار تھی مگر ملایم طبع اور رحم دل بدرجہ کمال تھی خواہ بطمع کرایہ خواہ اوس
طفل شیرخوار پر رحم کرکے اوسنے اپنے مکان مین ایک جگہہ اون سبکے رہنے کو

دیدی پٹھان اِس امر سے مشکور ہوکر اپنی ہمراہیون سمیت اوس مکان کے
ایک گوشہ مین چراغ روشن کر بستر لگا سو رہا اور دوسری جانب ہم دونون سوتی
رہے اور دروازہ مکان کا بند کر لیا اون ایام مین کاشی مین چوری اطفال کا
بڑا غلغلہ اور شور بپا رہا تھا طفل خوردسال بہت چوری جاتی تھی اور اکثر لوگ
یہ بھی کہتے تھے کہ کوئی جوگی جوگ سادہنا کے واسطے لڑکون کو جمع کرتا ہے کہ
اونکو مار کر جوگ سادھن کرے ہماری عمر اوس زمانہ مین چھہ برس کی تھی
اگرچہ ہم کو اون ایام کی سب باتین یاد نہین مگر جو کچھہ ہم نے اپنی والدہ کی
زبانی سنا تھا وہ بخوبی یاد ہے اتفاقاً رات کے وقت ایک چور نے
اوس مکان مین نقب دیکر اوس پٹھان کی لڑکی کو اوسکے مان کے آگے سے
اوٹھا لیا اور لیجانے کا ارادہ کیا چراغ اوسوقت روشن تھا اور ہماری
آنکھہ نیند سے کھل گئی ہم نے یہ حال دیکھکر غل مچانا اور رونا شروع کیا ہمارے
رونے کی آواز سنکر سب لوگ جاگ اوٹھے پٹھان کی بی بی نے اپنا بستر
ٹٹول کر دیکھا تو لڑکا نملا وہ چلائی کہ لڑکا کہان گیا اوسوقت چور چراغ گل
کر کے مکان کے ایک گوشہ مین چھپ گیا پٹھان نے تلاش کر کے چور کو
پکڑ لیا اور اوسکے پاس سے لڑکی کو چھین کر تلوار سے اوسکی ناک کاٹ
مکان سے باہر نکال دیا ۔
عثمانخان یہان تک چٹھی پڑھکر دل مین کچھہ غور کرنے لگا اور سوچتے سوچتے

بملا سے پوچھا کہ پہلے کوئی تمہارا دوسرا نام بھی تھا بملا نے کہا کہ ہان اوس زمانہ مین ہمارا اور نام مسلمانی وضع پر تھا سمتی لیکن ہمارے باپ سے وہ نام بدل دیا ہے —

عثمان — وہ کیا نام تھا —

بملا — جب ہمارا ماہر و نام تھا —

پھر بملا سوچکر کہنے لگی کہ آپ نے کس طرح پر جانا عثمان نے کہا کہ جس لڑکی کو چورنے اوٹھایا تھا وہ لڑکا مین ہی ہون یہ کہکر پھر عثمان چنجھی پڑھنے لگا —

علی الصباح جب پٹھان جانے لگا ہماری مان سے کہا کہ تمہاری لڑکی باعث زندگی ہماری لڑکی کے ہوئی ہے اسکے عوض مین ہم تمہاری جسقدر خدمت کرین کم ہے مگر اسوقت ہمارے پاس کچھہ نہین ہم دلی جاتے ہین البتہ اگر وہان سے کسی چیز کی خواہش ہو سے ہمسے بلاتکلف کہدو بھیو نچتے ہی تمہارے پاس بھیجدینگے ہماری مان نے جواب دیا کہ کسی دولت دنیا دی کی ہمکو خواہش نہین ہے — محنت و مزدوری کر کے اپنی اوقات بسر کرلیتے ہین الا اگر تم کو شاہ وقت کے حضور مین کچھہ رسوخ ہو وے تو ایک التماس ہے پٹھان کہنے لگا کہ حضرت شاہ کے حضور مین ہمکو بہت رسوخ ہے جو تمہاری خواہش ہوگی اوسکا انجام کرادینگے ہماری مان نے

کہا کہ ہم صرف اتنی بات چاہتے ہین کہ اس لڑکی کے باپ کو وہان تلاش کر کے
اور اوسکا پتہ لگا کر آپ ہمکو اطلاع دین پٹھان نے اس امر کا وعدہ کر کے ایک
اشرفی ہماری ما کے روبرو پیش کی مگر ہماری مانے نہ لی اور پٹھان وہان سے روانہ
ہو کر دلّی مین پہونچا اور حسب وعدہ بادشاہ عہد سے اس امر کا تذکرہ کر کے
ہمارے باپ کی تلاش کے لیے جابجا آدمی تعینات کیے مگر کہین نشان اونکا
نملا المختصر چودہ برس بعد کسی ملازم شاہی نے ہمارے باپ کا نشان پایا کہ وہ
دلّی ہی مین رہتے ہین مگر سیمی سیکھر بھٹاچارج نام بدل کر اوبھون سنے
ابھی رام سوامی اپنا نام رکھ لیا تھا اوسنے اس امر کی اطلاع کے واسطے ہماری
ما کے پاس چٹھی بھیجی مگر اس چٹھی کے درود سے کئی سال پیشتر ہماری ما انتقال
کر گئی تھی اور ہم تنہا بے خانمان لاوارث کاشی مین محنت ومزدوری سے گذر
اوقات کرتی تھی جب ہمارے پاس یہ خبر پہونچی تب کاشی مین ہمارا دل مطلق نہ لگا
اور ظاہر ہے کہ سوا ے ایک اوس باپ کے ہمارا اس جہان مین اور کوئی
یگانہ نہ تھا پھر ہم کاشی مین رہکر کیا کرتے ہمنے اپنے والد کے پاس پہونچنا سب
امور پر مقدم سمجھکر ایک آدمی کی ہمراہی مین دلّی کی جانب سفر کیا اور بعد طے مراحل
ومنازل وبرداشت صعوبات سفر بخیریت تمام دلّی مین اپنے باپ کی خدمت مین
حاضر ہوئی مگر ہمارا باپ ہمکو دیکھکر بہت ناراض ہوا تب ہم اپنی بیکسی وبینوائی
زار زار رونے لگی ہماری رنج ومصیبت کو دیکھکر ہمارے باپ کو رحم آگیا اور شفقت

پدری ہے ہمکو اپنے پاس رکھا اور ماہرو نام تبدیل کرکے مجلا نام رکھدیا تب
سے ہم اپنے والد کے پاس رہکر بدل سے اونکی خدمت کرنے لگی سوا اے اپنے
باپ کے اور کسیکو ہم نہین جانتے تھے اور ہمارا باپ بھی ہماری خدمتگذاری کا
سے خواہ محبت پدری اور جوش خون سے ہمارے ساتھ کمال الفت رکھتا تھا
اور روز بروز اوسکی شفقت زیادہ ہوتی جاتی تھی جب ہمکو اپنے باپ کی الفت
و محبت جگری معلوم ہوئی تب ہمنے خیال کیا کہ اب ہمارے دن اچھے آئے ہین
نیز بزرگونکا مقولہ ہے کہ خوشنودی حق سبحانہ وتعالی وحصول مامول و وصول ایام
سعد منحصر بر رضامندی والدین ہے کہ الجنت تحت الاقدام امھاتکم وآباکم دلیل
ہمین ہے الغرض اسی عنوان ہم بدلجمعی تمام اپنے باپ کی خدمت مین زندگی
بسر کرنے لگی اے راجکمار ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ گڈہ مندارن مین ایک
چھتری سپاہی مفلس کی عورتکو سیکھر ہمارے باپ سے حمل رہ گیا تھا جیسی
ہماری والدہ کو تقدیر سے پیش آیا ویسی ہی اوسکے شکم سے بھی ایک دختر
تولد ہوئی بعد چندے اوسکا شوہر مر گیا تب وہ بھی ہماری ماکی طرح محنت و
مزدوری کرکے لڑکی کو پالتی تھی خدا کی قدرت سے یہ لڑکی ایسی حسین وخوبصورت
ہوئی کہ تمام گڈہ مندارن مین اوسکے حسن وجمال کا شہرہ ہوگیا اور یہ بھی ظاہر
ہے کہ ہمیشہ ایک بات ایکطرح کبھی قائم نہین رہتی اور سب امور منحصر باوقات
ہین کل امر مرہون باوقاتہا وقت پاکر اوسکا داغ بدنامی بھی رفع ہوگیا اور اوسکی

دختر جمیلہ کی باعث ہتنفس اوس سے رغبت کرنے لگا اور ہر شخص باشندہ قلعہ کی یہی آرزو تھی کہ کسیطرح اس لڑکی کی شادی ہمارے ساتھہ ہوجاوے کہ بیر ندر سنگھ نے برخلاف مرضی اپنے باپ کے اوس سے اپنی شادی کرلی اور تلوتما اوس سے پیدا ہوئی +

اب ہماری شادی جسطرح بیر ندر سنگھ کے ساتھہ ہوئی وہ سنئے جبکہ بیر ندر سنگھ اوس لڑکی سے شادی کرنے کے بعد اپنی باپ کی ناراضی کی وجہ سے وطن چھوڑکر دلی مین آیا تب ابھی رام سوامی ہمارے باپ سے کہ دلے مین رہتے تھے اور اوس ایک علاقہ رشتہ مخفی بھی رکھتے تھے اوسکی کمال محبت والفت ہوگئی اور وہ ہمیشہ اونکی خدمت مین آیا کرتا جب تک تلوتما اپنے والدہ کی حمل مین ہی تھی کہ تب سے ہمنے اپنی شادی کی بیر ندر سنگھ کے ساتھہ دل مین تجویز کی ایک روز جب وہ ہمارے باپ کے پاس آئی ہمنے اون سے دریافت کیا کہ یہ کون ہین اونھون نے کہا کہ یہ ہمارے چیلہ یعنی مرید ہین جس روز سے ہمنے بیر ندر سنگھ کو دیکھا تھا اوسی روز سے ہمارا دل اوپر فریفتہ ہوگیا تھا اور اونکی باتین جو ہمارے باپ سے کیا کرتی تھی ہمکو نہایت میٹھی معلوم ہوتی تھین ہم دل وجان سے اونکو چاہنے لگے اور جذب دل کے اثر سے وہ بھی ہمکو ویسے ہی چاہتے تھے ایک روز ہمنے کچھہ بات بیر ندر سنگھ سے کہی اونھون نے جو ہمارے کان مین اوسکا جواب دیا اوس جواب کی ادا اور آواز اب تک ہمارے گوش جان مین سمائی ہوئی ہے ہمنے اپنی جان و دلکو

سے بے قیمت اون کے ہاتھ بیچ دیا تھا مگر جب ہمکو اپنی والدہ کی حالت جسم اب
یاد آجاتی تھی تب دل مین خوف و ہراس پیدا ہوتا تھا کہ مبادا اگر ان سے اسی
طرح زیادہ رغبت و ارتباط بڑھگیا تو ویسی ہی پراگندگی پیش آویگی ہمارے
باپ ابھی رام سوامی بھی یہ ہماری باتین اشارون اور کنایون سے تاڑگئے
بلکہ ایک روز ہم اور بیرندر سنگہ پوشیدہ بات چیت کر رہے تھے کہ اونھون نے
پردہ کے اوٹ مین وہ سب باتین سنین تب ہمارے باپ نے بیرندر سنگہ سے
کہا کہ ہم لوگ فقیر و درویش ہین ہمکو اس بلا کے باعث سے کمال پابندی ہے
اسکو تنہا چھوڑکر نہ کہین جاسکتے ہین نہ آسکتے ہین اگر تم اسکے ساتھ اپنی شادی
کرلو تو ہم بھی ہمیشہ تمھارے ہی پاس رہین اور جو تم اس بات سے ناراض ہو
یہان تک ہی ہمارے باپ نے کہا تھا کہ بیرندر سنگہ دم بھر دمبھر ناراض ہو
کہنے لگی کہ اے سوامی شودری کی لڑکی سے ہم اپنی شادی ہرگز نہین کرینگے
ہمارے باپ نے ظرافتاً اعتراض کرکے کہا کہ پہلے جارج کینیا یعنی ولد الحرام سے
کسطرح شادی کی بیرندر سنگہ کچھہ رنجیدہ ہوکر بولی کہ اون دنون ہمکو معلوم نہ تھا
کہ وہ جارج کینیا ہے اب دیدہ و دانستہ ہم شودری کی لڑکی سے کیونکر شادی
کرلین اور وہ دختر کلان آپ کی گو جارج کینیا ہو مگر تاہم شودری نہین ہے مان
اوسکی چھتیرانی تھی اور برہمن کے نطفہ سے پیدا ہوئی پھر شودری کسطرح ہوسکتی ہے
ہمارے باپ نے کہا کہ خیر اگر تمکو شادی سے انکار رہے تو تمھین اختیار رہے مگر تمھارے

اونکے جانے سے بہلا کا دل بگڑتا ہے تمھارا یہان آنا مناسب نہین ہے ہم خود تمھارے
مکان پر چل آیا کرین گے المدعا اوس دن سے کئی روز تک بیرندر سنگہ نہ آئے اونکے
نہ آنے سے ہم ماہی بے آب کی طرح بیقرار رہتی اور شب و روز اونکے انتظار دیکھا
کرتی اسی طرح اونکو بھی ہمارے دیکھے بغیر نرہا گیا چنانچہ پھر اونھون نے آمد و رفت
کی راہ نکالی بعد ایام مہاجرت جو وصال میسر ہوتا ہے اوسکا مزہ وہی خوب جانتا ہے
کہ جنے لذت درد جدائی پائی ہو بیرندر سنگہ کے دوبارہ ملنے سے ہمارے دل مین
ایسا جوش محبت ہوا کہ ہمنے یکبارگی دل کی گرہ کھولدی اور کسی نوع کا شرم لحاظ
نرکھا ہمارے باپ ہمارا یہ حال دیکھکر ایک روز ہمسے کہنے لگی کہ ہمارا ایک جگہ
قیام رکھنا متعذر ہے ہم دوسری جگہ جانے کا ارادہ رکھتے ہین تم کہان رہوگی
ہمنے اس بات سے دلمین رنجیدہ ہوکر کہا کہ ہم بھی ساتھہ ہی چلین گے پھر ہمارے
دل مین بیرندر سنگہ کا خیال آیا اور سوچا کہ جیسے کاشی مین بعالم تنہائی رہا کرتے
تھے ویسے ہی یہان بھی رہین گے اور یہی بات ہمنے اپنے باپ سے کہی ہمارے
باپ نے کہا کہ نہین اس سے بہتر ایک جگہ ہمنے تمھارے واسطے تجویز کر رکھی ہے جب
ہم یہان سے کسی طرف کا عزم کرین گے تو تمکو مہاراجہ مانسنگہ کے زنانہ محل مین
نئی مہارانی کے پاس چھوڑ دین گے ہمنے یہ بات ناپسند کرکے والد سے کہا کہ آپ
ہمکو یہان نہ چھوڑیے اپنے ہمراہ ہی لے چلئے والد نے کہا کہ اب ہم نہین بچاوین گے
تم مہاراجہ صاحب کے زنانہ مین جاکر رہو ہم وہان روز مرہ تمکو دیکھہ آیا کرین گے

اگر تم وہان راضی رہو گی تو خیر ورنہ اور کچھ تجویز کیجاوے گی غرض اس طور سے
ہمارے باپ نے ہمکو بیر سنگھ کی آنکھوں سے دور کیا راجکمار ہم آپ کے
زنانہ محلون مین رہ آے ہین اور آپ کے والد شریف کی شکوہ و دولت مین ایک
مدت دراز تک بزمرہ پاتران عمر بسر کی ہے مگر آپ ہمکو نہین پہچانتے ہین آپ کی عمر
اوس زمانہ مین دس برس کی تھی اور آمیر کے محلون مین اپنی والدہ شریفہ کے
پاس آپ رہا کرتے تھے اور ہم مہارانی اور ملا آپ کی دوسری والدہ
کے پاس پاترون مین رہا کرتی تھی حمائل گل کی طرح مہاراجہ مانسنگہ کے گلے مین بہت
سی خوبصورت عورتین لگی ہوئی تھین مگر آپ کی والدہ حقیقی اور دوسری والدہ
اوسوقت ہمکو اچھی طرح جانتی تھین مہاراجہ جودھ پور کی دختر بلند اختر مہارانی
اور ملا آپ کی یاد ہونگے جسقدر اون کے اوصاف ذاتی و صفاتی تھی وہ بیان سے ادا
نہین ہو سکتے وہ ہمکو کنیز کی طرح نہین جانتی تھی بلکہ ایک اپنی عزیزہ سمجھتی تھین
اونھون نے انواع انواع کے فنون ہمکو سکھاے تھے سلمہ کاری یعنی مصوری اور
لکھنا پڑھنا اونھون نے بذات خود محنت کر کے ہمکو سکھلایا یہ چٹھی جو آپ کے نام
لکھی جاتی ہے صرف اونھین کی تعلیم کا فیض و نتیجہ ہے اور علاوہ ازین اونکی رضامندی
کے لیے ہم وہان ناچنا گانا بھی سیکھے اور جسقدر اونکی عنایت اور مہربانی ہمارے
حال پر مبذول تھی اوسیقدر مہاراجہ مانسنگہ بھی ہمارے اوپر نظر شفقت رکھتے تھے
اور ہمارا گانا بجانا سنکر بہت محظوظ ہوا کرتے ہمارے باپ بھی رام سوامی سے

بھی مہارانی صاحب کو کمال الفت و محبت تھی اور وہ ہر روز ہمارے ملنے کو آیا کرتی
تھی اور ملا مہارانی کے پاس ہم سب طرح راضی و خوش تھے مگر رنج اندرونی و درد دلی
سے ہمکو ہمیشہ کلفت رہتی تھی کیونکہ حسن عزیز نے ہمارا دل چھین لیا تھا اوسکی دید آ
ہمکو میسر ہونے محال ہو گئی ہم یہ نہین کہ سکتے کہ وہ ہمکو بھول گئے ہون مگر ایسے مقام
دشوار گذار مین اونکا ملنا نہایت دشوار تھا آپکے یہان آسمانی نامے
ایک کنیزک تھی شاید وہ آپ کی بھی یاد ہو اوسکو ہمارے ساتھ نہایت انس تھا
بھنے اوس سے اپنا درد دل ظاہر کرکے بیرندر سنگھ کی خبر لینے کو بھیجا اور اوسنے
اونکا پتہ لگا کر ہمارے حال سے مطلع کیا اور جو کچھ اونھون نے جواب دیا وہ ہمارے
پاس پہونچایا پھر ہم اکثر اوقات آسمانی کے ذریعہ سے اونکے پاس چٹھی بھیجا کرتی
اور جواب پایا کرتی تھی القصہ اسی عنوان نامہ و پیام مین تین سال گذر گئے اور
اگرچہ اس عرصہ دراز مین ہمارے اونکے ملاقات کا ڈھب نہ لگا مگر طرفین کے
دلون مین وہی محبت برابر بنی رہی ہر لحظہ جدائی کا الم ستاتا رہا سرور وصال کا
خیال آتا رہا نہ وہ ہمکو بھولے نہ ہم اونکو بھولے تب یقین کامل ہو گیا کہ اس
محبت کے درخت کی جڑ نہایت استحکام سے دلونکی زمین مین بیٹھی ہے مگر اب اس سے
زیادہ طاقت بر داشت رنج مہاجرت کی نہین ہی اور شدت درد فراق سے روز
بروز حالت بیخودی طاری ہونے لگی ایک روز رات کے وقت ہم تنہا اپنے
مکان مین سوتے تھے کہ یکایک نیند اوچٹ گئی خیالات وصال یار مین کروٹین

بدلتی رہی **شعر** جسکا دل دلبر بین ہو پھر اوسکو کب آتی ہے نیند + کروٹین لیتے
ہی لیتے صاف اوڑ جاتی ہے نیند + ناگاہ ہمکو ایسا محسوس ہوا کہ کوئی شخص ہمارے
سرہانے کھڑا ہے ہمنے جو پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بیرندر سنگھ ہین تین برس کے
بعد اون کے دیدار ہمکو نصیب ہوے غایت شوق سے ہماری ہاتھہ پانو پھول گئے
اور بیساختہ اونکے گلے لگ کر رونے لگی اور اوسوقت ہمکو کچھہ شعور گفتگو کا اونکے
ساتھہ نرہا **شعر** من از حیرت تو از تمکین نہ ایمائے نہ تقریرے + بدان ماند کہ
ہم نرم است تصویرے بتصویرے + آخر ہمنے اپنے ہوش و حواس قائم کر کے
اون سے پوچھا کہ آپ اس زنانہ محل مین کس طور سے آئے اونھون نے کہا کہ ہم آسمانی
کے ساتھہ کہارون کے بھیس مین پانی کی کانور کندھے پر دھر کر آئے ہین اور بہت دیر
سے یہان چھپے بیٹھے تھے کہا کہ اب تم کیا کروگے اور پھر کس طرح جاؤگے جواب دیا
کہ اب تمھارے اختیار ہے جسطرح چاہو کرو یہ بات سنکر ہم سوچنے لگے کہ اب کیا
کیا جاوے اور انکو کس جگہہ رکھا جاوے اور اسی خیال مین ہمارا دل بیقرار
ہو رہا تھا کہ یکایک اوسوقت ہمارے گھر کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہمنے جو اسطرف
کو دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ مہاراجہ مان سنگھ کھڑے ہین یہ دیکھتے ہی ہمارا رنگ فق
ہو گیا آہ راجکمار اوسوقت کی حالت خوف و بیم ہم کچھہ نہین لکھہ سکتے کہ ہمپر کیا گذرتی
تھی آخر یہان تک ہوا کہ مہاراجہ مان سنگھ نے بیرندر سنگھ کو گرفتار کر کے قید کر دیا
اور فرمایا کہ جیسا تو نے فعل کیا ہے ویسی ہی سزا پاوے گا اس واقعہ ہوش ربا سے

جیسا ہمارے دل کو اضطراب و اضطرار حاصل ہوا اوسکا بیان فضول ہے ہم اسی
حالت مین رہتے روتے مہارانی اور بملا کی خدمت مین گئی اور تمام قصور اپنے
ذمہ لیکر عفو تقصیر چاہی اور جب کہ ہمارے باپ ملنے کو آئے تو اون سے بھی اظہار
حال راست مین دریغ نہین کیا اور یہ خیال کرکے کہ مہاراجہ نہنگہ ہمارے باپ کی
تعظیم گورلو کے موافق کرتے ہین البتہ اون کے کہنے سے تجاوز نہ کرین گے ہم نے
اونکی خدمت مین عرض کی کہ آپ اپنی بڑی لڑکی کی بات بھی یاد کرلین ہمارے
والد نے ہماری گریہ وزاری پر مطلق توجہ نہ کی اور خفا ہوکر کہنے لگے کہ اے بدبخت
نابکار تو نے ایک لخت ہی شرم وحیا کا برقعہ اوتار دھرا اگر ہمکو گمان قوی ہے
کہ اونھون نے اس باب مین مہاراجہ نہنگہ سے ضرور گفتگو کی ہوگی مہارانی اور بملا
ہمارے حال پر نہایت مہربان تھین اونھون نے مہاراجہ صاحب سے ہمارے
معاملہ مین بہت کچھ کہا تب مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر بیرندرسنگہ بملا کے
ساتھہ شادی کرلیوے تو ہم اوسکو چھوڑ دیوین گے ہم مہاراجہ صاحب کا مطلب
دل مین سمجھکر خاموش ہو رہے مگر بیرندرسنگہ سے جب اونھون نے اس امر کو کہا
تو وہ ناراض ہوکر کہنے لگا کہ جب تک ہماری زندگی ہے ہم اس جیلخانہ ہی مین
قید رہنا پسند کرتے ہین اور گو ہماری جان جاتی رہے مگر ہم شودری کی لڑکی سے
ہرگز شادی نکرینگے آپ ہندو دھرم ہوکر یہ بات کسطرح زبان سے نکالتے ہین
مہاراجہ صاحب نے فرمایا کہ اے کم عقل بیشعور جب بڑے بڑے راجاؤن نے

مسلمان بادشاہون کو اپنی لڑکین دین تو پھر تجکو برہمن کی دختر سے شادی
کرنے مین کیا عذر و اعتراض ہے بیرندر سنگہ نے کہا کہ خیر ہمکو کچھہ عذر رہو یا نہو مگر مہاراج
پروردگار کے واسطے آپ ہمکو چھوڑدین پھر ہم تمام عمر بملا کا نام تک بھی نہین
لین گے مہاراجہ صاحب نے ہنسکر فرمایا کہ تم نے بہت بڑا قصور کیا ہے اسکی سزا
تمکو سخت دیجاے گی ورنہ تم بملا سے اپنی شادی کرلو اب اگر تم نے اوسکو ترک
کردیا تو پھر اوسکو بدچلین اور ناقص رہ جانا ہوگا اوس سے کوئی بھی شادی نکریگا
الغرض اسیطرح بہت سی ردوبدل ہوتی رہی مگر بیرندر سنگہ نے قبول نکیا اور ایک
مدت مدید تک قید خانہ مین تکلیف شدید پاتا رہا آخر جب بجز اقبال شادی اور
کسیطرح صورت رہائی ندیکھی تب خود بخود بیرندر سنگہ نے مہاراجہ صاحب کو پیغام بھیجا
کہ اگر بملا ہمارے پاس کنیز کی طرح سے رہے اور یہ بات کسی سے ظاہر نکرے
تو ہم اوسکے ساتھہ شادی کرنے کو راضی ہین مہاراجہ صاحب نے یہ بات ہمسے
دریافت کی ہمکو بیرندر سنگہ کے پاس رہنا بدل منظور تھا کسی دولت و نعمت یا
رانی بنکر اپنے کہلانے کی خواہش نہین تھی صرف اونکی مہربانی کی نظر چاہتی تھی ہمسے
فوراً اس بات کو منظور کرلیا اور ہمارے والد اور مہاراجہ صاحب بھی اسبات پر
رضامند ہوگئے اور ہماری شادی بیرندر سنگہ سے کردی ہم بوجہ کنیز کان مہاراجہ
صاحب کے محلون سے رخصت ہوکر بیرندر سنگہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
کلفت دیرینہ دل سے دور کی مگر ظاہر ہے کہ جو امر نارضامندی و جبر اور دباؤ سے

ہوا ہو وے وہ مدت تک دل مین کھٹکا کرتا ہے اسلیے بیر ندر سنگہ بعد شادی
ہمکو خار کے مانند دیکھا کرتی تھے اور جو محبت سابق تھی وہ بالکل اونکے صفحہ دل سے
محو ہوگئی مہاراجہ مانسنگہ نے جو اونکا تھتک کیا اوسکو یاد کرکے وہ ہماری بے
توقیری کرتی تھی چند عرصہ تک تو اسیطرح رہا مگر پھر وہ ہمسے راضی ہوگئی اور پہلے
سے بھی زیادہ چاہنے لگی لیکن مہاراجہ مانسنگہ کی نسبت اونکو اوسی طور شکر رنجی بنی
رہی آخر جو قسمت کا لکھا تھا وہ بیرروے ظہور آیا راجکمار جو کچھہ ہمارا حال راست
تھا وہ یہ ہے جو گذارش ہوا اور اس حال کے اظہار مین جو ہمارا اقرار آپ سے
تھا صرف اوس ہی کے وفا کرنے کا ہمارا مطلب نہین ہے بلکہ اکثر اشخاص ایسا
کہتے ہین کہ ہمارا رسم و راہ خاندان ترک کرکے گڈہ منداران کے ٹھاکر کے پاس
رہتی تھی ہمارے مرنے کے بعد اس عیب و بدنامی کو آپ ہمارے نام سے دور
کرینگے اسلیے ہمنے اپنا سب حال مفصل ظاہر کیا ہے آسے راجکمار اس چٹھی
مین ہمنے سب باتین لکھی ہین مگر جسکی خبر سننے کی آپ منتظر و مشتاق ہین اوسکا
نام بھی ہمنے نہین لکھا آپ دل مین خیال کرلین کہ وہ نام ہی جہان سے جاتا رہا
تلوتما نامے کوئی آدمی یہان نہ تھا اور نہ ہے اس خیال کو آپ دل سے بھولادین
زیادہ عمر و دولت نصیب ہو اور پروردگار آپ کو مقاصد دلی پر کامیاب کرے ۔
عثمان اس تمام چٹھی کو پڑھکر کہنے لگا کہ اے بدبخت بھلا تو ہماری زندگی کا باعث ہوئی جو کہ
تیرے ہی سبب سے بچے جسطرح بھینے گا حتی الوسع ہم تیری بہتری اور

۱۶۰

برآمد کارین دریغ نکرینگے بملا دم سرد بھر کر کہنے لگی کہ اس جہان سست بنیاد مین
اب ہمکو کوئی خواہش باقی نہین رہی آپ کیا ہماری بہبودی مین کارروائی کرینگے
البتہ ایک بات تو ضرور ہے عثمان نے کہا ہم وہی کرینگے بملا کی آنکھ سے آنسو
ٹپک پڑے اور بولی کہ عثمان تم کیا کہتے ہو جلے ہوے دلکو اور زیادہ کیون پھونکتے
ہو عثمان اس مطلب کے مغز کو پہونچکر اپنے ہاتھہ سے انگشتری نکالکر کہنے لگا کہ یہ انگوٹھی
تم اپنے پاس رکھو دو ایک روز مین قتلوخان کی سالگرہ کا دن ہے اوس روز
یہان بہت بڑا جشن ہوگا اور محافظ وغیرہ پہرہ والے سب نشا پیکر مست والے و
مدہوش ہوجاوینگے اوسدن تلوتما کو ہم یہان سے نکالدینگے تم تلوتما سے
ایسا کہدو کہ اوس روز بوقت نصف شب قلعہ کے زنانہ محل کی طرف کے دروازہ کو
چلی جاوے اوس دروازہ پر جو شخص اسی وضع کی دوسری انگوٹھی دکھلاوے
اوسکے ساتھہ ہوجاوے جہان تلوتما جانا چاہے گی وہ شخص بحفاظت تمام وہان
پہونچا دیگا بملا نے یہ بات تائید آسمانی سے سمجھکر انگوٹھی لے لی اور عثمان کو دعاے
خیر دیکر چلنے لگی اوسوقت عثمان نے کہا کہ خبردار یہ بات کسی اور پر واضح نہووے
اور تلوتما تنہا جاوے اوسکے ہمراہ کوئی دوسرا آدمی نہو ورنہ گرفتار ہوجاویگا
بملا یہ امر قبول کرکے رخصت ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ خیر یہی غنیمت ہے بہلا تلوتما
تو جاوے ہم پھر دیکھہ لینگے پروردگار کو سب طرح کی طاقت و قدرت ہے
بہرحال وہ اچھی ہی کریگا جو کچھہ انسان کو پیش آتا ہے وہ سب اپنے اعمال کا

نتیجہ ہے ورنہ اوسکی ساز گاری و کار سازی مین کچہہ شک و شبہ نہین ہر حالت
مین شاکر و صابر رہنا لازمہ حال انسان ہے **شعر** در ہمہ حال شکر باید کرد +
کہ مبادا ازین بتر گردد +

راجکمار کا شفا پانا اور دج سے گفتگو فرمانا

شعر تو شاد باش کہ ایام غم نخواہد ماند + چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند +
سدا ایک سے دن کسی کے نہین ہتے زمانہ در گذر ہے آج محنت و غربت پر تکیہ ہے
کل حشمت و دولت کا بالین زیر سر ہے آج عسرت و افلاس کا سامان مہیا ہے
عیش و عشرت کی آمد فردا ہے رنج و الم کے دن بھی گذر جاتے ہین راحت و آرام
کے ایام بھی بسر ہو جاتے ہین نہ اسکا قیام ہے نہ اوسکا ثبات ہے
لاجنب صرف ایک خدا کی ذات ہے یہان صبر کا کام ہے شکیبائی درکار ہے پھر
دیکھو کہ فضل پروردگار رہے **اشعار** دگرگون ہے حال زمان دمبدم + کبھی
عیش و عشرت کبھی رنج و غم + کبھی راحت و فرحت جان و تن + کبھی فکر و اندوہ
و رنج و محن + نہ غم ہی رہے اور نہ شادی سدا + مع العسر یسرا کہا ہے بجا +
نہ ویسا رہے پھر نہ ایسا رہے + سدا کونسا ایسا تیسا رہے + غرض جیسی حالت
مین ہے سدا + ادا کیجیے دل سے شکر خدا + حاصل کلام روز بروز راجکمار کو
صحت و شفا حاصل ہونے لگی اور رفتہ رفتہ شافی مطلق کے فضل و کرم سے صحت کاملہ

ستو اصل ہوئی نقاہت و ناطاقتی رفع ہوئی بھوک بڑھنے لگی غذا اچھی کہانے لگے
بدن مین طاقت و توانائی آئی جاتی و تندرست ہوئے مگر اب انواع انواع
کے فکر و اندیشون نے اونکی طبیعت کو گھیر لیا آول یہ خیال پیدا ہوا کہ تلوتما
کہان ہے اور کس حالت مین ہے جیسے کہ راجکمار کو آرام ہونا شروع ہو اتھا
تب ہی سے اشارات و کنایات مین سب مصیبت زدگان اہل قلعہ کی حالات
پوچھتے رہے مگر کسی نے کچھہ جواب شافی نہین دیا عائشہ تو اونکے حال سے
ناواقف محض تھی عثمان ظاہر نہین کرتا تھا غلام و کنیزک کچھہ جانتے نہ تھے
وہ اون کے اشارہ و کنایہ کیا سمجھتے اور کیا جواب دیتے تلوتما کی حال کی خبر
نہ ملنے سے ہردم و ہرساعت راجکمار کی بیقراری و اضطرار مین بسر ہوتی تھی دوسرا
یہ فکر دامنگیر حال ہوا کہ دیکھیے اب ہمارے واسطے کیا صورت پیدا ہوتی ہے
اس امر کا سر دست کوئی جواب نہین دے سکتا تھا راجکمار ہر لحظہ اسی اندیشہ
مین رہتے تھے کہ اگرچہ عثمان کی ترحم مزاجی اور عائشہ کی لطف و مہربانی سے
بستر پر تکلف و فرش و فروش عمدہ و زیبا و مکان نفیس و غذاے لطیف و خدمتگاران
چالاک و چست و دیگر سامان آرام و آسایش تمام موجود و مہیا ہے اور ہمکو
کسیطرح کی تکلیف نہین مگر تاہم ہم نظر بند ہین دروازہ پر پہرا اٹھا ہے جیسے
قفس طلائی مین طوطی کو بند کرکے عمدہ عمدہ نفیس میوہ جات کہلاتے رہین وہی
ہماری حالت ہے واللہ اعلم یہان سے کب رہا ہووینگے بظاہر کوئی طریق

خلاصی بھی نظر نہین آتا ہے اور یہ بھی معلوم نہین کہ اب ہماری فوج کہان ہے
اور کس حالت مین ہے تیسرا یہ خیال نازک دل مین سمایا کہ اس عائشہ عدو پرور
دشمن نواز کو خداوند تعالے نے ایک عجیب خوش خلق و دردمند وغمخوار پیدا
کیا ہے اسنے ایک لمحہ کے لیے ہماری خدمت و دلجوئی سے پہلوتہی نہین کی
اور ہر وقت ہماری آسایش کے واسطے گویا اپنی جان قربان کرتی رہی اسکی
جانفشانی وخدمت گذاری کا عوض ہم کیا دے سکین گے آس اثنا مین عائشہ کا
یہ طریق تھا کہ جب تک راجکمار کو بہیئت شفاے کلی حاصل نہین ہوئی تب تک
ہر روز علی الصباح خواب استراحت سے بیدار ہوکر راجکمار کی خدمت مین آموجود
ہوتی اور اپنے ہاتھ سے بلا امداد غیرے تمام خدمات مرہم و پٹی و شست وشوی
جراحات وغیرہ بکشادہ پیشانی بجالاتی اورجب تک راجکمار ہاتھہ مونھہ دھوکر
بحالت اعتدال نہ آجاتی تب تک اونکے پاس سے نہ جاتی اور اگر بر تقدیر
کسی ضروری کام کی درپیشی ہو یا حسب طلب اپنی والدہ کے چلی جاتی تو فوراً
اونھین قدمون واپس آجاتی غرض بدل وجان راجکمار کی خدمت مین کمربستہ
ومستعد رہتی تھی ظاہر ہے کہ بیمار سے زیادہ بیماردار کو تکلیف وتشویش رہتی ہے
مگر اس نیکبخت عائشہ نے کبھی کسی خدمت سے ابرو پر بل نہ کی اور کسی عنوان
دل مین عار نہ لائی القصہ جب تک راجکمار کو بخوبی صحت نہوئی تب تک عائشہ
بلاناغہ ہر وقت معمولاً حاضر رہتی اور جیسے جیسے آرام ہونے لگا وہ بھی آنے

جانے مین کوتاہی کرنے لگی تا آنکہ جب راجکمار بہمہ جہت تندرست ہو گئے اوسنے بھی آنا ترک کر دیا اگر کبھی آتی تھی تو عثمان کے ساتھہ آجاتی اور اوسیکے ہمراہ چلی جاتی تھی راجکمار کو بھی اسبات کا کچھہ خیال اور چندان ملال نہ تھا اور اکثر راجکمار بعالم تنہائی مین دل بہلانے کے لیے جالیون سے بازار کو بیٹھے دیکھا کرتے تھے ایک روز اتفاقیہ مصروف سیر و تماشہ تھے آدمیونکی آمد و رفت اور اونکے با اختیار چلنے پھرنے اور اپنی بے اختیاری پر افسوس کر رہے تھے کہ یکایک انبوہ کثیر آدمیونکا اونکو نظر پڑا کہ بہت سے آدمی ایک غول باندھے ہوے کھڑے ہین انکو خیال ہوا کہ شاید کسی بازیگر یہان متی وغیرہ کا تماشہ ہو گا جب دو چار آدمی وہان سے علٰحدہ ہوے اور کسیقدر بھیر ہوئی تب راجکمار کی نظر ایک آدمی پر پڑی کہ اس گروہ کے وسط مین ایک شخص نہایت دراز قد سیاہ چردہ قبہ پیشانی دبہ شکم غریب الوضع عجیب الخلقت جیسے کسی درخت کو بجلی جھلس دے اور اوسکا مرق ایک ٹونڈ مٹرا سے کتاب ہاتھہ مین لیے کچھہ لوگونکو پڑھکر سنا رہا ہی اور بہت سے آدمی اوسکے گرد و پیش کھڑے ہین ناک اوسکی اس قدر فربہ و دراز ہے کہ اگر وہ منہ پر نہوتی تو بیشک فیل بینی بریدہ تھا اور ہنگام گفتگو ہاتھہ منہ کو اس انداز سے ہلاتا ہے کہ اون حرکات کو اگر مردہ بھی دیکھے تو بلا تحاشا دانت نکالدے اور بے اختیار ہنس پڑے راجکمار اوسکو دیکھہ دیکھہ ہنس رہی تھی کہ اسی اثنا مین عثمان خان آپہونچا اور سلام کیا راجکمار سے

تعظیم دیکر اوسکو بٹھا لیا عثمان نے پوچھا کہ آپ جالی سے کیا تماشا فرما رہے
ہین راجکمار نے کہا کہ ایک جلی ہوئی لمبی لکڑی کو دیکھ رہا ہون آؤ تم بھی دیکھو
عثمان اوسکو دیکھکر کہنے لگا کہ راجکمار کیا آپ نے اسکو پیشتر کبھی نہین دیکھا ہے
راجکمار بولے کہ ہمنے کبھی نہین دیکھا عثمان نے کہا کہ وہ آپ لوگون کا ہمن ہے
اسکی باتین نہایت جہالت اور مسخراپن کی ہین اور ہمنے گڈہ مندارن مین اسکو
اکثر اسی حالت مین دیکھا ہے راجکمار نے یہ سنکر دل مین خیال کیا کہ اگر یہ گڈہ
مندارن مین تھا تو اس سے شاید اوس گم کردہ نشان آوارہ خانمان سینے
ملو تما کا کچھہ پتہ ونشان ملجاوے یہ سوچکر کہنے لگے کہ اسکا کیا نام ہے عثمان بہت
غور کرکے بولا کہ اسکا نام سیدھا سا نہین ہے کچھہ مشکل ہے یکایک زبان پر
نہین چڑھتا ہے گن گنیت نہین نہین گنیتا یا گج جاک جگ نہین گجپتیا یا شاید
گجپت ہے راجکمار نے کہا کہ اگر خیال کیا جاوے کہ یہ شخص بنگالی نژاد ہے تو یہ
اس ملک کا نام نہین اکثر بنگالی براہمنون کے نام بھٹ آچارج وغیرہ پر
ہوتے ہین پھر عثمان نے کہا کہ اسکی نام کے اوپر ایک علاوہ خطاب کا بھی لگا ہوا ہے
وہ شاید علم علم کچھہ ایسا ہی ہے راجکمار بولے کہ عثمان بنگالی زبان مین یہ لفظ
علم کے معنے مین نہین آتا ہے علم کو بنگالے مین بدیا کہتے ہین تو شاید بدیا بھوکن یا
بدیا باگیش ہوگا عثمان بولا کہ ہان ہان بدیا ایک لفظ مشہور بنگالی زبان مین ہے
مگر ہاتھی کو کیا کہتے ہین سو فرمائیے راجکمار نے کہا کہ ہاتھی کو ہستی کری دنتی بارن

تا گ گ بولتے ہین عثمان بولا کہ ہان یاد آگیا اسکا نام جگپتی بدیا دگج
ہے یہ بدیا دگج بڑا تعجب کا بھرا ہوا خطاب ہے جیسی صورت ویسا ہی القاب
ہے راجکمار نے کہا کہ ہمارا دل اس سے بات چیت کرنے کو چاہتا ہے عثمان
نے پیشتر بدیا دگج کی کچھ باتین سنی تھین دل مین خیال کیا کہ اس سے گفتگو کرنے
مین کچھ خطرہ نہین ہے کہنے لگا کہ کیا مضائقہ ہے پھر راجکمار اور عثمان دونون
وہان سے اوٹھکر مکان کے دروازہ پہ آئے اور جگپتی کو بلوا بھیجا جب وہ حاضر
ہوا راجکمار نے پوچھا کہ آپ برہمن ہین جگپتی نے ایک عجیب بخشانہ انداز سے
ہاتھ ہلا کر یہ اشلوک پڑھا **اشلوک** یاوت میرو ستھا دیوا یاود گنگا مہی
تلی + اساری کھلو سنساری سار نگ سمر مندر نگ + یہ لایعنی اشلوک سنکر
راجکمار بہت ہنسے اور ہنسکر اوسکو ڈنڈوت پرنام کیا اوسنے آشیرباد
دی کہ خدا خان بابوجی کو خوش رکھے راجکمار نے کہا کہ ہم مسلمان نہین ہین
بیند وہین دگج نے دل مین خیال کیا کہ یہ شخص مسلمان ہے ہمسے اپنا حال چھپاتا ہے
اس مین کچھ اسکا مطلب ہوگا ورنہ ہمکو یہان کیون بلاتا خوف زدہ ہوکر کہنے لگا
کہ خان بابوجی ہم آپ کو پہچانتے ہین آپ کے ہی دانون سے ہم پلے ہین ہمکو آپ
کچھ نہ کہیے ہم آپ کے چیز نوکر داس ہین راجکمار نے دل مین کہا کہ یہ آدمی بھی
ایک تماشا ہے اور پھر کہنے لگے کہ آپ برہمن ہین اور ہم چھتری ہین پھر آپ
ہمکو ایسی بات کیون کہتے ہین آپ کا نام جگپتی بدیا دگج ہے دگج سوچنے لگا کہ

کہ ہمارا نام اسنے کیونکر جانا ضرور یہ ہمکو کسی آفت مین ڈالیگا ہاتھہ جوڑکر بولا کہ
دوہائی شیخ جی کی ہم آپکے پانون پڑتے ہین ہمکو چھوڑدو راجکمار نے سوچا کہ یہ
شخص خوف زدہ ہوگیا ہے اس سے کوئی مطلب حاصل نہوگا تب وہ بات پھیر کر
کہنے لگی کہ آپکے ہاتھہ مین یہ کیا ہے دیگ نے کہا خاوند یہ مانک سیہر کی کتاب
ہے راجکمار بولے کہ مانک سیہر کی کتاب کا براہمن کے ہاتھہ مین کیا کام ہے دیگ
نے کہا ٹھیک ٹھیک مگر پہلے ہم براہمن تھے اب نہین ہین راجکمار نے کہا کہ
یہ کیا بات ہے آپ تو گڈہ منڈارن مین رہتے تھے دیگ نے خیال کیا کہ یہ اسنے
کسطرح جانا کہ ہم ہیرند رسنگہ کے قلعہ مین رہتے تھے ضرور جیسا ہیرند رسنگہ کے ساتھہ
کیا ویساہی ہمارے ساتھہ کریگا یہ سوچکر نہایت خوف وہراس سے
تھرتھر کانپنے لگا اور زار زار رونے لگا راجکمار بولے کہ روتی کیون ہو دیگ دونون
ہاتھہ اوٹھاکر پکارا کہ دوہائی خان باوا ہمکو مارو مت ہم تمھارے غلام باوا
راجکمار نے کہا کیا تم پاگل ہوگئے ہو دیگ بولا نہین باوا ہم تمھارے غلام
باوا ہم تمھارے ہین باوا راجکمار نے یہ حالت دیکھکر اوسکے خوف رفع
ہونے اور دل خوش کرنے کے لیے کہا کہ تم کسیطرح کا اندیشہ مت کرو مانک سیہر
کی کتاب پڑھو ہم سنینگے دیگ کتاب کھولکر بڑی اونچی سُرون مین پڑھنے لگا
روتا جاتا تھا اور پڑھتا جاتا تھا تھوڑی دیر کے بعد راجکمار نے پھر پوچھا کہ
آپ یہ براہمن ہوکر مانک سیہر کی کتاب کیون پڑھتے ہین دیگ نے جواب دیا کہ ہم

مسلمان ہو گئے ہین راجکمار نے کہا کس طرح دیجگ بولا کہ جب مسلمان لوگ
گڑہ مین آئے تب ہمکو کہا کہ ارے بھجن ادھر آؤ ہم تجکو آج مارین گے یہ بات
کہکر ہمکو پکڑ لیگئے اور مرغی کا پلاؤ پکا کر ہمکو کھلا دیا راجکمار نے پوچھا کہ پلاؤ
کیا ہوتا ہے دیجگ نے کہا کہ چانول اور مرغی کا مانس گھی مین پکا کر کھلا دیا
اوسکا نام پلاو ہے یہ کہکر دیجگ چپ ہو رہا راجکمار نے کہا کہ کہے جاؤ اور
کیا ہوا دیجگ بولا کہ پھر ہمکو کلمہ پڑھایا اور کہتے لگے کہ آج سے تو مسلمان ہو گیا چنانچہ
اوسی روز سے ہم مسلمان ہو گئے پھر راجکمار نے پوچھا کہ اور کیا کیا ہوا دیجگ نے
کہا کہ اور براہمن بھی اسیطرح مسلمان کر دیے یہ بات سُنکر راجکمار نے بنظر سخت
عثمان کی جانب دیکھنے لگے عثمان سمجھ گیا کہ راجکمار اس بات کو سُنکر دل مین رنجیدہ
ہوے ہین اور بولا کہ اس مین گناہ کیا ہے مذہب محمد سے راست وحق ہے خوف
دیکر فریب دیکر جبر سے تعدی سے دین اسلام کی بڑھانے مین اہل اسلام کو گناہ
نہین ہے بلکہ عین ثواب ہے راجکمار نے جواب دیا کہ گو مذہب اسلام حق و راست ہے
مگر کوئی بات راست وصدق کرداری کے مسلمان مین نہین پائی جاتی ہے دیکھو یہ
بات اظہر من الشمس ہے کہ تم سب لوگ بادشاہ ملک اپنے ولی نعمت سے
نمک حرامی کر کے برملا پھر گئے ہو سر انحراف بلند کر کے بغاوت پر کمر باندھی
ہے کیا کورنمکی ہی کا نام ایمان ہے اور اس نمک حرامی ہی کو نیکی و ثواب کہتے
ہین یہ نزدیک کا وقوعہ ہے کہ شاہ ہمایون والد اکبر بادشاہ سے

شیر خان نامی افغان نے جو معتمد الیہ اور نمک خوار قدیم اس تھانہ کا تھا کمر
آمادہ ہو کر براہ بغاوت سر کیا اور جمعیت کثیر افغانان آگرہ کی دریا سے گذر کر
سکندرہ کے مقام پر نیزہ گشتگی نصب کیا آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ شاہ
ہمایون کو اوسپر یورش کرنی پڑی عین یورش کی حالت مین عبد الغفار نام
بخشی فوج شاہی نے داغ نمک حرامی سے اپنا منہ کالا کر کے شیر خان باغی کا ساتھہ
اختیار کیا جب بخشی روسیاہ حرامخوری کر کے شامل فرقہ اشقیا ہو گیا اوسکے ساتھہ
بہت سی فوج شاہی بھی زمرہ ناحق شناسان مین مل گئی انجام کار بادشاہ
سے مقابلہ و مجادلہ پیش آئی اور اس جم غفیر ناعاقبت اندیشان سے پائی ثبات
بادشاہ کا متزلزل ہو کر سوائے بھاگنے کے اور کوئی راہ نہ ملی ناچار بادشاہ نے
بحال تباہ بھاگ کر لاہور اور سندہ کے رستہ ایران کی جانب کوچ
کیا اور اوسی حالت تباہی مین سندہ کی ریگستان مین یہ بادشاہ اکبر متولد
ہوئے شاہ طہماسپ والی ایران نے رعایت لوازم مہمانداری ہمایون شاہ
جیسی کہ چاہیے ادا کی اور اپنے پاس سے افواج و خزائن دیکر اور بیرم خان نامی
امیر کبیر کو سردار لشکر کر کے بجانب ہند روانہ کیا حتی کہ کلانور کے میدان مین باہم
لشکر سلطانی و افواج نمک حرام کی ایک معرکہ سخت پیش آیا اور لشکر شیر خان نے شکست
فاحش اوٹھا کر راہ فرار سر کیا اور قنوج تک اوسکے قدم نہ جمے عاقبت الامر قلعہ
کالنجر مین محروس و محصور ہو گیا اور خدا اسے راستی نواز کے حکم سے یکایک قلعہ کے

بیرم خان ... نعمت اللہ ... ن شمس خان
[illegible]

بارود خانہ مین آگ لگ گئی اور اوس سے نمک حرام مذکور معہ جمیع اشرار فجار اپنے کیفر کردار کو پھونچکر خدا جانے کہان اوڑ گیا اور ناحق شناسی ولی نعمت کا یہ نتیجہ پایا کہ اوسکی نعش تک کا پتہ نہ لگا علی ہذا القیاس اب دیکھو لوکہ جا لانکہ تم سب لوگ مسلمین کہلاتے ہو اپنے آپ کو صاحب ایمان تبلاتے ہو اور شاہ عہد بھی اہل اسلام سے ہے اور آبا و اجداد سے تم لوگ اس عتبۂ خلافت کی نمکخوار رہی علی الخصوص اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم قرآن مین نازل ہے پھر بھی تم نے اون سب حقوق نعمت شاہی اور حکم الٰہی کو نسیاً منسیاً کرکے داغ ناسپاسی و ناحق اندیشی کا اپنی پیشانی حال پر لگایا کون صاحب تمیز ہے جو نمک حرام آدمی کو ایماندار و درست مذہب قرار دے گا ہمارے نزدیک جہان تک ممکن ہو اہل سلطنت کو لازم ہے کہ اس فرقۂ حق فراموش کو کبھی منصب خانی و نوابی کا نہ دین ورنہ انجام کار انکی فتنہ انگیزی و شور و شر سے بچنا محال ہوگا یہ گفتگو راجکماری کی سنکر عثمان دم بخود اور خاموش ہو رہا کچھہ جواب نہ دیا پھر راجکمار رید یا دیگھ سے مخاطب ہوکر بولی کہ مہاراج تمکو آج سے ہم شیخ دیگھ کہا کرینگے بھلا شیخ دیگھ جی قلعہ کی اور اور خبرین بھی کچھہ جانتی ہو دیگھ نے جواب دیا کہ ابھی رام سوامی بھاگ گئے راجکمار نے دل مین سوچا کہ اس بیوقوف سے بدون صاف صاف دریافت کیے مطلب حاصل نہوگا یہ خیال کرکے پوچھنے لگی کہ بیر نرسنگہ کا کیا حال ہوا دیگھ نے کہا

کہ نواب نے اونکو قتل کرادیا یہ بات سنتے ہی راجکمار کا چہرہ شدت طیش و غضب سے سُرخ ہوگیا اور عثمان سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ بات درست ہے عثمان نے آہستگی سے جواب دیا کہ نواب قتلو خان نے تجویز خود اوسکے قصاص کا حکم دیا ہماری راے مطلق اُسمین نہین ہوئی بلکہ محض اسکے برخلاف تھی راجکمار یہ سُنکر کچھہ سوچنے لگے عثمان نے وقت پاکر دِگج سے کہا کہ اب تم یہان سے چلے جاؤ راجکمار نے اوسکا ہاتھہ پکڑ لیا اور پھر پوچھا کہ بملا کہان ہے دِگج آہ سرد بھر کر کہنے لگا کہ بملا اب نواب کی بیگم ہوگئی راجکمار نے عثمان سے پوچھا کہ کیا یہ بھی سچ ہے عثمان نے کچھہ جواب نہ دیا اور دِگج سے کہنے لگا کہ تم کیا بکتے ہو یہان سے چلے جاؤ راجکمار نے دِگج کا ہاتھہ ایسا مضبوط پکڑ رکھا تھا کہ وہ چھُٹا کر نہین جاسکتا تھا راجکمار نے عثمان کی بات کا کچھہ خیال نہین کیا اور پھر دِگج سے پوچھا کہ بتلاؤ تلوتما کا کیا حال ہے دِگج نے کہا کہ ہم کچھہ نہین کہہ سکتے کہ تلوتما کہان ہے مگر ایسا سنتے ہین کہ اوسکو نواب نے قید کر رکھا ہے یہ دریافت کرکے راجکمار دِگج کا ہاتھہ چھوڑ الگ ہوگئے عثمان کہنے لگا کہ ہم صرف افسر فوج ہین ایسے معاملات مین ہمکو کچھہ دخل نہین راجکمار نے کچھہ جواب ندیا بعد اوسکے دِگج وہان سے روانہ ہوا اور راجکمار رنج و حسرت مین بھرے ہوے با دل دردمند اپنے بستر پر آلیٹے اور عثمان اپنے ڈیرہ پر چلا گیا +

بیقراری راجکمار کی تلوتما کی یاد مین اور گفتگو کرنا عثمان کا معاملہ صلح و سداد مین

جیسے کہ یہ حال پر اختلال درد خیز ملال انگیز راجکمار نے درگہ کی زبانی سنا دل اونکا نہایت اضطراب و اضطرار سے سیماب وار بیقرار ہوگیا دن جون تون کر کے بہزار خرابی و پریشانی بسر کیا رات بھر بستر بیتابی پر مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپا کئے خواب خیال ہوگیا جینا محال ہوگیا جس شخص کے دیکھے بغیر تمام عالم آنکھون مین سیاہ نظر آتا تھا اوسی سے جہان خالی ہوجانے کی خواہش کرکے خیال کرتے ہین کہ افسوس تلوتما ابتک کیون زندہ رہی مرکیون نہ گئی جو نازنین مہ لقا بہزار حسن و ادا میری منزل دل مین جلوہ افروز تھی کیا اب وہ پٹھانون کے مکان ظلمت نشان مین بصد سوز جگر اوقات بسر کرتی ہے وہ گلبدن نازک اندام کہ جسکے لب نازک پر خیال بوسہ سے تبخالہ پڑ جاتا تھا بوالہوسکی بارنگاہ کس طرح اوٹھاتی ہوگی مصیبت زندان و ہجوم غموم و توارد رنج و محن کی کیونکہ برداشت کرتی ہوگی اچھا ہو اگر مرجاسے بھلا اس عذاب سے تو رہائی پاسے آہ کیا وہ پھول سا بدن جل بھن کر خاکستر ہوجاسے گا نمک کا تودہ بنجاسے گا اس فراخ میدان جہان مین تو اوسکا نام کو بھی ایک ذرہ نہ ملیگا خدا جانے مرمر جو اوسکو کہان دور ڈالیجاسے گی مگر وہ صورت

دلنشین میرے لوح دلپرنقش کالحجر ہو رہی ہے وہ کیونکر مٹے گی کسطرح سے بھولائی جاے گی نہین جی وہ تو جان کے ساتھہ جاے گی الغرض یہ خیال آتے ہی راجکمار کی آنکھون سے ٹرٹرا کر پانی جاری ہوا بیخودی کا عالم طاری ہوا تاب وتوانائی نے صاف جواب دیا ہوش وحواس نے اپنا اپنا رستہ لیا صبر وشکیب کافور ہوے عقل وخرد کے جھگڑے دور ہوے جون جون رات گھٹتی گئی بیقراری بڑھتی گئی آخر شب دونون ہاتھہ سے سر پکڑ کر بیٹھہ گئی دماغ پریشان ہو شدت اضطراب سے کوئی دم مین دم نکلجانے کا گمان ہوا دل مین کسی بات کا ثبات وقیام نرہا سنبھل جانے کا کچھہ بھی مقام نرہا کوفت غم سے دل مین ایک درد ہوا رنگ فق پڑ گیا چہرہ زرد ہوا آتش رنج وقلق نے حرارت دکھلائی بخار نمودار ہوا جانبر آفت آئی آخر بیٹھے بیٹھے اوکتا کر مکان سے باہر آکر ایک کنگرہ کی زہ پکڑ کر کھڑی ہوگئی اوسوقت سرد سرد ہوا چل رہی تھی فلک پہ ابر چھایا ہوا تھا کہین کہین بادلونکے اوڑنے سے ایک دو ستارہ چمک جاتا تھا دور دور درختونکا سایہ اندہیری مین فصیل قلعہ کی مثال نظر آتا تھا جابجا درختون مین جگنونکی چمک سے زمین پر ستارونکی جھمکڑ معلوم ہوتے تھے تالاب مین بادلونکا عکس درختونکا سایہ کیفیت تازہ دکھاتا تھا راجکمار دیوار کے سہارے کھڑے ہوے دیکھہ رہے تھے ہوا سرد کے لگنے سے حرارت نے کچھہ افاقت دی دلکی طپش کم ہوئی طرح طرح کے خیالات

کرتے کرتے آنکھ لگ گئی اور آنکھ لگتے ہی حالت خواب مین ہاتھونکی مٹھی
بندہ گئی دل دھڑکنے لگا پیشانی پر پسینہ آگیا بدن کانپنے لگا اوسیوقت
پھر نیند اوچٹ گئی راجکمار رزہ کو چھوڑکر ادھر اودھر ٹہلنے لگے اوسوقت
کی حالت بیقراری و مایوسی وجگرسوزی کو اونکا ہی دل جانتا ہوگا کہ کیا
گذرتی ہوگی تاب تحریر سے افزون ہے القصہ اسیطرح ٹہلتے ٹہلتے سپیدہ صبح
نمودار ہوا راجکمار فرش زمین پر ہی لیٹ گئے اور نیند آگئی کچھہ دن چڑھے
عثمانخان وہان آیا اور راجکمار کو بیدار کرکے بعدادا ے تسلیم بجلاکے چٹھی
حوالہ کی راجکمار چٹھی لیکر چپ چاپ عثمانکی جانب دیکھتے رہے عثمان نے
دل مین خیال کیا کہ اسوقت راجکمار کی طبیعت کو قرار نہین معلوم ہوتا دل
منتشر و غمگین نظر آتا ہے کچھہ گفتگو کرنا مناسب نہین مگر پھر کچھہ سوچکر بولا کہ کئی
دن ہوسے یہ چٹھی ہمکو ایک شخص نے دی تھی اور ہمنے وعدہ اسکے پھونچا دینے کا
کرلیا تھا مگر آپ کی تکلیف بیماری کی وجہ سے اب تک ہم نہین لاسکے
اب کہ وہ سبب رفع ہوا اور آپ کو بفضل خدا صحت وشفا حاصل ہوگئی اسواسطے
یہ چٹھی آپکے پاس چھوڑے جاتے ہین بوقت فرصت آپ اسکو ملاحظہ فرمایئے
اور شام کے وقت ہم پھر حاضر ہونگے آپ جواب لکھہ رکھین ہم کاتب کے
پاس پھونچا دینگے یہ کہکر عثمان وہان سے چلا گیا اور راجکمار نے دل کو
جمع کرکے اول سے آخر تک اوس چٹھی کو پڑھا اور بعد ازان آگ روشن کرکے

اوسمین ڈال دیا جب تک وہ جل کر خاک نہو گئی اوسکو بہ نگاہ حسرت دیکھتے
رہے جب وہ بالکل جل گئی تب ایک نعرہ آہ بھر کر کہنے لگے کہ جس شے کے
دیکھنے سے کسی کی یاد آتی وہ تو جلکر خاک ہو گئی مگر یہ کافر دل ہمارا ایسا سخت
تپھر ہے کہ اسکو ذرا بھی آنچ نہین لگتی پھر اوسی حالت مین اوٹھکر حوائج ضروری
سے فراغت پاکر بارگاہ ایزدی مین سجدہ ادا کیا اور آسمان کی جانب دیکھکر
کہنے لگے کہ یا غفور الرحیم تیرے فضل وکرم کی امداد سے ہم اپنا دھرم نباہیں گے
جو راجپوتون کا کام ہے اوسکو انجام پر پہونچائین گے صرف تیری نظر لطف و
رحم درکار ہے بے ایمان قتلو خانکا اپنے جیتے جی لوح ہستی سے نام مٹائین گے
اس معاملہ مین گو ہماری جان بھی جاتی رہے بدن کا بھی نقصان ہوجاوے
اسکا کچھ خوف واندیشہ نہین جہان تک انکی طاقت ہے وہان تک ہم
کبھی دریغ نہین کرین گے اور جو ہمارے حیطۂ اختیار واقتدار سے باہر ہے
اوسمین تیری امداد ومعاونت چاہیے اے عالم القلوب ماہر الغیوب سب
امور تجھپر ظاہر و باہر ہین اب ہم تلو تما کو مطلق نہین چاہتے اوسکا دیکھنا
ہمکو ناگوار ہے اول ہی جو اوسکی صورت دیکھی تھی وہ دلکو تکلیف دیتی ہے البتہ
جب تک ہم نہ مرین گے یہ تکلیف دل سے دور نہو گی یہ رنج اب ہمسے نہین سہا جاتا
صرف تیری مہر وعنایت کی دوا مطلوب ہے آیندہ شعر سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم وبیش را ۔ پھر راجکمار اپنے بستر پر آ لیٹے اور اسیطرح تخیلات

حسرت آمیز کرتے رہے سہ پہر کے بعد عثمان اپنے اقرار کے بموجب راجکمار کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ راجکمار چٹھی کا جواب طیار ہے یا نہین راجکمار نے جواب لکھ رکھا تھا وہ چٹھی عثمان کے حوالہ کر دی عثمان کہنے لگا کہ راجکمار قصور معاف ہو اس قلعہ مین ہم لوگونکا ایسا دستور ہے کہ جو کوئی شخص کسیکو چٹھی لکھی اوسکو ہم بعد ملاحظہ کے بھیجتے ہین راجکمار کچھہ ناراض ہوکر بولے کہ یہ بات زبا پنڑانا فضول ہے چٹھی طھو لکر پڑہ لو اگر دل چاہے بھیجدینا ورنہ خیر عثمان نے چٹھی طھو لکر پڑھی اوسمین صرف اسقدر درج تھا مضمون اے بدبخت بدنصیب ہم تیرا کہنا ہرگز نہین بھولین گے مگر جو تو بیت پر تا یعنی خادم شوہر ہے تو جلد جس راہ تیرا شوہر گیا ہے تو بھی اوسی راہ روانہ ہو تب تیری بدنامی و رسوائی خود بخود رفع ہوجاوے گی فقط۔

عثمان اس مضمون مختصر با معنی کو پڑھکر کہنے لگا کہ مہاراجکنوار آپ کا دل بھی بڑا ہی سخت ہے راجکمار ہنسکر بولے کہ پٹھانون کے دل سے سخت نہین عثمان نے ذرا رنجیدہ ہوکر کہا کہ پٹھانون نے آپکے ساتھہ کچھہ بُرا نہین کیا راجکمار بولے کہ نہین جی ہم اپنے واسطے نہین کہتے ہین تم لوگون نے ہماری تواضع وخاطرداری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے باوجود مخالفت ودشمنی کے بحالت قابو و قدرت جان بخشی فرمائی ہے علاج ومعالجہ سے زندگی دوبارہ عطا کی ہے مکان نفیس وعالی شان بستر وبالش نرم وگداز غذاے لطیف ونظیف کنیز وغلام

خدمت گذار غرض سب سامان آسایش و آرام کے موجود و مہیا ہین اس عنایت و شرافت کو جو آپ کی جانب سے ہمارے حق مین ظاہر ہوئی ہم کبھی نہین بھولینگے مگر عثمان اس آرام و آسایش کو ہم کچھہ مفید مطلب نہین سمجھتے ہین اگر ہم قیدی ہین تو قیدخانہ مین رکھو یہ تمھاری رعایت و عنایت ہمکو کچھہ منفعت نہین بخشتی اگر ہم قیدی نہین ہین تو اس سونے کے پنجرہ مین رکھنے سے ہمکو کیا مطلب ہے عثمان نے سوچکر جواب دیا کہ راجکمار آپ ایسی فال بد کس لئے منہ سے نکالتے ہین برے وقت کو از خود کیون بلاتے ہین جو امر کہ انسان کو پیش آتا ہے وہ بارادۂ تقدیر خود بخود پیش آجاتا ہے راجکمار بولے کہ تمھارے ان ملایم بسترون اور پھولونکی سیج سے ہمکو وہ قیدخانہ کے پتھر ہزار اطلس و دیبا سے بہتر و برتر ہین اور انہین کو تکیہ سنجاب و بالش قاقم سمجھنا اچھوتونکا عین دھرم اور خاص کام ہے ہم اسکو فال بد نہین سمجھتے ہین عثمان یہ سنکر کہنے لگا کہ آپ کی اگر ایسی ہی مرضی ہے اور قیدخانہ کے پتھرون ہی پر آرام فرمانا منظور ہے تو ایسا ہی ہوجاوے گا راجکمار نے عثمان کی جانب بنظر سخت دیکھکر کہا کہ عثمان بیشک اگر قتلو خان کو اوسکے اعمال کی سزا ہم ندے سکے تو جلاد کے ہاتھہ سے ہمکو جان دینا عین ثواب ہے عثمان کہنے لگا کہ راجکمار ذرا ہوش کرو پٹھانونکا قول بیجان نہین ہے جو کہین گے سو ہی کر دکھاوینگے راجکمار کہنے لگے کہ عثمان تم ہمکو ڈر دکھلاتے ہو راجپوت مرنے سے کبھی نہین ڈرتے ہین

اور موت کو کچھہ خیال مین نہین لاتے عثمان بولا کہ نہین راجکمار ہم دونون
جانب کے حال سے اچھی طرح واقف ہین ہم کچھہ تخویف نہین دیتے ہین بلکہ اسوقت
ایک خاص مطلب کے لیے آپ کے پاس آئے ہین راجکمار متامل ہوکر کہنے لگے کہ کہو
عثمان بولا کہ اب جو کچھہ ہم آپ سے کہین گے وہ بحکم قتلو خان ہے ذرا غور سے
استماع فرماوین آپ جانتے ہین کہ اس جنگ ناواجب مین طرفین کی فوج
ولشکر کا زیان ہوتا چلا جاتا ہے صرف افغانونکی ہی آدمیونکا کچھہ نقصان نہین ہے
بادشاہی فوج بھی برابر ضایع ہوتی جاتی ہے فرض کیا کہ لشکر سلطانی بہت
صاحب طاقت ہے مگر افغان لوگ بھی اوس سے کچھہ کم نہین ہین آپ کو
اس گڈہ مندارن ہی کی فتح کرنے مین پٹھانونکی طاقت معلوم ہوگئی ہوگی
راجکمار ہنسکر کہنے لگے کہ ہان پٹھان بھی کچھہ چیز ہین عثمان بولا کہ خیر کچھہ ہون
یا نہون ہم اپنی تعلی سے نہین کہتے ہین کچھہ فخر جتلانے کی خواہش نہین مگر
ظاہر ہے کہ شاہ دہلی کے ساتھہ پٹھانونکا ایک مدت سے خرخشہ وتنازع چلا
آتا ہے بلکہ بادشاہ نے دوچار مرتبہ ملک اوڑیسہ پٹھانون سے چھین
بھی لیا لیکن پٹھانون نے پھر اوسکو قبضہ شاہی سے نکال لیا یہ مقرر ہے
کہ ہر وقت فوج شاہی کے ساتھہ جنگ وجدل کرنے مین پٹھان آرام وآسایش
سے نہ رہ سکین گے مگر بادشاہ بھی پٹھانون سے مخالفت ومنازعت کرکے
ملک اوڑیسہ اپنے دخل مین نہین رکھہ سکتے راجکمار آپ یہ خیال نفرماوین

کہ ہم یہ بات اپنے اظہار عظمت وطاقت کے لیے کہتے ہین فضل الٰہی سے آپ بھی
دانا وہمہ دان وآئین سلطنت وحکومت رانی سے بخوبی ماہر وآگاہ ہین بھلا
غور تو کیجیے کہ دہلی سے اوڑیسہ کس قدر فاصلہ دور ودراز پر ہے اگر اب
شاہ دہلی نے بامداد وکمک مہاراجہ مانسنگہ پٹھانون کو مغلوب کر کے
اوڑیسہ لے لیا تو کیا ہے چند عرصہ بعد پٹھان پھر چھین لینگے اسیطرح پیشتر بھی بادشاہ
نے اوتکل اوڑیا لے لیا تھا لیکن کتنے دن تک وہ اوسکے قبضہ مین
رہا ویسے ہی اب بھی ہوگا آپ خوب خیال فرما لین اودھر مہاراجہ مانسنگہ
نے دلی کی جانب رخ کیا اور ادھر اوڑیسہ بادشاہ کے ہاتھہ سے گیا پٹھان
کچھہ بنگالی نہین ہین اپنا دخل اس ملک سے کبھی نہ چھوڑینگے اگر ایک
پٹھان بھی زندہ رہا تو اپنی حیات تک بادشاہ کا کبھی دخل نہونے دیگا
پس اس صورت مین راجپوتون اور افغانون کے خون سے ناحق وناروا
زمین سرخ کرنے سے کیا حاصل وفائدہ ہے یہ سب باتین سنکر راجکمار نے
کہا کہ تمھارا کیا منشا ہے تم کیا کرنا چاہتے ہو عثمان بولا کہ ہم اور کچھہ نہین
چاہتے ہمارے آقا صرف صلح کرنا چاہتے ہین راجکمار نے کہا کہ کن شرائط پر
صلح کرنا چاہتے ہین عثمان نے کہا کہ دونون طرف کے پلّہ جھکلین تب صلح
ہووے نواب قتلو خان ملک بنگالہ کو کہ جسکو اوسنے بہزار دقت ومشکلات
اپنے قبضہ مین کیا ہے چھوڑ دینے پر مستعد ہے اگر اکبر بادشاہ اوڑیسہ

دست بردار ہوون اور اپنی فوج دہلی کو بلوا لیں اور پھر عزم یورش نکرین
اس مین کچھ بادشاہ کا نقصان وہرج نہین ہے بلکہ یک گونہ پٹھانون
ہی نقصان ہے کہ جو ملک اونھون نے بصد مشقت حاصل کیا تھا وہ
چھوڑے دیتے ہین راجکمار یہ تمام باتین سنکر کہنے لگے کہ یہ امر بہت
مناسب ہے لیکن ہمسے اس معاملہ مین گفتگو کرنے سے کوئی فائدہ مترتب
نہین ہو سکتا صلح کرنے یا نہ کرنے کے مالک مہاراجہ مانسنگھ ہین اونکی
خدمت مین سفیر کیون نہین بھیجتے ہو عثمان نے کہا کہ اون کے پاس ہمنے
ایلچی بھیجا تھا مگر اون سے کسی شخص نے خلاف واقعہ ایسا کہدیا ہے کہ
پٹھانون نے راجکمار کو قتل کر ڈالا اس رنج سے مہاراجہ صاحب
پٹھانونکا نام تک بھی نہین سنتے ہین اگر آپ بذات خود تشریف لیجا کر
صلح کے باب مین اون سے تحریک فرماوینگے تو یقین کامل ہے کہ وہ
رضامند ہو جاوینگے یہ سنکر راجکمار بولے کہ اس بات کو صاف صاف
کہو اگر ہم یہان سے اپنی تحریر بھیجدین تو کیا مہاراجہ صاحب کو یقین نہ آویگا
پھر ہمارے بذات خود جانے کے لیے کیون کہتے ہو عثمان بولا کہ سبب
یہ ہے کہ مہاراجہ مانسنگھ ہمارے حال سے واقف نہین ہین آپ کے
تشریف لیجانے سے ہمارا سب حال اونپر منکشف ہو جائیگا اور جب درباب
صلح آپ اونکو کچھ کہینگے تو البتہ وہ رد نکرینگے یہ مطلب تحریر و کتابت سے

اچھی طرح حاصل نہین ہو سکتا ہے اس غرض سے نواب قتلو خان نے
آپ کی معرفت صلح کا ہونا تجویز کیا ہے راجکمار نے کہا کہ بہت اچھا ہم اپنے
والد کے پاس جانے سے کچھ ناراض نہین ہین عثمان نے کہا کہ ایک
شرط اور ہے اگر مہاراجہ مانسنگہ صلح قبول نفرماوین اور آپ سے یہ کام
انجام کو نہ پھونچے تو آپ پھر ہمارے پاس واپس آجاوین راجکمار ہنسکر
کہنے لگے کہ اچھا اگر ہم اقرار کر جاوین اور پھر نہ آوین تو تم ہمارا کیا کروگے
عثمان ہسکر بولا کہ سچ ہے مگر راجپوتونکا قول کبھی خلاف نہین ہوتا
راجکمار بولے کہ ہم اقرار واثق کرتے ہین کہ اپنے والد سے ملکر پھر لوٹ
آئینگے عثمان نے کہا کہ ایک بات کا اور بھی اقرار کر لیجیے گا یعنی مہاراجہ
مانسنگہ کے روبرو ہم لوگونکی مفید مطلب صلح کے باب مین آپ گفتگو کرین
راجکمار بولے کہ عثمان یہ اقرار ہم نہین کر سکتے ہین شاہ دہلی نے ہم
لوگونکو اس ملک کی تسخیر کے لیے بھیجا ہے کچھ صلح و مصالحت کے واسطے
نہین بھیجا اس امر کا اختیار خود مہاراجہ صاحب کو بھی نہین ہے عثمان
رنجیدہ ہوکر کہنے لگا کہ راجکمار آپ تو راجپوتونکی طرح جواب دیتے ہین
خوب سوچ لیجیے گا کہ آپ کی رہائی کا یہان سے اور کوئی طریق نہین ہے
راجکمار نے کہا کہ ہماری رہائی سے شاہ دہلی یا راجپوتونکا کیا فائدہ ہے
بادشاہ کے لشکر مین سپاہی و افسر بہت ہین اور راجپوتون کے خاندانو نمین

لڑکی بہت ہین عثمان بلجاجت و الحاح کہنے لگا کہ راجکمار آپ ہماری صلاح
قبول کرین اس اصرار و عقیدہ کو چھوڑ دین ہم صاف صاف کہتے ہین کہ
آپ کے ہی وسیلہ سے ہمارا مطلب حاصل ہوگا نواب صاحب نے آپ کو
اب تک صرف اسی غرض سے نظر بند رکھا تھا اگر آپ یہ بات منظور نکرینگے
تو نواب صاحب کو نہایت تکلیف کرنی پڑے گی راجکمار کبیدہ خاطر ہوکر
بولے کہ عثمان تم ہمکو پھر ڈر دکھلاتے ہو ابھی ہم قیدخانہ مین جانے کو
راضی ہین عثمان بولا کہ راجکمار صرف قیدخانہ ہی مین بھیجکر قتلو خان راضی
و خاموش نرہے گا بلکہ کچھہ اور بھی کرے گا راجکمار تیوری چڑھاکر بولے
کہ بہت کرے گا قتل کرا ڈالے گا اور ہمارا کیا کرسکتا ہے یہ بات کہتے
راجکمار کی غرط غضب سے آنکھین سرخ ہوگئین عثمان یہ حال دیکھکر
کہنے لگا کہ راجکمار اب ہم رخصت ہوتے ہین جو ہمارے کرنے کا
کام تھا وہ ہم کر چکے اب قتلو خان کے حکم سے اور آدمی آکر جو کچھہ کہے
وہ سن لینا یہ بات کہکر عثمان خان وہان سے چلا گیا تھوڑی دیر بعد ایک
افسر وہان آیا چار سپاہی شمشیر برہنہ لئے ہوے اوسکے ہمراہ تھے
راجکمار پوچھنے لگے کہ تم کیون آے افسر نے جواب دیا کہ آپکو یہان سے
دوسرے مکان مین چلنا پڑیگا راجکمار نے کہا بہت بہتر چلو یہ کہکر اونکے ساتھ
دوسرے مکان مین تشریف لیگئے +

ملاقات ہونا بملا کا تلوتما سے

دن گذرتے کچھ عرصہ نہین لگتا ہے آخر رفتہ رفتہ قتلو خان کی سالگرہ کا
دن بھی آپہونچا تمام قلعہ مین عیش و عشرت سود و سرور کی ایک دھوم مچ
گئی دیوان عام مین صبح سے شام تک برابر ناچ رنگ کا جلسہ ہوتا رہا فقرا
اور گداگرون کو نقد و جنس زر و گوہر کی خیرات ہوتی رہی دعوت کے لیے
انواع انواع اقسام کے اطعمہ لذیذ و نفیس پکتے رہے اسیطرح وہ تمام دن
عیش و نشاط فرح و انبساط مین گذر گیا شام ہوتے ہی جابجا روشنی کے ٹھاٹھ
باندھے گئے مردم فوج نوکر چاکر کنیز و غلام سب اپنے اپنے کار متعلقہ مین
مصروف ہوئے محلسرائے زنانہ مین ہر جگہہ رقص و سرود شروع ہوا قتلو خان
کی شب خوابی کی جگہہ طرح طرح کے جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے
سجائے گئے شمعہائے کافوری روشن ہوئین بخورات عود و صندل
و عطریات وغیرہ سے تمام مکان بسایا گیا غلام و کنیزک اقسام اقسام
کے لباسہائے خوشرنگ پہنے ہوئے اپنے اپنے رکانہ و خدمت پر حاضر
و موجود ہوئے محفل کی ترتیب کا حکم ہوا تمام سامان آرائش کا اپنے اپنے
موقع پہ بوضع مرغوب و انداز خوش اسلوب چُنا گیا بیگمات حرم خاص
آرائش مین ہمہ تن مصروف ہوئین زرق برق کی پوشاکین زیب تن کین

زیورات وجواہرات سے عضو عضو کو ازسرتاپا آراستہ وپیراستہ کیا قصہ کوتاہ
قلعہ مین کوئی ایسا متنفس نہ تھا جو اوسوقت مصروف کار یا مشغول تماشا نہو
کوئی گاتا تھا کوئی بجاتا تھا کہین تماشائیون نے چق چق کر رکھی تھی کہین
میخوارون نے ہو حق کر رکھی تھی کہین دور ساغر چل رہا تھا کہین کوئی مدہوش
وبیخبر پڑا تھا غرض کہ سب غافل از کار رفتہ تقدیر اسیطرح مخمور ومدہوش اپنے
اپنے کاروبار وعیش ونشاط مین بیخبر ہو رہے تھے ازانجملہ وہ افسردہ دل تھا جو
یعنی بھلا نیک خو زیور ولباس سے آراستہ وپیراستہ ظاہر مین نشاء حسن و
جمال سے مخمور ومسرور شیشہ باطن درد وکلفت ورنج سے لبریز ومعمور آرایش
وزیبایش مخالفت سے بظاہر خورم وبشاش مگر جی اوداس سینہ ودل
حسرت ویاس سے پاش پاش چہرہ پر شگفتگی دل مین غم جانگزا لب اس
کلام سے آشنا فرد بظاہرم منگر گرچہ سرسبز و خرم + کہ ہمچو رنگ حنا
باطنم پر از خون است + یے روک ٹوک ہر ایک مکان کو دیکھتی بھالتی
پھرتی تھی اسی طرح پھرتے پھرتے موقع وقت پاکر ایک مکان کے اندر
پھونچی اور دروازہ اوس مکان کا بند کر لیا مکان کے اندر ایک کمرہ تھا
اوسمین صرف ایک چراغ روشن تھا اور ایک طرف گوشہ مین پلنگ پڑا
ہوا تھا اور اوسپر چادر سے منہ سر لپیٹے ہوے تلوتما پڑی تھی بھلا اوس
پلنگ کے برابر جاکر کھڑی ہوئی اور آہستہ سے کہنے لگی کہ مین آئی ہون تلوتما

یہ آواز سن چونک کر دوپٹہ منہ سے اوتار بملا کو بھیجا نکر اوٹھ بیٹھی مگر کچھہ
جواب نہین دیا بملا نے پھر کہا کہ تلوتما مین آئی ہون تلوتما نے پھر بھی کچھہ جواب
نہین دیا اور ایک ٹک نظر باندھے ہوے بملا کے منہ کو تکتی رہی تلوتما کا وہ
چہرہ ہی نہین رہا وہ نوخیز حسن ہی اوڑ گیا بدینہ شدت غم و الم سے تمام چہرہ پر جھریان
پڑ گئین جسم خشک و لاغر ہو گیا وجود پر صرف ایک ہی کپڑا سو بھی میلا کچیلا
بال سر کے کھلے ہوے گرد و غبار سے بھرے ہوے زیور کے عوض صرف
جن جن جگہ زیور پہنے ہوے تھی اوسکے نشان بصورت زیور نمایان تھے بملا
پھر کہنے لگی کہ مین اپنے آنے کے لیے کہ گئی تھی سو حاضر ہون تو بولتی کیون
نہین تلوتما نے آہ سرد بھر کر کہا کہ جو کچھہ کہنا سننا تھا وہ کہ چکی اب کیا
کہین گے بملا نے اوسکی آواز سنکر سمجھا تا کہ تلوتما روتی ہے تب اوسکا منہ
اوپر کو اوٹھا کر دیکھا کہ آنکھین پانی مین ڈبڈبا رہی ہین اور دوپٹہ کا پلہ
تمام بھیگا ہوا ہے اور بالین سر بھی آنسوون سے تر ہو رہا ہے بملا یہ حال
دیکھکر کہنے لگی کہ اسطرح شب و روز روتے اور آنسو بہانے سے بدن اور بھی
لاغر ہو جاوے گا سر گھومنے لگے گا آنکھونکی روشنی جاتی رہے گی عنان
صبر و شکیب ہاتھہ سے ندو صبر رکھو پروردگار کچھہ اچھی ہی کرے گا تلوتما رو کر
بولی کہ اس بدن بیت الحزن کی حفاظت و قیام سے ہمین کچھہ مطلب نہین رہا
بلکہ یہی تعجب و افسوس ہے کہ ابتک یہ کیون بنا رہا بملا یہ کلام درد آمیز

شکیب رباسنکر رونے لگی اور تھوڑی دیر بعد دم سرد بھر کر کہنے لگی کہ آج
کیا تجویز کروگی تلوتما بملا کی آرائش و پوشاک وغیرہ کو دیکھکر رنجیدہ ہو کر
بولی کہ ہم کیا تجویز کرین اور کیسی تجویز سے ہمکو کیا کام ہے بملا نے کہا کہ
تلوتما تم ہماری بات ہنسی اور دلگی سے نہ سمجھنا تمنے ابتک بھی قتلو خان کو نہین
جانا وہ اکثر کامون مین مصروف تھا اسلیے اوس شیطان نابکار نے ابتک
ہمسے اغماض و چشم پوشی کی آج اوسکی سالگرہ ہے ہم لوگون کو ضرور ناچ
گھر مین بلا دے گا و اللہ اعلم کسطرح پیش آویگا تلوتما بولی اس سے زیادہ
اور کیا پیش آویگا بملا متامل ہو کر کہنے لگی کہ دفعتاً اوس ستار و غفار کے
فضل و کرم سے نا امید و مایوس ہونا دلیل ضعف عقل ہے ابتک اوسکی
عنایت و لطف سے ہم لوگونکی جان اور ایمان بنا ہوا ہے جب تک بدن مین
جان رہے گی ایمان کو بھی رکھین گے تلوتما نے کہا کہ بملا یہ جو تم زیور پہن رہی ہو
سب اوتار ڈالو یہ لباس تمھین پہنے ہوے دیکھکر ہمارے بدن مین کانٹے
سے لگتے ہین بملا نے ہنسکر کہا کہ اے دختر عزیزہ ہمکو زیور و لباس پہنے ہوے
دیکھکر کچھ اعتراض مت کرو ہمکو بے ایمان نہ جانو یہ کہکر بملا نے ایک نہایت
تیز و شفاف چھری اپنے دامن مین سے نکالکر دکھلائی چراغ کی روشنی
مین وہ چھری جگمگاٹ کرنے لگی تلوتما متعجب ہو کر پوچھنے لگی کہ یہ تمنے کہان سے
پائی بملا نے کہا کہ کل اتفاقیہ یہان آسمانی آئی تھی اوسکی معرفت ابھی امام سوامی

کے پاس سے منگائی تھی تلوتما سنکر خاموش ہو رہی اور خوف سے اوسکا بدن کانپنے
لگا پھر بملانے تلوتما سے پوچھا کہ کیا تم پوشاک نہین بدلوگی اور ناچ گھر مین نہین
جاؤ گی تلوتما نے غمگین ہو کر جواب دیا کہ ہم کہین نہین جاوینگے بملانے کہا
کہ اسمین بھی تمھارا کچھ بچاو نہین ہے اوس ظالم کے پنجہ سے بچا رہنا امر محال
نظر آتا ہے یہ سنکر تلوتما زار زار رونے لگی بملانے اوسکو تشفی دہ دلاسا دیکر
کہا کہ گھبراؤ مت دلکو مضبوط و مستحکم رکھو ہم اس پنجہ بلا سے تمکو چھوڑانے
کے لیے ایک تجویز معقول کر لائے ہین تلوتما یہ سنکر متعجبانہ بملا کے منہ کو دیکھنے لگی
بملانے عثمان خان کی انگشتری تلوتما کے حوالہ کی اور کہا کہ یہ انگوٹھی تم
با حتیاط اپنے پاس رکھو آدھی رات تک جشن سالگرہ کی دھوم دھام رہیگی
تب تک ہم قتلو خان کو ناچ تماشے مین لگائے رکھینگے تمھارے جانب
اوسکا خیال نہ آنے دینگے علاوہ ازین وہ یہ بات جان گیا ہے کہ ہم تمھاری
والدہ ہین بحالت موجودگی ہمارے وہ تمکو ہرگز نہ بلاویگا تم ناچ گھر کی
طرف تو جانا نہین آدھی رات کے وقت قلعہ کے زنانہ دروازہ پر چلی جانا
وہان ایک آدمی تمکو اسی وضع کی دوسری انگوٹھی دکھلا دیگا تم دونون
انگوٹھیونکو باہم مطابق کر کے اوس آدمی کے ساتھ بیتکلف چلی جانا جہان تم
جانا چاہوگی وہ بحفاظت و خیریت تمام تمکو وہان پہونچا دیگا مگر میری راے
مین تم ابھی امسو امی کے مکان پر چلی جانا تلوتما اس امر عجیب و دور از خیال کو سنکر

بملا سے پوچھنے لگی کہ یہ کیا بات ہے اور یہ انگشتری تمکو کسنے دی ہے بملا نے
کہا کہ یہ ماجرا بہت طول وطویل ہے فرصت مین بیان کرینگے قابل ہے حیوت
جامع المتفرقین ہمین تمھین پھر ملاے گا تمام سرگذشت سنائینگے اب تم
بلا وسوسہ و اندیشہ جسطور سے ہمنے کہا ہے اوسیطرح عمل مین لانا تلوتما نے پھر
پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہوگا تم کسطرح یہان سے نکلو گی بملا نے کہا کہ تم ہمارا
فکر کچھہ مت کرو ہم بھی جلدی ہی کوئی تجویز اپنی رہائی کی کرکے تمھارے پاس
آجاوینگے یہ بات سنکر تلوتما کے دل کو گونہ تسکین وسرور حاصل ہوا اور
غنچۂ منقبض دہان کو خندہ سے آشنا کیا لیکن بملا نے جو اپنا جانا ملتوی رکھکر
تلوتما کو آمادہ روانگی کیا اسکا احوال اوسپر کچھہ ظاہر نہوا بملا تلوتما کو ہنستے
ہوے دیکھکر بہت خوش ہوئی اور جوش محبت سے آنکھون مین آنسو آگئے
پھر کہنے لگی کہ لو خدا حافظ اب ہم جاتے ہین تلوتما بحالت دلشکنی آہستہ
آہستہ کہنے لگی کہ شاید تمکو قلعہ کے اور لوگونکا بھی کچھہ حال معلوم ہوگا ہمارے
دوست آشنا عزیز و اقارب سب اچھی طرح ہین ذرا اسکا حال تو بتاتی جاؤ
بملا نے خیال کیا کہ دیکھو اسوقت آفت زا مین بھی تلوتما کے دل سے
کنور جگت سنگہ نہین بھولے اور یہ استفسار کنایہ و اشارہ مین صرف
بنظر انکشاف حال راجکمار کے ہے اور بملا کے پاس جو راجکمار کی چٹھی آئی تھی
اوسکا تذکرہ بھی اوسنے کچھہ نہین کیا تھا بدین خیال کہ مبادا اوسکے ذکر سے

تلوتما کی طبیعت کو صدمہ پہونچے مگر اوسوقت تلوتما کے سوال کا صرف اسقدر جواب دیا کہ راجکمار قلعہ کے اندر ہمہ جہت تندرست ورہی وخوش ہین تلوتما یہ سنکر چپ ہو رہی اور بملا اوسکی پیشانی پر بوسہ دے خیر باد کہکر بادل پر درد وخاطر پژمردہ وہان سے رخصت ہوئی —

تلوتما کا راجکمار کے پاس جانا اور پھر ابھی رام سوامی کے مکان پر آنا

بملا جب وہان سے روانہ ہوئی تلوتما عالم تنہائی مین طرح طرح کے اندیشہ وخیالات کرنے لگی کبھی عالم سرور ونشاط انکھو نمین سما جاتا تھا کبھی غبار غم واندوہ دل پر چھا جاتا تھا جب یہ خیال آجاتا کہ اس بلاے پر آفت سے طریقہ رہائی کا ملا اور بملا کی ہمدردی ودلسوزی سے یہ نعمت غیر مترقبہ حاصل ہوئی تب دلکو فرحت و کشادگی حاصل ہوتی تھی اور جب یہ فکر ہوتا کہ اب یہان سے نکل کر کس جگہہ جائیے کسکے تکیہ لگیے نہ کوئی یگانہ ہے نہ آشنا ہے باپ ہے نہ ماہے کون سر پر ہاتھہ دھریگا کون تسکین دیگا تب غمگین ہوکر رونے لگتی یہ افکار دل سے فرو ہونے پاے تھے کہ ایک نیا فکر خاطر سوز یہ پیدا ہوا کہ راجکمار گو صحیح وتندرست ہین مگر کہان ہین کسطرح ہین کس حالت مین گذرانتے ہین شاید وہ بھی مقید ہی ہون یہ سوچ کرتے کرتے تلوتما رونے لگی اور دل مین کہنے لگی کہ افسوس راجکمار کو بھی ہمارے بخت سیاہ

کی گرفتگی نے اثر کیا ہمارے ہی باعث سے اونھون نے انواع تکالیف جراحات
اور زخمونکی اوٹھائین ہمارے ہی واسطہ شدائد وسختی قید کی اپنے اوپر گوارا
کی اگر اونکے واسطے ہم اپنی جان بھی نثار کردین تو بھی اونکے احسان ومروت کا
عوض ایک ذرہ بھیسے ادا نہین ہوسکتا ہے جس قیدخانہ کو راجکمار اپنے چہرہ
رخشان سے غیرت انوار مشرق ورشک خانہ خورشید کر رہے ہین وہ کیسی جگہ
ہوگی کوئی اونکے پاس جاسکتا ہے یا نہین وہ اپنے دل مین کیا کیا فکر و اندیشہ
کرتے ہون گے اے دل کبھی وہ ہمکو بھی یاد کرتے ہین یا نہین شاید کرتے ہون
مگر ہم جو اونکے قید ہونے کا باعث ہوے ہین اپنے دل مین ضرور ہمکو برائی سے
یاد کرتے ہون گے نہین دل یہ خیال تیرا بیجا ہے راجکمار ہر دل عزیز رسے آاندیش
نیک نیت ہین وہ کبھی کسیکا برا نہین چاہتے خیال مین بھی کسیکی بدی نہین
لاتے مگر یہ کمال افسوس ہے کہ ہمکو وہ بھول ضرور گئے ہونگے ہم جو تمہارے نوکی
قید مین ہین اسباب کو خیال کرکے شاید کچھہ دل مین کسیطرحکا شک وشبہ بیجا
کرتی ہون مگر نہین وہ ایسا خیال ہرگز نہین کرین گے جیسے وہ قلعہ مین قید ہین
ویسے ہی ہم بھی قید ہین پھر کیونکر ہمارے اوپر بدگمانی لا سکتے ہین اور اگر کچھہ
گمان بد اونکے دل مین آیا بھی تو ہم اونکے قدم پکڑکر سمجھا لین گے اگر نہین سمجھینگے
تو اونکے قدمون ہی مین اپنی جان نثار کردینگی زمان سابق مین اگر عورتون پر
کسیطرحکا شبہ ناشی ہوتا تھا تو واسطہ ثبوت عفت وصفائی جرم کے ہاتھون پر

آگ رکھکر امتحان کرتے تھے اب وہ تصدیق و آزمایش متروک ہے مگر ہم اپنی راستی و بیگناہی کے ثبوت پر اونکے روبرو آتش سوزان مین اپنے تن بدن کو جلاکر خاک کر دینگے پھر خیال آیا کہ راجکمار سے کب اور کسطرح ملاقات ہوگی وہ کیونکر یہان سے رہائی پاوینگے اور جو اون سے ہماری ملاقات نہوئی تو یہان سے چھوٹنے کا فائدہ ہی کیا ہوا اگر اس انگشتری کے ذریعہ سے اونکی خلاصی ممکن ہو تو ہم اونکے پاس بھیجدین مگر کسکے ہاتھہ بھیجین کون لیجاوے اگر ہمارے اور راجکمار کے ملاقات ہوئی تو ہم اون سے کیا کہین گے کسطرح شوق باطنی جتائین گے الغرض تلوتما ایسے ایسے افکار و خیالات مین مستغرق تھی کہ اسی اثنا مین ایک کنیزک اوس مکان مین آئی تلوتمانے اوس سے دریافت کیا کہ کسقدر رات گذری ہے اوسنے جواب دیا کہ نصف شب گذر گئی ہے تلوتما اوس کنیزک کے چلے جانے کا انتظار دیکھتی رہی جب وہان سے وہ اپنا کام کرکے چلی گئی تب تلوتما انگوٹھی ہاتھہ مین لیکر اوس مکان سے نکل روانہ ہوئی اس مکان کے محافظ خواجہ سرا وغیرہ جس قدر جابجا تعینات تھے سب سالگرہ کی خوشی مین مشغول اور نشۂ شراب مین بدمست و مجہول ہو رہے تھے کسی نے اسکو ندیکھا اور جو کسی نے دیکھا بھی تو کچھہ نہ پوچھا کہ کون ہے مگر تلوتما کے دلپر دہشت چھاگئی چلتے چلتے پیر کانپنے لگے پھر بھی دلکو قوی کرکے قلعہ کے زنانہ دروازہ کی طرف روانہ ہوئی جب دروازہ پر پہونچی تو وہان بھی پہرہ والے

ومحافظ سب نشۂ شراب مین بیخود ومست پڑے تھے کسی نے تلوتما کو نہ دیکھا ایک
سپاہی اوس دروازہ مین کھڑا تھا اوسنے تلوتما کو ٹوک کر کہا کہ آپکے ہاتھہ
مین انگوٹھی ہے تلوتمانے اوسکو انگوٹھی دکھلائی سپاہی نے تلوتما سے انگوٹھی
لیکرا ور دوسری انگشتری سے مطابق کرکے کہا کہ آپ جہان جانا چاہین ہمارے
ساتھہ بلا خوف وخطر چلی آئیے ہم بخیر وعافیت تمکو وہان پہونچا دینگے تلوتما
چپکے چپکے اوسکے ہمراہ روانہ ہوئی جیسے اس دروازہ مین محافظ وغیرہ مست و
مدہوش ہورہی تھی ویسا ہی سب دروازونکا حال تھا کسی نے کچھہ روک ٹوک نہین
کی جب سب ڈیوڑہیونکو طے کرکے قلعہ کے دروازہ بیرونی پر پہونچی وہان
سپاہی کہنے لگا کہ اب جہان آپ فرمائین وہان پہونچا دین تلوتما کو اگرچہ
بملانے کہدیا تھا کہ ابھی رام سوامی کے پاس چلی جانا مگر وہ خیال مطلق نرہا
سوا ے راجکمار کے اوسوقت کوئی یاد نہ آیا اور بحالت جذبۂ شوق وبیقراری
دل ہی لفظ تلوتما کی زبان سے نکلا کہ جگت سنگہ سپاہی کہنے لگا کہ جگت سنگہ
قیدخانہ مین ہین وہان کوئی نہین جاسکتا ہے لیکن ہمکو ایسا حکم ہے کہ جہان تم
جانا چاہوگی وہان تمکو پہونچا دینگے یہ کہکر سپاہی پھر قلعہ کے اندر لوٹا تلوتما کو
فکر ہوا کہ اب پھر قلعہ مین کسواسطے لیے جاتا ہے مگر مردہ بدست زندہ ناچار اوسکے
ساتھہ چپ چاپ روانہ ہوئی جس مکان مین راجکمار تھے وہان پہونچکر سب
پہرہ والونکو مستعد وہوشیار پایا ایک سپاہی سے دریافت کیا کہ راجکمار

کہاں ہین اوسنے باشارہ انگشت نشان دیا کہ اس مکان مین ہین پھر سپاہی نے
پوچھا کہ جاگتے ہین یا سوتے ہین پہرہ والے نے جواب دیا کہ ابھی اونکی آواز
ہمنے سنی تھی معلوم ہوتا ہے کہ جاگتے ہین سپاہی نے کہا کہ دروازہ کھول دو
اس عورت کو لیکر ہم اونکے پاس جاوینگے پہرہ والے نے کہا کہ ہمکو ایسا حکم نہین ہے
اسوقت ہم کسیکو اندر نہین جانے دینگے سپاہی نے عثمان خان کی انگوٹھی دکھلا کر
کہا کہ اس نشانی کے ذریعہ سے ہم یہان آے ہین پہرہ والے نے خاموش ہوکر
دروازہ کھولدیا دروازہ کھلنے کی آواز سنکر راجکمار خواب سے چونک پڑی اور
پلنگ پر اوٹھکر بیٹھے تلوتما سپاہی کے پیچھے پیچھے اوس مکان کے نزدیک
پھونچی مگر غایت اضطراب وشدت شوق سے اوسکے پانون کانپنے لگے چل
نسکی مکان کا دروازہ پکڑکر وہین کھڑی ہو گئی سپاہی نے کہا کہ کھڑی کیون
ہو اندر جاؤ تلوتما نے کچھہ جواب ندیا سپاہی نے دل مین خیال کیا کہ شاید یہان
جانے سے ناراض ہے تب کہنے لگا کہ اگر یہان جانا منظور نہین تو خیر لوٹ چلو
اس جگہہ کھڑی رہنے کا کام نہین ہے مگر تلوتما کا قدم پیچھے کو بھی نہین ہٹتا تھا
نقش دیوار کی مثال دروازہ کی چوکھٹ پکڑی ہوئی بے حس وحرکت کھڑی
تھی جب سپاہی نے بار بار تقاضا کیا کہ ادھر آؤ یا ادھر جاؤ یہان مت کھڑی
رہو تب تلوتما بمشکل تمام دل کو تھانبے پانون اوٹھاکر مکان کے اندر چلی گئی
اور وہان جاکر راجکمار کے چہرہ ہوش ربا حور فریب کو دیکھکر مطلق ایک قدم

اوٹھانے کی بھی طاقت نہی دیوار کو پکڑ نیچے منہ کر کھڑی ہو رہی اوز راجکمار بھی
اوسوقت تلوتما کو نہ پہچان سکی دل مین غور کیا کہ اسوقت عورت کے آنیکا
یہان کیا کام ہے اور اگر آئی بھی ہے تو دیوار پکڑے نیچے منہ کیئے کیون کھڑی ہے
آگے کیون نہین آتی یہ سوچکر راجکمار نے بذات خود دروازہ کے قریب آکر تلوتما کو
دیکھکر پہچان لیا کچھ عرصہ تک دونونکی چارچشمی رہی پھر تلوتما نہایت بیتاب
وبیقرار ہوکر راجکمار کے پانو پر گر گئی راجکمار اوس سے ذرا علحدہ ہوکر کھڑے
ہوگئے اوسوقت تلوتما شاخ خزان زدہ کے مانند پژمردہ ہوکر مرجھا گئی منہ خشک
ہوگیا زبان بند ہوگئی راجکمار اوس سے بات کرنے کو بولے کہ اے بیرندر سنگھ
کی لڑکی یہ کلام سنتے ہی تلوتما کے دل مین تیر سا پار ہوگیا کہ آیا اس موقع
کی یہی گفتگو تھی اسوقت اسی نام سے پکارنا چاہیے تھا کیا جگت سنگھ تلوتما
نام بھول گئے ہین تلوتما اس دردولی اور حسرت سے صم وبکم ہوگئی پھر راجکمار
کہنے لگے کہ یہان کیون آئی ہو تلوتما کا اوسوقت تمام سر گھومتا تھا آنکھون مین
اندھیرا چھا گیا تھا تمام مکان چکر کی طرح چرخ کھاتے نظر آتی تھی غایت بیتابی
ورنج درونی سے بیقرار ہوکر ایک دیوار پر سر رکھکر کھڑی ہوگئی اور کچھ جواب
اوسکے منہ سے نہ نکلا راجکمار دیر تک منتظر جواب رہے مگر وہان کلام کرنے کا
کسکو ہوش تھا دلکا کچھ ٹھکانا نہ ملے تو بات کرنے کا مہانا ملے جب کچھ جواب
نہ پایا تب پھر راجکمار بولے کہ تم خواہ مخواہ کیون تکلیف اوٹھاتی ہو جاؤ اون

پہیلی باتون کو دل سے سمجھا دو وہ بھی ایک عالم تھا کہ آنکھون مین سے گذر گیا
تلوتما اگرچہ اول ہی سکتہ کیسی حالت مین بیخود ہو رہی تھی مگر اس کلام خلاف
امید کو سنکر اپنی بیتاب ہوکر زمین پر گری کہ جیسے برگ خزان زدہ خشک ہوکر
شاخ سے جھڑ پڑتا ہے راجکمار نے نزدیک جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ تلوتما کا
سانس بند ہے دم نہین چلتا غشی طاری ہے کلیجہ چھاتی مین تڑپ رہا ہے
پسینہ پر پسینہ آتا ہے موت کے آثار پیدا ہوتی جاتے ہین یہ حالت دیکھکر
راجکمار اپنے دوپٹہ سے تلوتما کو ہوا کرنے لگے مگر پھر بھی اوسکو کچھ افاقت نہوئی
تب راجکمار نے سپاہی ہمراہی تلوتما کو آواز دیکر کہا کہ اسکو یکایک غش آگیا ہے
تم زنانہ محل سے کسی کنیزک کو بلا لاؤ جب سپاہی جانے لگا تب راجکمار پھر کہنے لگے
کہ سنو زنانہ محل مین خبر کرنے سے اسبات کا شور و غل ہو جاوے گا قطع نظر از ین
آج عیش و نشاط کے جلسے چھوڑکر مہمان کون آوے گا سپاہی بولا کہ سچ ہے
اور پہرہ والے بھی مہمان کسیکو نہین آنے دین گے اور نہ ہماری اسقدر جرأت ہے
کہ کسیکو بحکم لیکر آوین راجکمار نے بعد غور جواب دیا کہ اسکی ایک تدبیر ہے تم
جلد جاکر عائشہ نواب صاحب کی صاحبزادی کو ہماری طرف سے اسبات کی
خبر دو سپاہی بموجب حکم راجکمار اوسطرف روانہ ہوا اور راجکمار تلوتما کو بدستور
ہوا کرتے رہے اور عالم تنہائی مین اوسکے سرہانے بیٹھے ہوے با دل بیقرار
سوچتے رہے کہ اگر عائشہ کو اسوقت خبر نہ ہوسکی یا اوس سے کوئی تدبیر نہ بن آئی

تو کیا ہوگا اسوقت تلوتما اپنی جانپر کھیل رہی ہے انکو کسطرح ہوش میں لاوینگے
اسی سوچ مین تھے کہ تلوتما کو کچھہ کچھہ ہوش آنے لگا اور دروازہ کے سامنے ایک
سپاہی اور دو عورت آتے ہوے نظر پڑے اون مین سے ایک عورت برقعہ سر پر
ڈالے ہوے بخرام ناز چلی آتی تھی اوسکے رفتار و انداز و وضع سے راجکمار
نے جانا کہ عائشہ ہے اور اوسکے ہمراہ دوسری عورت کنیزک ہے جب وہ مکان
کے اندر آنے لگین پہرہ والے نے سپاہی ہمراہی سے پوچھا کہ آیا انکو بھی
اندر جانے دین سپاہی نے جواب دیا کہ ہم کچھہ نہین جانتے تمکو اختیار ہے
پہرہ والے نے ان دونونکو اندر جانے سے منع کیا تب عائشہ نے منہ سے برقع
اوٹھا کر پہرہ والے سے کہا کہ تم ہمکو کس لیے روکتے ہو اس بات مین ہمکو کسیطرح
خوف و اندیشہ نہین ہے پہرہ والے نے عائشہ کو دیکھتے ہی جھک کر سلام
کیا اور دست بستہ ہو کر بولا کہ اس غلام کی تقصیر معاف ہووے بوجہ ناد انستگی
یہ لغزش واقع ہوئی آپ کو کہین جانے کی ممانعت نہین ہے القصہ عائشہ مکان
کے اندر داخل ہوئی اور بعد ادای سلام راجکمار سے کہنے لگی کہ کیا حکم ہے راجکمار
نے زبان سے کچھہ جواب نہین دیا مگر باشارہ انگشت تلوتما کو دکھایا عائشہ نے
راجکمار سے پوچھا کہ یہ کون ہے راجکمار کچھہ شرمگین ہو کر بولے کہ بیرندر سنگہ کی
لڑکی ہے عائشہ نے فوراً اس بات کے سنتی ہی تلوتما کو اوٹھا کر اپنی گود مین
بٹھا لیا اور کنیزک کے ہاتھہ جو شیشہ گلاب اور پیالہ شربت لوا کر لائی تھی

تلوتما کو شربت پلا کر چہرہ پر گلاب چھڑکنے لگی اور کنیزک پنکھا کرتی رہی تھوڑی
دیر مین اس تدبیر دتبرید سے تلوتما کی بیہوشی جاتی رہی اور اوٹھکر چارونطرف
نظر کرنے لگی اوسوقت اوسکو جو بملانے ابھی رام سوامی کے پاس جانے کی
ہدایت کی تھی وہ بات یاد آئی اور وہان سے جانے کا ارادہ کیا مگر اسقدر طاقت
وتوانائی نہ تھی کہ ایک قدم بھی اوٹھا سکے پیرون سے طاقت رفتار کافور
منزل مقصود صد فرسنگ دور دل مین راجکمار کے جدائی کا درد وجود
سراپا غم پیرور دبیتاب ہوکر بیخودی کے عالم مین پھر بیٹھ گئی عائشہ نے تلوتما کا
ہاتھ پکڑ کے کہا کہ بہن تو اتنی جلدی کیون کرتی ہے ابھی تجھ مین طاقت
چلنے کی اچھی طرح نہین آئی بالفعل ہمارے مکان پر چلکر کوئی دم آرام لے جب
طبیعت کو افاقت ہووے تب جہان تمھارے جانے کا ارادہ ہوگا وہان
پہونچا دینگے تلوتما نے کچھ جواب نہین دیا مگر عائشہ نے سپاہی کی زبانی
سب حال سن لیا تھا اسلیے تلوتما سے پھر کہنے لگی کہ تم ہماری بات کو نعمت
سمجھو کسی نوع کا وسوسہ خاطر مین نہ لاؤ گو ہم تمھارے دشمن کی لڑکی ہین مگر کسی
امر پیچا کو بھول کر بھی خیال مین نہ لانا ہم کسی سے تمھارا راز افشا نہین کرینگے
رات باقی رہتے رہتے کنیزک کے ساتھ جہان جانا چاہو گی وہان تمکو بحفاظت
وخیریت تمام پہونچا دینگی عائشہ کی ایسی میٹھی میٹھی باتین دلسوزی کی سنکر تلوتما کے
دل مین اعتبار پیدا ہو گیا مگر اوسوقت نہ وہ وہان ٹھہر سکتی تھی نہ تاب

چلنے کی رکھتی تھی عائشہ نے کہا کہ مین تم اپنی طاقت سے نہین چل سکتی ہو
اس کنیزک کا ہاتھہ پکڑکے چلو تلوتما کنیزک کا ہاتھہ پکڑ آہستہ آہستہ وہان سے
چلنے لگی اور عائشہ نے بھی راجکمار سے رخصت چاہی مگر راجکمار خاموش ہوکر
عائشہ کی جانب دیکھتے رہے عائشہ نے سمجھا کہ راجکمار کچھہ کہا چاہتے ہین
یہ خیال کرکے کنیزک کو کہا کہ تم تلوتما کو لیجا کر ہماری خوابگاہ مین پہونچا
آؤ اور پھر واپس آکر ہمکو لیجانا کنیزک یہ سنکر تلوتما کے ساتھہ روانہ ہوئی
اور راجکمار دل مین خیال کرنے لگے کہ یہ ہماری اور تلوتما کی ملاقات آخری
تھی دم بھر کر تلوتما کو جاتے ہوے دروازہ کی جانب دیکھتے رہے اور
تلوتما بھی پیچھا پھیر پھیر راجکمار کو بہ نگاہ حسرت دیکھتی جاتی تھی اور سوچتی جاتی
تھی کہ بس ہماری اور راجکمار کی ملاقات اخیر ہوچکی اوسوقت سپاہی
ہمراہی نے کہا کہ ہمکو رخصت ہو تلوتما کچھہ نہ بولی کنیزک نے کہا کہ اچھا جاؤ
سپاہی بولا کہ عثمانخان کی انگشتری ہمکو واپس دیدو تلوتما نے انگوٹھی سپاہی
کے حوالہ کی اور عائشہ کی خوابگاہ مین پہونچکر کچھہ دیر دم لیکر آسمانی کے ساتھہ
ابھی رام سوامی کے پاس روانہ ہوئی +

عثمانخانکا قیدخانہ مین آنا اور عائشہ سے جواب سخت پانا

بعد روانگی تلوتما کے عائشہ مکان کے اندر آکر پلنگ پر بیٹھہ گئی اور راجکمار اوسکے

پاس ایک ستون سے کمر لگا کر کھڑے ہو گئے عائشہ نے راجکمار سے پوچھا کہ
اسوقت آپ کے انداز سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ آپ کچھ کہا چاہتے ہین جو
کام آپ کا ہمارے متعلق ہو اوسکو بے تکلف فرمائیے اوسکے انجام دہی مین ہم
اپنی سعادت سمجھتے ہین حتی الوسع بخوبترین وجہ اوسکا انصرام ہو جائیگا راجکمار
کہنے لگے کہ عائشہ اسوقت ہمارا کچھ کام نہین ہے اور کسی کام کے واسطے ہم تمکو
تکلیف دے سکتے ہین صرف ہمکو یہ خیال ہے کہ جس حالت مین ہم مبتلا ہین اوس سے
ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ پھر ہمارے تمھارے ملاقات نہین ہو گی یہ آجکی ملاقات
اخیر متصور ہے جو جو الطاف وعنایات تمنے ہمارے حال پر ملال پر کئی ہین اور
ہر ایک امر مین امداد پہونچائی ہے اوسکے دام احسان مین ہم ایسے بند ہے ہین
کہ مدت العمر نہین چھوٹ سکتے اور خوب جانتے ہین کہ اسکا عوض ہمسے کبھی ادا
نہین ہو سکیگا لیکن اگر کبھی اتفاقات زمانہ سے ہمکو ایسا دن نصیب ہو وے
کہ ہم کسی قابل ہون تو تم بلا تکلف فرمایش کرنا ہم بسر وچشم اوسکو بجا لاوینگے
راجکمار کے اس کلام عاجزانہ سے جو کمال مایوسی سے بھرا ہوا تھا عائشہ کے
دل مین ایک درد پیدا ہوا اور کہنے لگی کہ راجکمار آپ ایسی بیقراری وبیصبری
کی بات کسواسطے زبان پر لاتے ہین اگر آج دن برگشتہ ہے تو کل ویسا نہین رہیگا
آج تکلیف ورنج ہے تو کل عیش وراحت کا گنج ہے ہمت استوار مایہ بہبود ہے
صبر وشکیب مین سراسر سود ہے راجکمار بولے کہ ہم کچھ عجز وانکسار سے یہ بات

نہین کہتے بلکہ اب ہمکو زندگی کی خواہش نہین رہی جینے سے جی بھر گیا ہے اراده
صادق سے ہم اپنی جان نہین چھوڑا چاہتے ہین اور یہی غرض ہے کہ ہم اپنا
قید خانہ سے رہا ہونا نہین چاہتے عائشہ کا اس سوز و گداز کی گفتگو سے دل
بھر آیا آنکھین ڈبڈبا ائین بلفت تمام اپنے دست نازک مین راجکمار کا ہاتھ
پکڑ کر اونکے منہ کی جانب دیکھنے لگی اور کچھہ زبان سے کہنی لگی مگر صرف آدھا
نام راجکمار کا زبان سے نکلا کہ **جگت** پھر دل بھر آیا اور بولا نگیا تھوڑی
دیر خاموش رہی اور پھر دل پریشان کو جمع کرکے کہنے لگی کہ جگت سنگہ تمھارے
دل مین اس شدت سے غم و رنج کیون پیدا ہوا تم ہمکو بیگانہ مت سمجھو اگر تم
ہمارے قول کو باور کرو تو ہم کہین کہ بیرندر سنگہ کی دختر نیک اختر کیا ۔ اتنے
ہی الفاظ عائشہ کی زبان سے نکلے تھے کہ راجکمار بول اوٹھے کہ اسبات کو کھولکر
کہنے سے کچھہ حاصل نہین وہ بھی ایک خواب تھا کہ گذر گیا عائشہ یہ سنکر چپ
ہو گئی اور راجکمار بھی خاموش ہو رہے عائشہ راجکمار کا ہاتھ اپنے ہاتھہ مین
لیے ہوے اور اونکے ہاتھہ پر اپنی ٹھوڈی دہرے ہوے متفکرانہ بیٹھی رہی اسی
اثنا مین راجکمار کے ہاتھہ پر عائشہ کے انسو کا قطرہ پڑا راجکمار اوسکے طرف
دیکھنے لگی معلوم ہوا کہ عائشہ روتی ہے اور اوسکے رخسار و نپر برابر انسو بھی چلے
جاتے ہین راجکمار متعجب ہو کر بولے کہ عائشہ تم روتی ہو عائشہ نے کچھہ جواب
نہین دیا راجکمار کا ہاتھہ پکڑکر اپنے داہنے طرف پلنگ پر بٹھالیا اور کہنی لگی

کہ جگبت سنگھ یہ بات ہمارے خواب وخیال مین بھی نہ تھی کہ ہم اسحالت مین تمکو تنہا چھوڑکر یہان سے رخصت ہوکر جاوینگے ہم اپنے اوپر ہزار طرح کی رنج وتکلیف گوارا کرسکتے ہین لیکن اس امر کی ہمسے برداشت نہین ہوسکتی کہ تمکو قیدخانہ مین بحالت تنہائی چھوڑکر چلے جاوین جگبت سنگھ تم ہمارے ساتھہ چلو اور اصطبل مین جو جسقدر اچھا گھوڑا تمکو پسند آوے اوسپر سوار ہوکر روانہ ہو اوسوقت یہ کلام محبت آمیز عائشہ کا سنکر راجکمار کے دل مین اسقدر ثبات وقرار پیدا ہوا کہ جیسے بارگاہ مجیب الدعوات سے بروقت قبول دعا ووصول مراد دل قوی ومسرور ہوجاتا ہے راجکمار نے اسبات کا کچھہ جواب نہین دیا عائشہ پھر کہنے لگی کہ جگبت سنگھ آؤ اوٹھو چلو راجکمار متامل ہوکر پوچھنے لگے کہ عائشہ کیا تم ہمکو قیدخانہ سے چھوڑا دوگی +

عائشہ - اسی وقت +

راجکمار - آیا اپنے والد کے حکم سے +

عائشہ - نہین اسبات کا تم کچھہ فکر واندیشہ مت کرو جب تم چلے جاوگے ہم پیچھے اپنے باپ سے کہدینگے +

راجکمار - مگر پہرے والے کسطرح جانے دینگے +

عائشہ نے اوسیوقت اپنے گلے سے موتیونکا ہار توڑکر راجکمار کو دکھلایا اور کہا کہ پہرہ والے کے مارنے کو یہ کافی ہے ع زر برسر فولاد نہی نرم شود +

راجکمار۔ تمھارا باپ تمکو تکلیف پھونچاویگا +

عائشہ۔ کچھہ مضایقہ نہین وہ رنج و تکلیف ہم سب گوارا کرلینگے +

راجکمار۔ عائشہ ہم نہین جائین گے +

عائشہ کا چہرہ یہ سُنکر خشک ہوگیا اور آب دیدہ ہوکر پوچھنے لگی کہ راجکمار کیون نہین جاؤگے +

راجکمار۔ عائشہ ذرا خیال توکرو کہ تمھارے باعث سے ہماری جان بخشی ہوئی شداید و آلام جاری سے آرام پایا اگر ہمارے باعث سے تمکو کسیطرحکی تکلیف پھونچے تو یہ امر کسقدر نامناسب ہے +

عائشہ۔ کیا راجکمار تم حقیقت مین نہین جاؤگے +

راجکمار۔ نہین ہرگز نہین جائین گے +

عائشہ یہ سنکر چپ ہورہی اور اوسکے انکھون سے آنسو جاری ہونے لگے راجکمار عائشہ کو روتا دیکھہ نہایت بیقرار ہوکر کہنے لگے کہ عائشہ تم کیون روتی ہو اگر کوئی امر مانع نہو تو اسکا سبب ہمسے بیان کرو اگر کوئی بات ہمارے قابل ہوگی تو اوسکی تعمیل ہم بسر و چشم کرینگے اور تمھارے باپ کے زندان مین ہمارے موافق بہت سے قیدی ہین ہمارے لیے تم کیون مکدر و ملول ہوتی ہو عائشہ نے راجکمار کی بات کا کچھہ جواب نہ دیا اور اپنے دوپٹہ کے پلے سے آنسو پونچھنے لگی پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگی کہ راجکمار ہم پھر تمھارے پاس نہین آوینگے یہ کہکر پھر چپ ہورہی

اوسوقت یہ دونون نیچی گردن کیے خاموش بیٹھے تھے کہ اتنے ہی مین وہان
عثمانخان پہونچا مگر ان دونون نے کہ سر بگریبان کیے ہوے بیٹھے تھے اوسکو نہین
دیکھا ایک ساعت تو وہ چپکا کھڑا رہا پھر خفا ہوکر بولا کہ اے نواب زادی
یہ کچھ اچھی بات ہے یہ آواز سنکر دونون نے اوپر کو سر اوٹھایا اور دیکھا کہ
عثمانخان کھڑا ہے عثمان سب حال عائشہ کے آنے اور تلوتما کے پہونچانے کا
سپاہی انگشتری وارسے سنکر عائشہ کے سراغ مین آیا تھا راجکمار نے عثمان کو دیکھکر
دل مین اندیشہ کیا کہ مبادا عائشہ کو اسکے ہاتھہ سے کچھہ گزند پہونچے اور اس
حال کی اطلاع قتلو خان تک پہونچا کر عائشہ کے اوپر کوئی آفت لاوے بلکہ
اوسکے کلام سے ایسا ہی مترشح تھا مگر عائشہ نہایت قوی دل اور بے باک
اور زود فہم تھی اوسنے عثمان کا مطلب سمجھکر افروختہ ہو آہستہ سے جواب دیا کہ ہان
عثمان دیکھو کیا اچھی بات ہے عثمان زیادہ تر برافروختہ ہوکر بولا کہ آیا رات کے
وقت تنہا ایک قیدی کے پاس نواب زادی کا آنا اور رہنا یہ اچھی بات ہے
عائشہ کو یہ بات نہایت کرخت معلوم ہوئی عثمانکی طرف غضبانہ نگاہ سے دیکھکر بولے
کہ رات کے وقت تنہا قیدخانہ مین قیدی کے ساتھہ رہنا اور بات چیت کرنا ہمارے
مرضی ہے ہماری خوشی ہے اپنے کام کا ہمکو اختیار ہے نیک ہے یا بد ہے تمکو ہمارے
کامون سے کیا مطلب اور واسطہ ہے عثمان یہ بیباکانہ کلام سنکر متعجب اور خفا
ہوکر بولا کہ خیر اس بات مین ہمارا کچھہ واسطہ ہے یا نہین مگر اسکا نتیجہ کل صبح ہم تمکو

نواب صاحب کے روبرو دکھا دینگے عائشہ نے کہا کہ جب نواب صاحب
ہمسے پوچھینگے ہم خود جواب دے لینگے تمکو ہکا کیا فکر و اندیشہ ہے عثمان
غصہ آلودہ ہوکر بولا کہ نواب صاحب کا پوچھنا تو علیحدہ رہا ہم ہی تم سے پوچھتے ہیں
کیا جواب دیتی ہو عائشہ یہ سنکر کمال طیش و غضب سے کھڑی ہوگئی ہونٹھ ملنے لگے
بدن فرط غصہ سے تھر تھر کانپنے لگا اور عثمان کی جانب دیکھکر آہستہ سے بولی کہ
عثمان اگر تو ہمسے پوچھتا ہے تو اسکا یہ جواب ہے کہ یہ قیدی ہمارا خاوند ہے شوہر
ہے مالک ہے دل ہے جان ہے جگر ہے الغرض جو کچھہ کہو سو یہی ہے یہ کلام محبت خیز
تعجب انگیز سنکر جیسے تجلی برق سے آدمی چونک رہجاتا ہے راجکمار اور عثمان دونوں
ششدر اور حیران رہگئے اور راجکمار کا دل جو غنچہ سان منقبض ہو رہا تھا گل کیطرح
شگفتہ و خندان ہوگیا اور عائشہ جو دیر سے چپ چاپ رو رہی تھی اوسکا نتیجہ
اور اثر اس کلام سے مفہوم ہوگیا ہر چند عثمان بھی کچھہ کچھہ اشارون کنایون سے
جان گیا تھا کہ راجکمار اور عائشہ کی باہم محبت ہے اور عائشہ کی طبیعت راجکمار
پر زیادہ راغب ہے بلکہ وہ کبھی کبھی باتون ہی باتون مین عائشہ کو کنایتاً طعن بھی
کرتا رہتا تھا مگر عائشہ سے ایسی سخت و برملا جواب پانے کا اوسکو خواب مین
بھی خیال نہ تھا یہ جواب سنکر عثمان لاجواب ہو خاموش ہو رہا عائشہ پھر
کہنے لگی کہ سنو عثمان اب پھر کہتی ہون کہ یہ قیدی ہمارا خاوند ہے جب تک
ہماری زندگی ہے کوئی دوسرا آدمی ہمارے دل مین جگہ نہین پاسکتا اگر خدا آہستہ

اسکے خون سے مقتل رنگین کیا جاوے یا یہ رہا ہوکر ہزار خیل پری پیکر سے
شادی کرکے داد عیش و نشاط دیوے اور عائشہ کا نام تک بھی نہ لیوے یا
بعد ازین ہمکو عمر بھر اسکی نعمت ملاقات میسر نہ آوے تب بھی تم دیکھہ لینا کہ جب تک
ہم زندہ رہین گے اسی کے جمال دلفریب کے تصور مین اپنی زندگی بسر کرین گے
خواب مین بھی غیر کا خیال نہ آوے گا اور عثمان شاید تمکو یہ خیال ہوگا کہ خدا جانے
یہ کیا بات چیت کرتے تھے سو سنو وہ بھی ہم تمسے کہتے ہین ہم ان سے یہ کہتے تھے
کہ پہرہ والے کو طمع دیکر یہان سے تمکو نکال لے چلین اور اصطبل خاص سے گھوڑا
تمھاری سواری کے لیے منتخب کرکے مہاراجہ مانسنگہ کے پاس تمکو پہونچا دین
مگر راجکمار نے اس طرح جانا منظور نکیا ورنہ اب تک تو انکا سایہ بھی تمھاری
نظر نہ آتا یہ بات کہکر عائشہ آنکھون سے آنسو پونچھنے لگی اور تھوڑی دیر کے
بعد پھر بملائمت و آہستگی کہنے لگی کہ عثمان یہ باتین کہکر ہمنے تمھارے دل کو
رنج و کلفت پہونچائی ہے ہمارا قصور معاف کرنا جیسے تم ہم پر مہربانی کرتے ہو
ویسی ہی ہم تمسے انس رکھتے ہین اگرچہ ہمکو تم سے ایسی بات کہنی واجب
نہ تھی مگر تم نے آج خواہ مخواہ ہماری نسبت دل مین شک پیدا کیا عائشہ
بندی خواہ کوئی کام کرے مگر شک لانے کے قابل نہین ہے وہ جو کچھہ
کام کرتی ہے راست راست اور صاف کہہ سکتی ہے پردہ رکھکر وہ کرے
کہ جسکے دل مین کچھہ خلاف ہووے ہمنے اب صاف صاف کھول کر تمھارے

سامنے کہدیا تم خواہ ابھی جاکر ہمارے باپ سے کہدو پھر عائشہ راجکمار
سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ راجکمار آپ بھی ہمارا گناہ معاف فرماوین
اگر آج عثمان ایسی بات ہمسے نکلتا تو ہمارے دل مین جو راز جان کی طرح
پوشیدہ تھا وہ آپ پر یا کسی غیر پر کبھی ظاہر نہوتا راجکمار کھڑے ہوے
چپکے چپکے سنتے تھے اور غایت جذبۂ اشتیاق سے دل اونکا دھڑک
رہا تھا کچھہ جواب ندے سکے عائشہ پھر عثمان کی طرف دیکھکر کہنے لگی کہ
عثمان ہم پھر تمسے التجا کرتے ہین کہ ہمارے قصورات کو عفو فرمانا ہم تمھارے
پیاری بہن ہین اور تم ہمارے پیارے بھائی جیسے پیشتر تم ہمکو بہن سمجھکر
الفت وانس رکھتے تھے ویسے ہی اب بھی رکھو عثمان کہ بحر ندامت
مین غرق ہو رہا تھا اور چہرہ بکمال خجالت سے عرق عرق کچھہ جواب
ندے سکا نقش دیوار کی طرح خاموش ہو رہا عائشہ اوس کنیزک کے
لوٹ آنے کی انتظار دیکھتی تھی کہ جو تلوتما کو پہونچانے گئی تھی مگر ہنوز
وہ واپس نہ آئی کہ عائشہ تنہا وہان سے اپنے مکان کو روانہ
ہوئی اور عثمان بھی بادل غمین وخاطر اندوہگین دیوانون
کی طرح چپ چاپ اپنے ڈیرہ پر چلا گیا اور راجکمار
بستر بیقراری پر فرقت ارگزین ہوکر طرح طرح کے خیالات
کرتے رہے ۞

قتلو خان کا قتل ہونا بملا کا بھاگنا خویش و اقارب کا جان کھونا

رباعی گر کوئی کسی کو یار کلیا ویگا + یہ یا درہے نہ وہ بھی کل پا وے گا +
اس دیر مکافات مین سن ای غافل + بیداد کرے گا آج کل پا ویگا +

روایت ہے کہ جب روز سالگرہ نواب قتلو خان کا بعیش و عشرت تمام انجام کو پہونچا ہنگام شب بغرض تمہید بساط نشاط حرم سرا ے زنانہ مین محفل رقص و سرود منعقد ہوئی وہان بجز پاتران خانگی کے کہ جو بسبیل دوام قتلو خان سے گرم صحبت رہتی تھین اور کوئی اجنبی طائفہ ارباب نشاط کا موجود نہ تھا اور نہ سوا ے قتلو خان کے اوس زنستان مین کوئی دوسرا مرد محفل نشین تھا سفردائی وغیرہ اہل مزامیر بھی اوسی زمرہ پاتران مین سے تھے اور انجام دیگر خدمات کے لیے خواجہ سرایان و کنیزکان کے سوا کسی اور خادم یا غلام مرد صورت کا وہان مطلق گذار نہ تھا یعنی جیسے کہ دیگر امرا اولو العزم خوش سیر کا دستور ہے کہ تقریبات جشن و شادی و تمہیدات مبارکبادی مین بشمول یگانگان و آشنایان و متعلقان و متوسلان داد عیش نشاط دیتے ہین وہ قاعدہ اس تنہا خوار کا نہ تھا یہ تن تنہا ہی اپنے ہوا اس مجہول اور نفس نامعقول کو مذاق پہونچاتا تھا باقی خیریت

القصہ وہ محفل رنگین اور مجلس ارم تزئین فرش و فروش زیبا قالیہاے خوشنما
بالشہاے نرم بساطہاے گرم سے از سرتا پا آراستہ و پیراستہ کی گئی عطردان
وخاصدان وغیرہ اسباب نقرئی و طلائی اپنے اپنے موقع پر بقرینہ مناسب چنا گیا
کشتی و طبق وغیرہ ساز و سامان آرائش حسن ترتیب کے ساتھہ رکھا گیا شمع کافوری
جابجا روشن ہوئی جھاڑ و فانوس وغیرہ شیشہ و آلات سے بزم رشک قند جمرد
ہوئی تبخورات عود و صندل سے معنبر و معطر مشام محفل ہوا الغرض جو امر ہوا سو
برمحل ہوا عطر افشانی و گلاب پاشی سے تمام گنبد فلک مین بو باس ہوئی
غیرت سے کیوڑہ عرق عرق ہو اکیلی اور اس ہوئی قندیل نے قندیل سپہر کو
جلایا کنول نے مشعل ماہ و مہر کو بجھایا جوش انوار سے بزم سراپا نور ہوئی حیرت
سے ناموس شمع طور ہوئی شمع کا ہر رگ و ریشہ مشغول نور افشانی تھا جہاڑ کے
روبرو مشغل امین غول بیابانی تھا گلدستہاے رنگین نے رنگ گلستان اوڑایا تھا
شگفتگی محفل نے بہار ارم کو شرمایا تھا شمعدانون کے پہلو بہ پہلو گلدستہاے
رنگا رنگ رشک بہار فرنگ پھولون کے ہار گلوں کے انبار جبری ہی پھبن
دکھاتے تھے غنچے فرط نخوت سے روضۂ رضوان پر ناک چڑھاتے تھے نازنینان
پریوش حور تمثال ماہرویان زہرہ جبین خورشید مثال ہالہ کی طرح قندیل
کو گھیرے ہوے بادہاے جان بخش غمزہ آور غمزہاے دلفریب جانفزا سے گرم
عشوہ و ناز تھین مخمور بادۂ غمزہ و انداز تھین لٹون سے مشک و عنبر کی

لپٹ چلی آتی تھی پوشاک سے محفل کی محفل مہکی جاتی تھی حسن گلوسوز کی چمک
دمک چشمان برق انگیز کی جھپک نور اعلی نور کا سما دکھاتی تھی پری شکار تھی
حور نقش دیوار تھی اوسپر اونکی کوکلا سی آواز بتانے کا انداز سردن کے
ملان تال کے ساتھہ پیرون کی اوٹھان رقاصۂ فلک کو ٹھوکرون مین رلاتے
تھے مردنگ کی گھور طبلہ کی ٹکور سارنگی کی صدا بین کی آواز غمزدا ناہید چرخ
کو چرخ مین لاتی تھی زہرہ کو چٹکیون مین اوڑایا تھا ناہید کو ناچ نچایا تھا
آوازنے وہ ہوا باندہی تھی کہ جسکے سامنے نسیم سحری آندہی تھی آسی زمرہ
مہوش و فرقہ دلکش مین اوس نازنین مہ جبین سراپا ناز خورشید انداز
زہرہ سیما نازک ادا ایسی کملانے نغمہاے ہوش ربا سے حاضرین محفل کو
بیخود بنایا تھا زاہدان مردہ دل کو ٹھوکرون مین جلایا تھا اوسکے حسن و
جمال کا کیونکر بیان ہو خوف ہے کہ مبادا طول داستان ہو پیشانی پر نور کی
جھلک سے مہر منیر کے چہرہ پر عرق تشویر تھا ماہ منور رخ نورانی کے روبرو
دیوار کی تصویر تھا چشم مخمور نے وہ اثر دکھاے تھے کہ شمع کی زبان بہکتی تھی
مینا کے قدم لڑکھڑاتے تھے نیلگون پیشواز سنہرے پٹک کی دمک بیچ بیچ مین
ستارون کی چمک سر تا پا چست و چالاک طبیعت شوخ دل بیباک گردن
صراحی نما لب کچھ کچھ تبسم آشنا ایک ہاتھہ مین شیشہ مے ناب تھا دوسرے
مین ساغر شراب تھا دلفریب ادائین دکھاتی تھی پیالہ بھر بھر اپنے ہاتھہ سے

قتلو خان کو پلاتی تھی دم دینے کے لیے یہ تمام ناز تھے الغرض جان لینے کے انداز تھے آخر چشم سحر ساز فتنہ انگیز نے اپنا کام کیا بیچارے قتلو خان کا دیکھتے ہی دیکھتے کام تمام کیا ناوک دلدوز نگاہ ہدف سینہ سے پار ہوا جھائی دُھرنے لگی دل بیقرار ہوا بہانہ میکشی ہاتھہ آیا ہاتھہ پکڑکے اپنے پاس بٹھایا ادہر سے ناز اودھر سے نیاز ہوا رفتہ رفتہ دور ساغر آغاز ہوا آہ اے بت کافر کیش دشمن ایمان اس بیچارے مسلمان کو اس قدر شراب کیوں پلاتی ہو پے در پے پیالہ پلا آہستہ آہستہ لبوں میں کیوں مسکراتی ہو یہ تمھارا تبسم ہے یا قتلو خان کے لیے بیٹھا سم ہے ہان ہان دو بہرو دیکھتے کیا ہو ڈالو پیالہ میں جھکاؤ اپنے ہاتھہ سے اوٹھا کر پیالا قتلو خان کے منہ سے لگاو کمر میں پوشیدہ اگر خنجر ہے تو پھر کس بات کا خطر ہے قتلو خان کا دل اپنے قابو میں کر اودرون سے چھڑالیا اوسکے طائر دل کو تمھارے شاہین نظر نے اوڑالیا ہے آو دھر دیکھو قتلو خان شراب کا خواہان ہے شعر اوستاد وردزبان ہے شعر گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ✤ زاہد نہیں میں شیخ نہیں کچھہ ولی نہیں ✤ لائیے خالی شیشہ ادھر دیجیے پُر باش خالی مباش دوسرا مصرع لیجیے دور دور انکا کچھہ اور ہے دور نظر آتا ہے آپ اپنا خالی دور نہ چھوڑیے شعر ساقیا یہاں لگ رہا ہے چل چلاؤ ✤ جب تلک بس چل سکے ساغر چلے ✤ دیکھو دیکھو قتلو خان بھک گیا شراب مانگتا ہے منہ سے مرآب نکلتا ہے اچھی بھلا

تمنے کیون اس مومن مسلمان کو دیوانہ پاگل بنا دیا فالخمر حرام کا مسئلہ
کیون نہ سنا دیا آنواب صاحب ذرا ہوش مین آئیے محفل مین بیخود انہ
پانون نہ پھیلائیے وقت قریب آپہونچا ہے آپ خودی سے غافل ہونا کیا عقلا
مگر یہ غریب ایمان پر بادداد کیا کرے بملا نے ہر دوسر اسکو مجبور کیا ادہر
سے دو آتشہ حسن و ادا سے مست و مخمور کیا اودہر پیاپے پلا نشاء شراب
مین چور کیا جب شراب چڑہی دونی ٹہرک اوٹھی بملا کا دزدیدہ نگاہ سے
دیکھنا ستم ہوا عقل گم ہوئی زور خرد رفتہ رفتہ کم ہوا آنکھون مین نشے کے
ترارے آئے زبان تتلا گئی ہوش و حواس نے صاف جواب بتائے پھر تو
پیتا رہندہ گیا کہ ہان دے شراب دے پیالہ لا کباب لا نوالہ آہاہا ہا کیا اچھی
لگائی ہے گویا پری آسمان سے اوتر آئی ہے عورت کیا حور کا بچا ہے کیا تجھے
خدا ہی نے گھڑا ہے آہاہا ہا لا پیالہ لا دار دو اور بھی دے دیے جا اپنا کام کیے
جا شعر کیا ہوتا ہے دو چار قدح سے یہان ساقی + ہان تجکو مرے سر کی
قسم اور زیادہ یہ حالت دیکھکر ادہر بملا ابھی سا نو تھی مضبوط ہوشیشہ
شراب بغل مین داب قتلو خان کے برابر پہلو مین جا بیٹھی اور نازنین ہاتھونسی
ساغر زرین مے ناب بھر بھر جھکانے لگی قصہ کوتاہ اسیطرح کثرت مینوشی اور
وفور نشہ سے قتلو خان کے ہوش و حواس بالکل سلب ہو گئے حالت مستی
مین بملا کی انگیا پر ہاتھ ڈال کر چاہتا تھا کہ اپنی طرف کھینچے بملا نے فوراً

ہاتھ جھٹک کر کہا کہ جہان پناہ ہنگامہ محفل میں آپ یہ کیا کام کرتے ہین غیرون
کے روبرو ایسی دست درازی معیوب ہے اور خواصین اور کنیزک وغیرہ
جو قتلو خان کے بادلاپن اور مستی کا تماشا دیکھتی تھین یہ حال دیکھتے ہی ہنستے
ہنستے سب بھاگ گئین صرف وہان ایک بملا ہی رہگئی اوسوقت قتلو خان
بہ غایت شوق سے بملا کو پکڑنے لگا بملا نے الگ کھڑی ہو کر عرض کیا کہ
جہان پناہ قصور معاف چراغ روشن ہین یہ کام روشنی کا نہین ہے یہ اندھیرے
کے چال وچلن ہین قتلو خان کہ نشۂ شراب مین مست ومخمور تھا خیال نیک و
بد دل سے کافور تھا خود اوٹھکر اپنے نفس صرصر دم سے چراغ بجھانے لگا عالم
نورانی کو عالم ظلمانی بنانے لگا گویا اپنے منھہ موت کو بلاتا تھا آپ ہی
اپنی شمع حیات کو پھونک لگاتا تھا سچ ہے بنا س کالی بپرمیت بدھ ہے
نظم قضا شخصے است پنج انگشت دارد ٭ چو خواہد کز کسے کامے بر آرد ٭
دو بر چشمش نہد دیگر دو بر گوش ٭ یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش ٭ بملا نے
بھی کہ اپنے کام مین ہوشیار وخبردار تھی اور قابو سے وقت کی انتظار گھڑی
پل شمار کر رہی تھی فوراً شمعدانو پیزبادشاہ چھونیکر جس قدر جھاڑ فانوس وغیرہ
روشن تھے سب یکبارگی گل کر دیے تمام مکان مین عالم ظلمات نمودار
ہو ادیجوری کا گرم بازار ہوا تب قتلو خان آہستگی سے بولا کہ اے شوخ
گلبدن اب تو ہمارے پاس آؤ آتش شوق کو آب وصال سے منطفی فرماؤ

بملا قتلو خان کے کاندھے پر ہاتھہ دھر کر بولی کہ یہ کنیز حضور کے قدمون مین حاضر ہے اور دوسرے ہاتھہ مین دامن سے چھری نکال اپنا کام انجام دینے پر مستعد ہوئی قتلو خان بملا کو پکڑ کر چاہتا تھا کہ چھاتی سے لگاے اوسیوقت بملا نے سچا لا کے تمام اوسکے پیٹ مین چھری بضرب سخت چلائی قتلو خان چھری کے لگتے ہی چلا یا کہ مار لیا ری دغا باز رنڈی مار لیا اور یہ کہتا کہتا زمین پر گر پڑا بملا نے اوسکے گرتے گرتے چھری کو تمام شکم مین پھیر دیا آنتین وغیرہ سب باہر نکل پڑین منہ کی راہ سے خون بہنا شروع ہوا اور پڑا پڑا چلانے لگا کہ اری بھوتنی شیطان مار لیا مار لیا بملا بولی کہ اے نابکار شیطان کی یا رہے ایمان ہم بھوتنی شیطان نہین ہین بیر ندر سنگہ کی منکوحہ عورت ہین کیا تجکو یہ دن نہین دکھنا تھا قول سعدی نہین سنا تھا **فرد** ہر آنکہ تخم بدی کاشت وچشم نیکی داشت ÷ دماغ بیہدہ پخت وخیال باطل بست ÷ یہ کہکر بملا اوس مکان سے نکل بھاگی اور اور قتلو خان کی آواز بند ہونے لگی مگر پھر بھی وہ مار لیا مار لیا پکارتا رہا بملا وہان سے غل مچاتی ہوئی کہ دوڑیو پہنچیو مغل آگھسے ہین بھاگی جاتی تھی جب دروازہ پر پہونچی وہان کسیکو نہ دیکھا میدان خالی پایا دوسرے دروازہ پر خواجہ سرا پہرہ پر بیٹھے تھے بملا کا شور وغل سنکر پوچھنے لگے کہ کیا ہوا بملا بولی کہ غضب ہو گیا جلدی پہونچو قتلو خانکی خبر لو مکان میرا

فوج مخالف کے آدمی آگھسے ہین قتلو خان کو قتل کرنا چاہتے ہین یہ سنتے
ہی وہ سب کے سب پہرہ والے ہاے واے کرتے اندر کی جانب دوڑے
اور بملا وہان سے زنانہ دروازہ کی طرف بھاگی اوس دروازہ پر تمام محافظ
و دربان شراب پئے مست و مدہوش بیخبر سوتے تھے بملا وہان سے بھی
بے روک ٹوک نکل گئی اسیطرح سب دروازون کے محافظون کو بیخبر و متوالا
پاکر بے کھٹکے گذر گئی جب دروازۂ بیرونی پر پہونچی وہان پہرہ والا خبردار
و ہوشیار رہتا اوسنے بملا کو مضطرب بھاگتے ہوے دیکھکر پوچھا کہ کیون
کیا ہوا خیر تو ہے بملا نے کہا کہ تم کیا بیٹھے ہو یہ شور و غوغا جو زنانہ محل مین
ہو رہا ہے کیا تمنے نہین سُنا پہرہ والا بولا کہ البتہ شور و غل تو سنتے ہین
یہ کیا بات ہے بملا نے کہا کہ زنانہ محل مین بڑی بلا برپا ہو گئی غضب آگیا
نواب صاحب کو دشمن کے آدمیون نے آگھیرا ہے یہ بات سنتے ہی
سب پہرہ والے سپاہی دروازہ چھوڑکر زنانہ محل کی طرف بھاگ پڑے جب
وہ دروازہ بھی خالی از غیر ہوا تب بملا بلا کھٹکے وہان سے نکل قلعہ کے
باہر ہوئی دروازہ سے تھوڑے فاصلہ پر جاکر دیکھا کہ ایک آدمی درخت کے
نیچے کھڑا ہے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ ابھی رام سوامی ہین بملا
اونکے پاس جاکر قدمون مین گر گئی سوامی بولے کہ اسوقت ہم کمال
فکر و اندیشہ مین کھڑے تھے کہ قلعہ مین اس قدر شور و غل کس واسطے ہو رہا ہے

کرو اور ہمارے قصورات اور بے ادائیونکو معاف فرماؤ راجکمار نے کہا کہ ہمنے اسیوقت تمام باتین اپنے دل سے دور کردین قتلو خان بولا کہ اگر یہ راست ہے تو جو کچھہ ہم کہین وہ منظور و قبول کرو راجکمار نے کہا کہ فرمائیے قتلو خان بولا کہ (ہاتھہ) عثمان نے اسبات کو سمجھکر راجکمار کا ہاتھہ قتلو خان کے ہاتھہ مین پکڑا دیا پھر قتلو خان کہنے لگا کہ یہ لڑکی ہماری سب نادان ہین اب جنگ و جدل سے آپ دست کش ہون یہ بات کہتے ہی اوسکو پیاس لگی عائشہ نے منہ مین شربت ڈالا تھوڑی دیر بعد پھر بولا کہ اب لڑائی کا کچھہ کام نہین صلح کرلو راجکمار یہ سنکر خاموش ہو رہی کچھہ جواب نہین دیا تب قتلو خان بانتظار جواب راجکمار کے منہ کی طرف دیکھنے لگا جب اونکی طرف سے کچھہ جواب نہ پایا تو پھر کہنے لگا کہ آپکو صلح منظور نہین ہے راجکمار بولے کہ اگر افغان لوگ اطاعت شاہی قبول کرین اور حکم سلطانی کے مطیع رہکر کسی نوع کی عدول حکمی نکرین تو ہمکو صلح کرنا منظور ہے قتلو خان یہ سنکر اور آہ بھرکر کہنے لگا کہ اوڑلیسہ صرف یہی لفظ اوسکے زبان سے نکلا تھا کہ راجکمار اوسکا مطلب سمجھکر کہنے لگی کہ شاہ دہلی کو ہم منت و سماجت رضامند کرکے اوڑیسہ تمھاری لڑکی کی حکومت مین چھوڑ دینگے اتنے ہی مین قتلو خان کی طبیعت ابتر ہونی شروع ہوئی اوسی حالت مین راجکمار سے بولا کہ آپ کو اسیوقت رہا کیا گیا راجکمار یہ سنکر وہانسے چلنے لگی عائشہ نے باہستگی اپنے باپ سے کہا کہ جگت سنگھ جاتے ہین قتلو خان

یہ سنکر خواجہ شاہ صاحب اور عیسی خان اپنے فرزند کلان کی جانب دیکھنے لگا
بدین نظر کہ راجکمار کو ایک مرتبہ پھر بولا دین خواجہ شاہ دوڑکر راجکمار سے
کہنے لگا کہ آپسکو کچھہ بات کہنے کی لیئے ایک دفعہ پھر بلاتے ہین راجکمار طوعاً
وکرہاً اوسکے ساتھہ واپس آکر وہان کھڑی ہو گئی قتلو خان بولا کہ ذرا نزدیک
آؤ راجکمار نے اوسکے پاس جاکر اپنا کان جھکا دیا قتلو خان آہستہ آواز سے
کہنے لگا کہ بیر اتنا کہکر چپ ہو رہا پھر بولا کہ بیرندر سنگھ پھر اوسکو پیاس
لگی عائشہ نے شربت منہ مین ڈالا اوس سے کچھہ افاقت پاکر پھر بولا کہ بیرندر سنگھ
کی لڑکی یہ لفظ سنتے ہی راجکمار کے بدن مین بچھو کی ڈنک کیسی ضرب لگی اور
علیحدہ ہو کر کھڑی ہو گئی قتلو خان پھر کہنے لگا کہ یہ لڑکی یتیم و بے پدر رہے
اسکا پدر رفضی مین ہون پھر اوسکو پیاس لگی اور عائشہ نے شربت منہ مین
چوایا مگر اوسکی زبان اچھی طرح نہین نکل سکتی تھی آخر بدقت تمام پھر بولا
کہ بیرندر سنگھ کی دختر نیک بخت اور باعصمت و باعفت ہے راجکمار تم اوسکو چھوڑنا
مت راجکمار بولی کہ ہم آپ بات کو کچھہ نہین سمجھتے قتلو خان نے کہا کہ بیرندر سنگھ کی
دختر ہماری دختر اور خواہر ہے ہمنے اوسکو آنکھہ سے کبھی نہین دیکھا ہے اس بات
پر تم تہ دل سے یقین رکھنا اور اگر تمسے اور کچھہ نہ بن سکی تو اوس ہماری یتیم
کی پرورش و پرداخت مین کبھی دریغ نفرمانا قتلو خان یہ بات کہتے ہی کہتے
عائشہ کی گود مین کروٹ بدل کر رہگرا سے منزل فنا ہوا محل مین ماتم سخت

ہونے لگا اور راجکمار وہان سے روانہ ہو اپنے خیمہ گاہ کی طرف تشریف فرما ہوے اور پس ماندگان قتلوخان نے اوسکی بشرائط مذہب مراسم تجہیز و تکفین ادا کی الحق **قطعہ** زنگ روے لعبت دنیا پہ یدن رسند و + بر جمال ظاہرش چون مے بری رنج و محن + فکر معنی کن کشا چشم بطون از صدق دل + زین جہان ہرگز سنبر داری تو غیر از یک کفن +

راجکمار کا دوبارہ تشریف لانا اور عثمان وغیرہ سے ملاقات فرمانا

شعر خوشا وقتی و خورم روزگارے + کہ یارے برخورد از وصل یارے + راجکمار **گڈہ مندارن** سے روانہ ہوکر **جہان آباد** مین مہاراجہ مانسنگہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنے دیدار فائض الانوار سے چشم منتظر پدر کو نور اور سینہ کو سرور بخشا اور وعدۂ اخیر قتلوخان کا ایفا مقدم جانکر گفتگوے مصالحت مہاراجہ صاحب کے حضور مین پیش کی مہاراجہ صاحب نے بکمال حق اندیشی و بلند ہمتی شرائط صلح قبول فرماکر پٹھانون کو مطیع و منقاد تخت سلطنت کرکے **عیسی خان** پسر قتلوخان کو حکومت اوڑکل اوڑلیسہ پر قائم کیا اور جس قدر ملک مضاف صوبہ **بنگالہ** سے قتلوخان نے اپنے قبضہ مین کرلیا تھا وہ اپنے قبض و تصرف مین لاے اس مصالحت و عنایت کی ادائی شکریہ کیواسطے

ایک روز خواجہ شاہ صاحب اول معہ عیسیٰ خان فرزند قتلو خان اور عثمان خان بخشی فوج اور دیگر افسران و سرداران کے مہاراجہ مانسنگہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور چند زنجیر فیل کوہ پیکر و اسپان باد رفتار معہ دیگر امتعہ و اقمشہ عجیب و غریب و تحفت و ہدایا مہاراجہ صاحب کی نذر گذرانی مہاراجہ صاحب نے بھی حسب حیثیت ہر ایک کو خلاع گران بہا سے مخلع و مشرف فرما کر بفرحت تمام رخصت فرمایا جب اس طرف سے بہمہ نوع دلجمعی حاصل ہوئی خیام نصرت انضمام لشکر ظفر پیکر کے اوکھڑنے کا حکم ہوا اور روانی جسیر پر کہ وہ بھی آستانہ شاہی سے منحرف ہو کر دم مساوات بھرتا تھا یورش کی طیاری ہوئی اسی اثنا مین ایک روز راجکمار چند کس معدود ہمراہ لیکر عثمان خان وغیرہ کی ملاقات کے لیے قلعہ گڈہ مندارن مین تشریف لے گئے ایام مصیبت مین جو خدمت گذاری و تیمارداری راجکمار کی عثمان خان نے تہ دل سے کی تھی اوسکا شکریہ ادا کرنا واجب تصور کر کے اول عثمان خان کی ملاقات کو گئے مگر وہ بکشادہ پیشانی متوجہ ہوا اور دل مین بھرا ہوا پایا اسلیے وہان تھوڑی دیر ٹھہر کر دل مین کچھہ رنجیدہ ہو وہان سے اوٹھہ خواجہ شاہ صاحب کے ملنے کو گئے اونسے بتعظیم و تکریم واجب ملاقات کی پھر وہان سے رخصت ہو کر عائشہ کے ملنے کے واسطے تشریف لے گئے اور ایک خواجہ سرا کی زبانی عائشہ کو اطلاع کرائی کہ بعد انتقال نواب صاحب مرحوم کے آپ کی اور ہماری ملاقات نہین ہوئی اور اب ہم جسیر کی جانب جانے کو تیار ہین پھر ہمارا اور آپ کا ملنا

دشوار معلوم ہوتا ہے اس لیے ہم ایک دفعہ آپ سے ملنا چاہتے ہین خواجہ سرانے
تھوڑی دیر بعد آکر جواب دیا کہ عایشہ یہ فرماتی ہین کہ اسوقت ہم راجکمار کی ملاقات
سے معذور ہین یہ قصور ہمارا معاف فرمائین راجکمار نے اسبات سے کبیدہ
خاطر ہوکر اپنے لشکر کے جانے کا ارادہ کیا قلعہ کے دروازہ پر آکر دیکھا کہ عثمان خان
ملاقات کے لئے کھڑا ہے راجکمار نے دریافت کیا کہ آپ یہان کسواسطے کھڑے ہین
عثمان خان نے کچھ جواب نہین دیا مگر راجکمار کے پیچھے پیچھے ہولیا راجکمار نے
پھر کہا کہ نجشی صاحب جو کام ہمارے لایق ہووے وہ بلا تکلف فرمائیے ہم بدل
اوسکو انجام پہونچا ئینگے عثمان خان بولا کہ ہمکو آپ سے بہت سی گفتگو کرنی
ہین مگر خلوت درکار ہے تنہائی مین کہیجا وینگی کسی غیر کے روبرو ہم نہین کہ سکتے
آپ اپنے خدم وحشم نوکرون چاکرون کو علیحدہ کر دیجئے ہم اور آپ تنہا چلیں
تب ہم عرض کرین چونکہ راجکمار کو عثمان خان کیجانب سے کسی طرح کی بدگمانی
نہ تھی بلاخوف واندیشہ ہمراہیان کو رخصت کرتن تنہا عثمان خان کے ساتھہ ہولئے
اور عثمان خان بھی ایک گھوڑی پر سوار ہوا اون کی ہمرکاب ہوا رفتہ رفتہ ایک نہایت
گنجان جنگل بیابان مین پہونچے کہ جہان کثرت درختان اور انواع واقسام
نباتات وروئیدگی سے راہ بمشکل ملتا تھا اور کسی چرند پرند آدم زاد حیوان کا
مطلق نشان نہین تھا یہ دونون اوس جنگل مین چلے گئے اور وہان جاکر ایک
مکان سنگین وعالی شان نظر آیا مگر امتداد زمانہ کی باعث سے تمام مسمار اور

شکستہ وریختہ ہورہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید کسی زمانہ مین کسی شخص نے
بادشاہ وقت سے بغاوت وسرکشی اختیار کرکے اس جنگل مین پناہ لی ہو اور
اپنی حفاظت وبود باش کے لیے وہ مکان بنوایا ہو الحاصل دونون گھوڑون کو
درخت کی شاخون سے باندہ کر اوس مکان کے اندر داخل ہوے اندر سے
وہ مکان بالکل خالی تھا کسی متنفس کا نشان تک موجود نہ تھا آخر رفتہ رفتہ
ایک کمرۂ کلان مین پھونچے وہان کیا دیکھتے ہین کہ ایک طرف قبر تازہ
کھدی ہوئی ہے مگر اوس مین مردہ نہین ہے اور دوسری طرف ایک
چتا چنی ہوئی ہے اور اوسپر بھی کوئی مردہ نہین راجکمار نے اس حال
عجیب وغریب کو دیکھکر عثمان خان سے پوچھا کہ یہ کیا راز ہے عثمان خان نے جواب دیا کہ یہ
دونون جائےگاہ ہمارے حکم کے بموجب طیار کی گئی ہین آج اگر ہم تمھارے ہاتھ
سے مارے جاوین تو تم ہمکو اس قبر مین رکھکر مٹی دیدینا کوئی اس بھید سے
واقف نہوگا اور جو تم ہمارے ہاتھ سے مارے گئے تو ہم تمکو برہمن کے ہاتھ سے
اس چتا پر پھنکوا دینگے کسی غیر کو مطلق خبر نہوگی راجکمار متعجب ہوکر بولی کہ اس بات
کا سبب کیا ہے عثمان خان نے کہا کہ ہم پٹھان لوگ ہین جب ہمارے دل مین کسی بات کا
خطرہ یا شک پیدا ہو جاتا ہے تب ہم نیک وبد جا بیجا کچھ نہین دیکھتے ہین لیکن
دو بادشاہ دریک اقلیمی نگنجند اس جہان مین عائشہ کے چاہنے والے دو شخصون کی
گنجایش محال ہے اسواسطے ایک شخص کو اس جہان سے کنارہ کرنا ضرور ہے

ہم بھی عائشہ کو دل دیے بیٹھے ہین تم بھی اوسے چاہتے ہو یہ رقابت ہم گوارا نہین
کرسکتے یہ بات واہیات سراسر فرخرفات سنکر راجکمار دل ہین از بس نار اغر
ورنجیدہ ہوکر عثمان خان سے کہنے لگا کہ پھر اب تمھارا مطلب کیا ہے عثمانخان بولا کہ تمھارے
پاس بھی ہتیار موجود ہین اور ہم بھی مسلح ہین ہم اور تم دونون آپس مین حربہ رانی
کرین یا تو تم ہمکو مارکر اپنا رستہ صاف کرلو یا ہم تمکو قتل کرکے اپنا راہ لکھو لین
عثمانخان نے یہ بات کہکر راجکمار کے جواب کا کچھہ انتظار نکیا اور تلوار نیام سے
نکال کر پھراتے لگا اور کود کر راجکمار کے اوپر وار کیا راجکمار نے اپنی حفاظت
کرکے اوسکے وار کو اپنی تلوار پر روکا ہرچند عثمان خان نے کئی ہاتھہ چلاے اور
راجکمار کے قتل پر داؤگھات چاہے مگر راجکمار اوسپر ہاتھہ چلانا نامناسب
سمجھکر اپنا بچاو کرتے رہے اور کوئی وار اوسکا اپنے اوپر نہ آنے دیا جب
عثمان خان کیطرف سے برابر ہاتھہ چلتا رہا اور کہین کہین راجکمار کے جسم پر
صدمہ بھی پہونچا تب راجکمار نے مجبور ہوکر کہا کہ عثمانخان ہم تمسے بار گئے عثمانخان
ہنسکر بولا کہ واہ راجپوتون کے لڑکے مرنے سے ڈرتے ہین لڑو ہم تمکو کبھی
زندہ نہین چھوڑین گے تمھاری زندگی مین ہم عائشہ کو ہرگز نہین پاسکتے
راجکمار بولے کہ عائشہ ہمکو نہین چاہیے عثمانخان تلوار پھیرتے پھیرتے بولا کہ تم
گو عائشہ کو نہین چاہتے مگر عائشہ تمکو دل سے چاہتی ہے ہم تمکو کبھی نچھوڑینگے
راجکمار تلوار ہاتھہ سے علحدہ رکھکر کہنے لگے کہ ہم تم سے لڑائی نہین کرین گے

تمنے بایام مصائب وشدائد حبس وقید ہماری ہرطرح پر امداد و دلداری
کی ہے مقتضائے انسانیت ونجابت نہین ہے کہ ہم احسان فراموشی کرکے
تمھارے اوپر ہاتھہ اوٹھائین حربہ چلائین یہ امر مقبوح ونامطبوع ہمسے ہرگز
سرزد نہوگا عثمانخان نے خفا ہوکر تمک کر ایک لات راجکمار کی چھاتی پر ماری
اور کہنے لگا کہ جو سپاہی لڑائی سے ڈرتا ہے اوسے اسیطرح مار مار کر لڑایا کرتی
ہین راجکمار اس حرکت لغو سے غصہ مین نہایت گرم ہو تلوار ہاتھہ مین لیکر اوٹھے
اور جیسے گیدڑ پر شیر لپکتا ہے جھپٹ کر عثمانخان کے ایک ایسا وار لگایا کہ جھکے
لگتے ہی وہ بلاتحاشہ زمین پر گر پڑا راجکمار نے اوسکی چھاتی پر چڑھکر ہاتھہ سے
تلوار چھین کر دور پھینکدی اور اپنی تلوار اوسکے حلق پر رکھکر بولی کہ راجپوت
کسیکی نیکی واحسان کو بھولتے نہین ہین اسلیے ہم تمکو زندہ چھوڑتے ہین یہ
بات کہکر اوسکی چھاتی پر سے اوٹھہ کھڑے ہوے اور کہا کہ بس اب باز آؤ
عثمانخان بحر ندامت وخجالت مین غرقاب ہوکر بلا جواب دیے وہان سے
اوٹھہ اوسیطرح خون ٹپکتے ہوے گھوڑے پر چڑھ قلعہ کی جانب روانہ ہوا
اور راجکمار اوسی جگہ ایک چاہ متصلہ سے بذریعہ باگ ڈور پانی نکال بدن سے
خون صاف کرکے چلنے کی ارادہ گھوڑے پر سوار ہونے لگے اسی اثنا مین
اونکو نظر پڑا کہ گھوڑے کے ایال سے ایک کاغذ بندھا ہوا ہے اور اوسکے
بندھے رہنے کے واسطے آدمی کے سر کے بال اوسپر لپیٹ رکھے ہین راجکمار اوسکو

گھوڑے کے ایال سے کھول کر دیکھنے لگے لفافہ پر حروف شاستری مین لکھا ہوا تھا کہ یہ چٹھی دو روز تک نہ کھولنا اگر کھولوگے تو اسکا کچھہ مطلب حاصل نہوگا راجکمار یہ پڑھکر بہت متعجب ہوے اور تعمیل تحریر لفافہ چٹھی کو اوسیطرح بلا مطالعہ جیب مین رکھکر لشکر کی جانب روانہ ہوے ✱

عائشہ کی نامہ نگاری بجانب راجکمار بحالت بیقراری واضطرار

عائشہ اگرچہ راجکمار کے تشریف لیجانے پر کسی باعث قوی سے ملاقات نکر سکی مگر دل اوسکا جذبۂ اشتیاق سے بھرا ہوا تھا کوئی دم ہیے یاد راجکمار کے نہین گذرتا تھا حالت غلیان شوق و غلبۂ اشتیاق مین قلم اوٹھا کر راجکمار کے نام خط لکھنے لگی اول ہی قلم کی زبان سے لفظ خدا وند نکلا اس لفظ کو لکھکر کاٹ دیا پھر لکھا کہ راجکمار لفظ خاوند کے کاٹتے وقت عائشہ کی آنکھون مین پانی بھر آیا اور آنسو ٹپک کر خط کا کاغذ بھیگ گیا اوسکو چاک کر دوسرا کاغذ اوٹھا پھر لکھنے لگی تھوڑا بہت لکھا تھا کہ اوسپر بھی آنسو کی بوند گری وہ بھی چاک پھینکا پھر اور کاغذ لیکر اور دل کو ضبط کر تمام و کمال خط پورا کیا اور بعد تحریر اوسکو پڑھنے لگی مگر آنکھون مین اسقدر پانی چھایا ہوا تھا کہ اچھی طرح پڑہ نسکی آخر کار اوسیطرح بند کر قاصد کے

حوالہ کیا دوسرے دن دوپہر کے وقت قاصد خط لیکر لشکرگاہ راجکمار مین
داخل ہوا اور خط فرحت منظر راجکمار کے حوالہ کیا راجکمار بکمال اشتیاق اوسے
پڑھنے لگے لکھا تھا کہ شعر سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوے تو * کہ تا ہنگام
خواندن چشم من افتد بروے تو * راجکمار ہمنے جو اوس روز آپ سے
ملاقات نہین کی اسکا ایک سبب قوی تھا خدانخواستہ آپ کچھہ اور خیال
نفرماوین آپ یہ ہرگز تصور نکرین کہ عائشہ ہماری نہین ہے اگر آپ کو خواب
مین بھی یہ خیال ہوگا تو ہمکو نہایت رنج و افسوس ہوگا عثمان خان نے ہماری
چھاتی مین آگ پھونک رکھی ہے اگر اوسوقت ہم آپ سے ملاقات کرتے
تو عثمان خان کو دل مین خدا جانے کیا کیا خیال پیدا ہوتا البتہ اوسوقت ہمارا
ملاقات نکرنا آپ کو کمال شاق گذرا ہوگا مگر وہ رنج و تکلیف آپ کو
نہین ہمکو ہے خیر جو رنج و راحت من جانب اللہ ہے وہ بہر حال سہتے ہین
اگر اوسوقت آپ سے ملاقات ہوجاتی تو اب شاید عالم فراق و الم
وداع دل گوارا کرسکتا تھا مگر آپ سے نہ ملنے کا رنج ہرگز گوارا نہین ہوسکتا
تباہ کئیے جاتا ہے اسلیے یہ خط آپ کو لکھتے ہین ہمارے دل مین مصمم عزم تھا
کہ جب تک بدن مین جان قائم رہے گی تب تک اپنے دل کا راز مخفی رکھی ہے
ظاہر نہین کرین گے مگر مرضی خدا سے یہ بھید کھل گیا سو اوس بات کو اب
بھولاوین ہمارے پاس جو چیز آپ کے نذر کے قابل تھی یعنی ہمارا دل سو ہم

آپ کے پیشکش کر چکے اوسکے عوض ہم آپ سے کچھ نہین چاہتے اگر آپ ہمکو نہین
چاہین گے نہسہی مگر ہم آپ کو چاہ کر ہمیشہ راضی وخوش رہین گے اگر کسی وقت
آپ کے دل مین گذرے تو عائشہ کو بھی یاد فرمالین اور جو دل نچاہے تو خیر ہم
لاچار ہین مگر ہمین یقین ہے کہ جب آپکے دلکو کوئی درد پیدا ہوگا تو عائشہ کو
بھی ضرور یاد کروگے یہ خط جو ہم آپ کو لکھتے ہین یا جو آیندہ لکھین ہمین ہمکو کوئی
بدنام نہین کرسکتا ہے کسیطرحکا الزام نہین لگاسکتا ہے ہم بیگناہ وبیقصور
ہین علے ہذ القیاس آپ پر بھی خط لکھنے کا کچھ اعتراض وارد نہین ہوسکتا
اب آپ اس نواح کو چھوڑکر آگے بڑھا چاہتے ہین مگر یہ پٹھان لوگ
نہایت شورہ پشت اور فتنہ انگیز ہین یہ شرارت وفساد سے کبھی خالی نرہینگے
پس ہمکو یقین ہے کہ آپ کو ایک مرتبہ پھر اس طرف آنا پڑے گا الا ہماری
ملاقات آپ سے نہوگی یہ ہمارے دل مین ضرور ہے کہ کسی وقت آپ سے
ملاقات کرین مگر منحصر بر وقت ہے راجکمار اگر آپ اس نواح مین اپنی
شادی کرین تو ہمکو ضرور خبر دین ہم آپ کی شادی مین بسر وچشم شامل
ہون گے اور آپ کی منکوحۂ عزیزہ کی رونمائی کے واسطے ہمنے زیور وغیرہ
متاع تیار کر ارکھا ہے ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے ہاتھہ سے اونھین بنی
بناوین اب آخری عرض یہ ہے کہ جب ہمارے انتقال کی خبر آپ کو ملے
اوسوقت آپ ایک دفعہ اس ملک مین ضرور تشریف لاوین ایک صندوق

مقفل پر ہم آپ کا نام نشان لکھدینگے وہ صندوق آپ یہان سے لیجاوین
جو کچھہ جواہرات عمدہ ونفیس و زیورات وغیرہ مال ومتاع ہمکو والد مرحوم سے
ملا ہی وہ سب اوس صندوق مین رکھکر ایک وثیقہ مہری ہبہ نامہ کا بھی آپ کے
نام نامی پر لکھکر اوسمین رکھدینگے اسمین ہمارا یہ مطلب ہے کہ ہمارے مال و
اسباب کے آپ مالک و مختار رہین آیندہ آپ کو اختیار رہے اس سے زیادہ
اور کیا لکھین بہت سی باتین دلمین جوش مارتی ہین مگر زبان قلم مین یارا ے
تحریر و تقریر نہین زیادہ پروردگار آپ کو سلامت رکھے فقط۔
راجکمار اس خط شوق انگیز کو کہ نشتر دل تھا پڑھکر باچشم پرنم دیر تک خیمہ کے
اندر ٹہلتے رہے اور بار بار اوس خط کو پڑھتے تھے مگر سیری نہین ہوتی تھی
بمشکل دل کو تھام کر یہ قلیل اللفظ کثیر المعنی جواب لکھہ قاصد آرندہ کے
حوالہ کیا قاصد جواب لیکر عائشہ کے پاس روانہ ہوا **جواب**
عائشہ تم عورتون مین جوہر نفیس گوہر آبدار ہو جگت سنگھ کے دل کو اس
فلک جگر فتار نے درد و رنج پہونچانے کی قسم کھا رکھی ہے عائشہ ہم تمھارے
ایک بات کا بھی جواب نہین دے سکتے تمھارا خط پڑھکر جس قدر
سوزش و اضطراب ہمارے دل پر گذرا ہے وہ ہم ہی جانتے ہین یہ
تم دل سے جان لینا کہ جب تک ہم زندہ ہین تم ہمکو جان سے
زیادہ تر عزیز ہو +

راجکمار اور راجہ رام سوامی کی ملاقات

ابیات پلا ساقیا جام جم سے وہ مُل + کہ غائب کا احوال ظاہر ہو کُل
کسی سے تو کام آ تو فرخندہ فال + کہ آخر یہ دنیا ہے خواب و خیال + جب سے
کہ تلوتما عائشہ سے رخصت ہو کر آسمانی کے ساتھہ راجہ رام سوامی کے پاس روانہ
ہوئی تب سے بملا اور تلوتما اور آسمانی اور راجہ رام سوامی کا کسیکو کچھہ حال معلوم نہین
ہوا کہ کہان ہین اور کسطرح ہین جب کہ مغل اور افغانون مین صلح ہو گئی تب
بیرندر سنگہ اور اوسکی خانوادہ کی مصیبت و تباہ حالی کو خیال کرکے مہاراجہ
مانسنگہ اور افغان لوگ دل مین افسوس و غم کرنے لگے اور بملا وغیرہ کی
تلاش و تجسس مین مصروف ہوے تا کہ اونکا پتا لگا کر باعزاز و اکرام قلعہ
گڈہ مندارن مین آباد کرین ادہر عیسے خان اور عثمان خان وغیرہ اور اودہر
مہاراجہ مانسنگہ نے جا بجا یہ تعینا فی جاسوسان و متفحصان اونکی تلاش و
جستجو فی مین سرگرمی و کوشش کی مگر کسی جگہ اونکا پتہ و نشان نملا اور
نہ یہ کھلا کہ وہ کس طرف چلے گئے بناچاری مہاراجہ مانسنگہ نے اونکے ملنے
سے ناامید ہو کر ایک سردار معتبر کو گڈہ مندارن مین تعینات کرکے حکم دیا
کہ وہان قیام کرکے جو کچھہ اثاثہ و مال و اسباب قلعہ کا متفرق و پراگندہ
پڑا ہوا ہے اوسکو ایک جگہ جمع کرا کے بیرندر سنگہ کی قبائل و لواحقون کی

تلاش مین مصروف رہے جب کبھی اونکا پتہ ملے اونکو بہ استمالت وعزت
وحرمت تمام قلعہ مین آباد کرکے ہمارے پاس حاضر ہو یہ حکم دیکر اوس معتبر کو
گڈہ مندارن کی طرف روانہ کیا اور آپ روانگی جیسر کی تیاری کرنے لگے
راجکمار کو جو کچھہ شک وشبہ تلوتما کی نسبت دل مین پیدا ہو گیا تھا واقتلو خان
کی گفتگو سے جو وقت وفات اوسنے راجکمار سے کی تھی بالکل زایل ہو گیا تھا
اور محبت جگری اور کشش باطنی جو آنکو تلوتما سا تھہ تھی وہ ہر وقت چھپی ہوئی
آگ کی طرح دلکو سوز پہونچاتی تھی راجکمار نے بھی اگرچہ روپیہ خرچ کرکے
اور اپنی ذات خاص پر محنت وتکلیف اوٹھا کر جو حق تجسس وتلاش کا ہونا تہا
ادا کیا مگر اس عزیز کی سعی وکوشش بھی رایگان گئی یعنی اوس یوسف گم کردہ
نشان کا کہین سراغ نملا اور اسی عرصہ مین لشکر نصرت اثر کے ڈیرہ خیمہ سمت
جیسر روانہ ہو دوسرے دن یوم روانگی خود بدولت قرار پایا وہ حالت یاس
ومحرومی اور درد مہاجرت تلوتما کے جو راجکمار کے دل پر گذرتی تھی اوسکی
شہادت اونکا دل ہی دیکتا ہے تاب تحریر سے افزون ہے الغرض ہمی
کشمکش اور کشش وپیچ مین جو چٹھی گھوڑے کے ایال سے بندھی ہوئی راجکمار کو
ملی تھی وہ یاد آگئی اور وعدہ اسکے ملاحظہ کا بھی پورا ہو گیا تھا راجکمار دلمین
کچھہ تسکین پاکر وہ چٹھی جیب سے نکال پڑھنے لگے اوس مین صرف یہ لکھا تھا کہ
جو تیرے دل مین دھرم کا خوف ہے اور برہمن کی بددعا کا اندیشہ ہے تو مجھی

پڑھتے ہی اپنے تئین یہان پہونچا ہماری صرف یہی التماس ہے اور ہم
برہمن ہین فقط راجکمار کو یہ مضمون پڑھکر نہایت تعجب ہوا اور دل مین
خیال کیا کہ مبادا یہ کارسازی کسی دشمن کی ہو بے سوچے سمجھے اس مضمون پر
اعتبار کرکے جانا مناسب نہین ہے پھر غور کرکے چٹھی کو دیکھنے لگی تحریر
اوسکی بہت صاف شاستری خط مین تھی اور وضع تحریر سے ایسا مترشح ہوتا تھا
کہ کسی برہمن کی لکھی ہوئی ہے چونکہ اوس زمانہ مین چھتری لوگ برہمن کی
بد دعا سے اندیشہ رکھتے تھے اسلیے راجکمار نے چلنا ہی مناسب متصور کرکے
اپنے ملازمین وتوسلین کو حکم دیا کہ ہم ایک جگہ ضروری کام کے لیے
جاتے ہین اگر روانگی فوج تک واپس نہ آسکین تو تم ہمارا انتظار
نہ دیکھنا روانہ ہوجانا ہم پیچھے سے بردوان مین آکر شامل ہوجاوینگے
یہ حکم دیکر گھوڑے پر سوار ہوتن تنہا اوسی جنگل کی طرف روانہ ہوئی اور
وہان پہونچکر اوس مکان شکستہ کے متصل ایک درخت سے گھوڑا باندھ
ادھر اودھر دیکھنے لگے مگر وہان کوئی شخص نظر نہ آیا پھر مکان کے اندر
جاکر اوسی کمرہ مین پہونچے جس مین قبر اور چتا بنی ہوئی تھی وہان دیکھا
کہ چتا کے اوپر ایک شخص برہمن نیچی گردن کیے ہوے بیٹھا ہے اور رو رہا ہے
راجکمار کا آہٹ پاکر اوس شخص نے اوپر سر اوٹھا کر دیکھا اوسکو دیکھتے ہی
راجکمار نے پہچان لیا کہ اچھی رام سوامی ہین اونکو دیکھکر راجکمار

بغایت مسرور ہوے اور تعجب کیا کہ باوجود اسقدر تجسس وتلاش کے ان لوگون کا
کہین نشان نہین ملا تھا یہان یہ کس طرح وارد ہوے بہرحال راجکمار انکو پرنام
کرکے کہنے لگے کہ آپ کے ملنے کے لیے ہم لوگون نے جس قدر تلاش وتردد کی وہ
احاطہ بیان سے باہر ہے یہان آپ کب سے وارد ہوے ہین ابھی رام سوامی
آنسو پونچھکر کہنے لگے کہ اب تو ہم چند روز سے یہین پوشیدہ ہین راجکمار بولے
کہ آپ روتے کیون ہین اور ہمکو آپ نے ہی بلایا ہے سوامی نے کہا کہ جس لیے
ہم روتے ہین اوسی بات کے واسطے تمکو بلایا ہے **تلوتما** کا حال بیحال ہے
نزدیک تر وقت انتقال ہے یہ کہکر سوامی پھر زار زار رونے لگی راجکمار یہ
سنتے ہی چھاتی پکڑکے وہان بیٹھ گئے اور گذشتہ باتین یاد آکر دل مین چھری
سی لگنے لگی اول ہی سیلیشر مہادیو کے مندر مین بلا اور تلوتما سے ملاقات ہونا
اور مہادیوجی کے حضور مین تلوتما سے شادی کرنے کا عہد کرنا اور پھر قلعہ کے
اندر جاکر تلوتما سے ملاقات ہونا اور باہم ناز ونیاز کی گفتگو اور تلوتما کو غش
آجانا اور پھر اپنی ذات پر قیدخانہ کی تکالیف اوٹھانا اور تلوتما کا بیحالت
قید رنج والم پانا اور اسوقت اس جنگل مین آکر تلوتما کا وقت اخیر سننا
یہ سب باتین راجکمار کے خیال مین گذر کر سینہ پر خنجر سا پھر تا تھا اسطرح
راجکمار بہت دیر تک بغم کی حالت مین ششدر ہوے چپ بیٹھے رہے اور
ابھی رام سوامی اپنی صعوبات کا حال بیان کرتے رہے کہ جس روز سے

بھلانے قتلو خان کو قتل کرکے بیرندر سنگھ کا عوض لیا اوسی روز سے ہم لوگ پٹھانون کے خوف سے تلوتما کو ساتھ لیے ہوے جابجا پوشیدہ پھرتی رہے اور جب ہی سے تلوتما کی حالت اندرونہ تباہ ہونے لگی اس مرض کے پیدا ہونے کا جو سبب ہے راجکمار وہ سب تم جانتے ہی ہو یہ بات سنکر راجکمار کے جگر سے تیر سا پار ہوگیا آہ سرد بھر کر چپ ہو رہی اور سوامی پھر کہنے لگے کہ ہم اوس بیمار دلدادہ کو لیے ہوے جابجا چھپتے پھرتے رہی اور کچھ کچھ علاج و معالجہ بھی کرتے رہے اگرچہ ہمنے ہر ایک طرح کا علم پڑھا ہے چکتسا گرنتھ یعنی علم طب کی کتابین بھی اکثر دیکھی ہین بہت سے مریضونکا معالجہ کیا ہے اور اکثر جڑی بوٹیونکی خواص و فوائد سے واقف و ماہر ہین مگر اس بیماری دل کا ہمسے کچھ علاج نہو سکا شعر اولٹی ہوگئی سب تدبیرین کچھ نہ دوانے کام کیا ✤ آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا ✤ لاچار ہمنے اس کی سرگردانی اور صعوبت و مصیبت مین پھرنے سے اس مریض اجل طلب کو المضاعف تکلیف دیکھہ اور اس مکان کو جاے محفوظ اور گوشہ علیحدہ تصور کرکے کچھہ سات روز سے یہان آرہے ہین ایک روز آپ کسی باعث سے یہان وارد ہوے تھے اوس روز ہمنے آپکے گھوڑے کی ایال مین ایک چٹھی باندہ دی تھی اور مطلب ہمارا یہ تھا کہ اگر تلوتما علاج و معالجہ سے چاق و تندرست ہوگئی تو فبہا ورنہ ایک دفعہ تم سے اوس ملاقات کرا کے اوسکے دل کا غبار نکلوا دین

مبادا العیدمردن حسرت دیدار ساتھہ نہ لیجاوے اس نظر سے ہمنے اوس چٹھی مین آپ کو تکلیف تشریف آوری دی تھی اور جب چٹھی لکھی تھی اوسوقت تک تلوتما کو آرام ہوجانے کا احتمال تھا اور ایسا خیال کیا گیا تھا کہ دوروز مین اوسکو بخوبی افاقت ہوجاوے گی اور اس عرصہ مین آپ بھی تشریف لاکر ملاقات کرلین گے چنانچہ اسی خیال سے ہمنے لفافہ پر دوروز کے بعد چٹھی کا پڑھنا لکھدیا تھا مگر اب تلوتما کی زندگی کی کچھہ آس نہین رہی کوئی دم مین چراغ گل ہونے والا ہے بیچاری بستر بیقراری پر پڑی ہوئی دم شماری کر رہی ہے یہ بات کہکر ابھی رام سوامی پھر رونے لگے اور راجکمار بھی بیقرار ہوکر آب دیدہ ہوگئے پھر سوامی دل کو جمع کرکے کہنے لگے کہ تلوتما کو یکایک تمھارے ساتھہ ملانا مناسب نہین ہے مبادا شادی مرگ ہوجاوے ہمنے تلوتما سے کہہ رکھا ہے کہ راجکمار کے بلانے کے واسطے ہمنے لکھا ہے اور وہ عنقریب آیا چاہتے ہین سو ہم اب اول اوسکو یہ مژدہ دیتے ہین کہ راجکمار آگئے یہ کہکر سوامی وہان سے اوٹھہ جس مکان مین تلوتما تھی جاکر کہنے لگے کہ ملکت سنگھہ آگئے مگر اوسوقت تلوتما شدت درد او سے بےچینی مین آنکھہ بند کئے پڑی تھی سوامی پھر آکر راجکمار کو اپنے ساتھہ لے گئے راجکمار نے وہان جاکر دیکھا کہ ایک ٹوٹے ہوے مکان مین شکستہ و بوسیدہ چارپائی پر تلوتما شدت مرض سے بیجس و حواس پڑی ہے رنگ و روغن مین گونہ تغیر آگیا ہے چہرہ

نورانی پر ستارہ صبح کا سا عالم ہے مگر بسبب ضعف و نقاہت کی طاقت سے
طاق ہے اور اوسکے برابر مین بلا بحال خستہ و تباہ میلی کچیلی کپڑے پہنے ہوئے
اپنے ہاتھون سے تلوتما کے بدن پہ مالش کر رہی ہے راجکمار بادی النظر مین
بلا کو نہ پہچان سکی کہ اب کی اور پہلی حالت مین زمین و آسمان کا فرق تھا
القصہ جب راجکمار تلوتما کی چارپائی کے برابر آکر کھڑے ہوئے تلوتما آنکھ بند
کیے سوتی تھی ابھی رام سوامی نے آواز دیکر کہا کہ تلوتما راجکمار آئے ہین تلوتما
یہ کلام سنتے ہی آنکھ کھولکر جیسے نخچیر زخم خوردہ صیاد پر نظر کرتا ہے راجکمار کیجانب
دیکھنے لگی اور پھر آنکھ بند کر کے زار زار رونے لگی آنکھون سے پانی بہا جاتا تھا او
بزبان بیزبانی کہتی تھی **شعر** خبر لے او مسیحا تو کہان ہے ✣ ترا بیمار ہجر ان
نیم جان ہے ✣ راجکمار کا دل یہ حال دیکھکر نہایت سوز و طپش سے بیقرار ہوکر
پھر آبا عنان صبر و قرار ہاتھ سے چھوٹ گئی شرم و لحاظ کو خیرباد کہکر
بلا تحاشا تلوتما کے پیرون مین گر پڑی اور زار زار رونے لگی اور بار بار
یہی کہتی تھی **شعر** کھیل لڑکون کا سمجھتے تھے محبت کے تئین ✣ ہے بڑا حیف
ہمین اپنی بھی نادانی کا ✣

شفا پانا تلوتما کا دوائی شربت دیدار سے اور بیان کرنا احوال خواب کا راجکمار کو

سہیلی نیہل سنیاہ یعنی خواب ناقص کی تعبیر نیک ہوتی ہے جو ایام آفتاب

رنج و محنت کی تمورت مین بسر ہوتی ہین شام اون کے عیش و سرور کی ماہتاب سے
سینہ سرد کرتی ہے دیکھو بیچاری یتیم تلوتما بستر بیماری پر اضطراب و بیقراری
سے لوٹتی ہے ایک طرف اوسکے برابر راجکمار با دل داغدار بیٹھے ہوے
گوہر اشک نثار کر رہے ہین اور ایک جانب بملا چُپ چاپ بیٹھی ہوئی
اوسکے چہرۂ زرد اور حالت فم پر درد کو بنگاہ عبرت دیکھ رہی ہے نہ وہ ہنسی ہے
نہ وہ تبسم ہے جان ناتوان زیر بار غم و الم ہے کہان راجکمار پروردہ آغوش
ناز و نعمت کہان یہ حالت سراسر رنج و محنت کہان وہ لشکر قلعہ کشا کہان
راجکمار اور یہ منزل دردسر انہال پژمردۂ غموم ہموم کو غنچہ چشم کی پانی سے
شاداب کر رہی ہین اوس غنچۂ منقبض کی شگفتگی کی آرزو رکھتی ہین مگر محنت
کسیکی رائگان نہین جاتی ہے نہال محنت ہمیشہ بار نشاط لاتا ہے آستہ
رفتہ رفتہ غنچہ مراد ابتسام پر آیا شاخ خزان زدۂ آلام مین کچھ کچھ نضارت
و تازگی پیدا ہوئی ہان یہ آب محبت ہی کا اثر ہے جس سے شجر دل کی سوکھی
شاخ ہری ہو جاتی ہے یہ اسی دوا کو طاقت ہے جس سے تپ محرقہ عالم سوز
غم و یاس دل کے ہر رگ و ریشہ سے مفارقت کرتی ہے فی الحقیقہ جیسے شجر
گرمازدہ پانی پاکر رفتہ رفتہ تازگی بہم پہونچاتا ہے ویسے ہی راجکمار کے
نسیم دید اسے تلوتما کی حالت روز بروز درست ہونے لگی مرض مزمنہ فرو
ہوا بدن مین طاقت و توانائی آئی چہرہ پر آثار صحت نمودار ہوے رنگ رو

صفائی پر آیا اپنے سہارے اوٹھنے بیٹھنے لگی نسخہ شربت دیدار محبوب بلا
بیماری سے افاقت ہوئی ایک روز کا ذکر ہے کہ بملا کسی کام کو گئی ہوئی تھی
راجکمار اور تلوتما دونون تنہا بیٹھے ہوے اپنے اپنے حالات رنج وکلفت
عالم فراق اور شوق ذوق کی باتین باہمدگر کر رہے تھے اوسوقت تلوتمانے
جو بستر بیماری پر خواب عجیب دیکھا تھا وہ راجکمار سے بیان کرنے لگی —
خواب راجکمار ایک روز ہم تمھاری یاد مین شدت غم و الم سے
بستر بیقراری پر بیتاب ہو رہی تھی کہ یکایک آنکھہ لگ گئی اور ایک
عجیب وغریب خواب نظر آیا یعنی موسم بہار مین ہم اور تم دونون ایک چھوٹی
سے سرسبز پہاڑ پر اچھی اچھی خوشبو اور خوش رنگ پھولون سے گلبازی
کر رہے ہین اور رنگا رنگ پھول توڑ کر اونکے ہار بناتے ہین ایک ہار تو
بنا کر ہمنے پہن لیا اور ایک ہار تمکو پہنا دیا تمھارے ہاتھہ مین جو تلوار تھی
اوسکی ٹھیک لگ کر وہ ہار ٹوٹ گیا تب ہمنے تمسے یہ کہا کہ اب ہم تم کو
کوئی ہار بنا کر نہین دینگے ان پھولونکی زنجیر بنا کر تمھارے پیرون مین ڈالینگے
چنانچہ ہم زنجیر بنا کر تمھارے پیرون مین پہنانے لگے تم بھاگ کر دور جا کھڑے
ہوے ہمنے پھر تمھارے نزدیک جا کر زنجیر پیرون مین ڈالنی چاہی مگر تم پھر
ہمسے دور ہو گئے الغرض اسیطرح تم آگے آگے بھاگے جاتے تھے ہم پھولونکی
زنجیر ہاتھہ مین لیے تمھارے پیچھے پیچھے دوڑتی پھرتی تھی تم اور ہم دوڑتے

بھاگتے اوس پہاڑی کے اوپر سے نیچے اوتر آئی اور وہان بھی ہم تمہارے
پیچھے بہت دوڑے مگر تم ہمارے ہاتھہ نہ آسکے اتفاقاً اسی اثنا مین اوس
پہاڑی کے نیچے ایک چھوٹی سی ندی نمودار ہوگئی تم تو اوسے کود کر پار ہوگئے
مگر ہم بسبب خوف و وحشت کے نہ کود سکی اور پایاب جگہ کو ڈھونڈھنے لگے
پایاب جگہ تو پانی علحدہ رہی یکایک وہ ندی بڑھنے لگی اور بڑھتے بڑھتے
پانی اوسکا اس قدر چڑھا کہ تم ہماری نظر سے غائب ہوگئے تب ہم نے
دل کو مضبوط کرکے پانی مین قدم رکھا مگر ہمارے قدم پانی کے زور و شور
سے جم نہ سکے تب لاچار ہوکر ہم پھر اوس پہاڑی پر چڑھ گئے اور پھر جو
ہمنے وہان سے اوترنا چاہا تو اوترنا بھی دشوار معلوم ہوا یہ حالت دیکھہ
ہم گھبراکر زار زار رونے لگے اسی اثنا مین ہمکو نظر آیا کہ **قتلو خان** مقتول
پھر زندہ ہوگیا ہے اور اوسنے ہمارا رستہ روک رکھا ہے یہ دیکھتے ہی ہم
خوف کھاکر بھاگے مگر اوسنے دوڑکر ہمکو پکڑ لیا اور ہمارے ہاتھہ سے وہ
پھولونکی زنجیر چھین کر ہمارے پیرون مین ڈالدی اتنے ہی مین ہمین معلوم
ہوا کہ وہ پھولونکی زنجیر بڑی بھاری لوہے کی بیڑی ہوگئی ہے اور
اوسیوقت قتلو خان نے ہمارا گلا پکڑ زمین سے اوٹھا اپنے سر کے
اوپر پھراکر ہمکو ندی مین پھینک دیا اتنے ہی مین ہماری آنکھہ
کھل گئی +

تلوتما یہ عجیب وغریب سپنا راجکمار کو سنا کر رونی لگی اور بولی کہ راجکمار یہ سپنا
کچھہ محض خواب وخیال ہی نہین تھا پھولون کا ہار جو تلوار کی جھٹک
لگ کر ٹوٹ گیا اوسکی تعبیر ظاہر ہے دیکھہ لیجیے آپ کی مفارقت وجدائی
کیا کیا رنج وآفت ہمنے سر پر اوٹھائے ہین راجکمار نے ہنسکر تلوار کمر سے
نکال تلوتما کے پیرون مین رکھدی اور بولے کہ تلوتما یہ تلوار تمھارے
قدمون مین حاضر ہے ہم اس تلوار کی ابھی پرزے پرزے کردینگے کہ
اسنے ایسی سخت گستاخی کیون کی تلوتما یہ سنکر چپ ہو رہی کچھہ جواب نہین دیا
تب راجکمار بولے کہ ہم یہ بات ہنسی سے نہین کہتے ہین بلکہ راست راست
ہے تلوتما نے شرمگین ہو کر نیچے منہ کرلیا اسی عرصہ مین بات چیت کرتے
کرتے شام نزدیک آگئی ابھی رام سوامی دوسرے مکان مین بیٹھے ہوے
کوئی پستک دیکھہ رہے تھے راجکمار نے اون کے پاس جاکر دست بستہ
ہو کر کہا کہ تلوتما کو اب ہمہ صورت صحت وآرام حاصل ہو گیا ہے اب اسکو
اس خستہ وخراب مکان اور جنگل بیابان مین رکھنا نہین چاہیے کل
کوئی ساعت سعید دیکھکر گڈہ مندارن مین لے چلیے اور اگر ہمارے ساتھہ
تلوتما کی شادی کرنے مین آپ کی رضامندی اور خوشی ہو تو آمیرتی کی
سنبس مین اسکو سمرپن کردیجیے ابھی رام سوامی نے یہ کلام فرحت انجام
سنتے ہی اوٹھکر راجکمار کو چھاتی سے لگالیا اور کہا کہ راجکمار جو شیرون کا

حصہ ہے وہ شمیری پاتے ہین جب راجکمار ابھی رام سوامی کے پاس جاتے تھے بملا اونکو دیکھہ ذہن کی رسائی سے مطلب کو سمجھہ آسمانی کو ساتھہ لیکر آہستہ آہستہ راجکمار کے پیچھے پیچھے آکر باہر کھڑی ہوئی یہ سب باتین سُن رہی تھی اور من چیتی کام پاکر آسمانی کے ساتھہ ہنس رہی تھی اسی اثنا مین راجکمار بھی ابھی رام سوامی سے رخصت ہوکر باہر آئے اور دیکھا کہ بملا ایام سابق کی طرح زیور ولباس سے سجے ہوے آسمانی سے ہنس ہنسکر بات کر رہی اور خوشی کے گلچھے اوڑکے مار رہی ہے اور آسمانی بھی فرط سرور سے ہاتھہ نچا نچا کر کود رہی ہے راجکمار یہ حالت دیکھکر کچھہ شرمگین ہو دوسری طرف کو تلوتما کے پاس چلی گئی +

تلوتما کی شادی راجکمار کی خانہ آبادی

مثنوی کدہر ہے تو اے ساقی گلبدن + دھری آج اوس شمع دل کی لگن + بلا مطربان خوش آواز کو + کہ آوین لیے اپنے سب ساز کو وہ اسباب شادی کا مہیا رہو + مگر نہ پھر جی کی تکرار ہو + بڑی خواہشون سے یہ آیا ہے دن + کہ گن گن کی گھڑیان یہ پایا ہے دن + قنا د قند روایت اس شیرین حکایت کا اسطرح شکر ریز ہے کہ دوسرے دن ابھی رام سوامی بساعت سعید و آوان حمید مع تلوتما اور بملا اور آسمانی کی

قلعہ گڈہ منداران مین داخل ہوے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے
اوس مقام برگشتہ بخت کو رشک افزاے درجات بہشت فرمایا اور راجکمار
بھی اونکے ساتھہ ہی ساتھہ قلعہ مین تشریف فرما ہوے ابھی رام سوامی تہیئہ
سامان شادی مین مصروف ہوے تمامی محل ومکانات کو ازسرنو آرائش
دیکر فرش وفروش قالین شیشہ وآلات رنگین شمعہاے کافوری وموہین سے
روکش چرخ برین کیا اور حسب قدر خویش وتبار یار ومددگار بیرندرسنگہ کے
انقلاب دور دوران سے جابجا متفرق وپریشان ہوگئے تھے سب کو بنامہ
وپیام فرحت انجام بلاکر شامل جلوس شادی کیا ادہر راجکمار نے
مہاراجہ مانسنگہ اپنے والد بزرگوار کو اس نوید روح افزا اور مژدہ راحت
فزاے بشارت دیکر تکلیف تشریف آوری دی چنانچہ مہاراجہ صاحب
عالی مقام باتزک واحتشام تمام مع جمیع افسران والاتبار اور سرداران
نصرت شعار کے رونق افروز قلعہ گڈہ منداران ہوکر انجام مہام شادی مبارکبادی
مین تائین ہبین مشغول ہوے اور چونکہ عائشہ نے اپنے خط فرحت بار مین
راجکمار کو لکھا تھا کہ اپنی شادی مین اوس دلدادہ کو بھی یاد کرین تعمیل اوس
تحریر کے راجکمار نے عائشہ کو مع عیسی خان وعثمان خان وغیرہ جملہ اہل خاندان
کے کہ جو بعد صلح وآشتی اوڑیسہ کو چلی گئی تھی قدم رنجگی کی تکلیف دی چنانچہ
وہ بھی بغور طلب بادل خورسند وخاطر نشاط جوش شامل جلسہ طرب ہوے جب کہ

دونون طرف تمام لوازمہ شادی مہیا ہوکر روز معہود و یوم مسعود جلوہ افروز عالم پیروز ہوا مہاراجہ مانسنگہ نے بادل مسرور و خاطر فرحت معمور بساعت میمون و زمان ہمایون راجکمار فلک وقار کو حسب رسوم مذہب کرسی پر بٹہلا نہلا دہلا دولہا بنا شاہانہ جوڑا اپنا یا سہرۂ مقیشی رشک شعاع خورشید جیغہ مرصع غیرت انوار ناہید زیب سر فرمایا ہاتھون مین مہندی ملی عطر مین ساری پوشاک بسائی حسن و جمال نے دونے جلوے دکھاسئے مہر و ماہ دیکھنے آئے زیور کی دمک سے چاند سورج کو ماند کیا چہرہ کی چمک نے چاند کو تارہ سورج کو چاند کیا ادہر رخ روشن پر سہرا لہرایا ادہر روے مہر مثال سے شعاع نکلنے کا گمان آیا کمال زرق برق سے سمند بادرفتار پر سوار ہوے ایسے ہی باراتی بھی بڑی سج دہج کے ساتھ طیار ہوے ارباب نشاط نے اپنے اپنے جوہر دکھائے وہ ناچ ناچین کہ چرخ کو دیکھکر پے در پے چکر آئے ناہید کے دل مین چوٹ ہوئی زہرہ ٹھوکر ون مین لوٹ پوٹ ہوئی کوئی سہرا کوئی بدھاوا گاتی تھی کوئی میرے ہریالے بنے کا راگ اوٹھاتی تھی طبلے کی گتک گنبد افلاک مین بھری تھی نے کے سامنے کنہیا کی بنسری بن سری تھی ایک طرف باغ بہار ہی عجب بہار دکھاتی تھی گلزار فردوس کو ہوا بتاتی تھی گلون پر بلبلین جہوم جہوم گرتی تھین ایک ایک پھول پر ہزارون لڑ لڑ مرتی تھین نسیم نے راہ چمن بھلایا تھا پھولون نے باغ ارم کو کہیلون مین اوڑایا تھا

ابھی یہی روشنی نے تمام زمین و آسمان کو گھیرا تھا پنج شاخون نے خورشید کا پنجہ پھیر ا تھا شمع مشعلہ تنویر ماہ منیر پر سر انکار ہلاتی تھی چراغونکی لو ستارون کو دیوری دکھاتی تھی گلاسون میں جلوہ خورشید کا جھلکا تھا کنولون کے قالب مین ماہتاب کا نور جھلکا تھا دو رویہ شادیانہ شادی بجتے تھے نوبت ظفر کی تھی گوش کر و بیان کر ہوئی تھی زمین کی چھاتی دھڑکتی تھی دونون سرے فوج کی پرے بکمال طمطراق اپنے اپنے رکانہ پر سلامی جھکائی تھی بیچ مین راجکمار خورشید اندبصد ناز گھوڑے کی باگ اوٹھائے تھے الغرض اسطرح سواری روان بصد ناز و انداز ہوئی ہر جانب سے مبارک وسلامت کی بلند آواز ہوئی **مثنوی**

سرور و خوشی کا جب آیا یہ روز + چڑھا بیاہنے وہ مہ دل فروز + محل سے نکل جب ہوا وہ سوار + بجے شادیانہ بہم ایکبار + کرون اوس تجمل کا کیونکر بیان + کہ باہر ہے تقریر سے وہ سمان + سپر اور قبضہ ٹھکرنے لگا سواروں کے گھوڑے بھی کرنے لگے + ٹکورے وہ نوبت کے اور اون کے بعد گرجنا وہ ڈھولونکا مانند رعد + پس و پیش دولہہ کے تخت روان + اور اہل نشاط اونپہ جلوہ کنان + وہ طبلونکا بجنا اور اونکی صدا + وہ گانا کہ اچھا بنا لا دولھا + فی الجملہ مہاراجہ صاحب والامکان بصد تجمل و شان مع جملہ ساز و سامان دولھن کے دروازہ جنت نشان پر جا پہونچے اور ادھر ابھی رام سوامی نے دولھن رشک گل غیرت چمن کو کنگھی چوٹی سے ہر ہفت بنا

حسب ہدایت تماستر رسمیات خاندان ادا کر رسوم بہا نوری دلائی ابتیاں عروسے وہ گھنا وہ سوہا لباس + وہ مہندی سہانی وہ پھولونکی باس + للا سُرخ جوڑے پہ عطر سہاگ + کھلے ملکے اپس مین دونون کے بھاگ + تھا وصل اسطرح کا دھیان مین + خدا نے کیا آن کی آن مین + مہاراجہ صاحب دریا نوال نے بکمال انبساط خاطر فقیرون محتاجون کو دونون ہاتھون سے زر و گوہر لٹائے حکم تھا کہ جو خالی آئے خالی نجائے زر و گوہر کی یہ ریزش ہوئی کہ درویش شاہ ہو گئے شاہ ہون نے اسقدر لوٹا کہ شاہنشاہ ہو گئے افسران فوج کو خلاع فاخرہ سے مشرف و سرفراز کیا مستحقون کو اتنا دیا کہ پشتون تک بے نیاز کیا راجکمار اور تلوتما نے دل کی مرادین پائین کلفت ہای دیرینہ یکلخت مٹائین عائشہ نے کہ راجکمار کی تلوتما سے شادی ہونا تہ دل سے چاہتی تھی وفور سرور اور بکمال انبساط سے ہر کہ و مہ کے دل کو باخلاق حسنہ و کلام شیرین اپنے ہاتھ پہ رکھا اور زیور گران بہا جو اپنے ساتھ لائی تھی تلوتما کی رونمائی مین پیشکش کیا عائشہ نے اپنی مراد دلی بھی راجکمار سے حاصل کی یا نہین احباب کو راجکمار جانتے ہون گے یا عائشہ مگر محبت دلی عائشہ کی اس سے صاف روشن ہے کہا وجود تخالف مذہب بکمال ارتباط و اختلاط خلوت و جلوت مین سرانجام امور شادی اور ہر طرح کے کار و بار بجان و دل مصروف رہی جب کہ رسمیات شادی بنوحت تمام انجام کو پہونچکر

عائشہ نے بارادہ روانگی بملا کے پاس جا کر رخصت چاہی آبملا اوسکی مفارقت سے آب دیدہ ہوکر کہنے لگی کہ عائشہ جب پروردگار کی عنایت سے وہ روز بہجت افروز آوے کہ آپ کی شادی مبارک یادی کی دہوم مچی تب ہمکو بھی ضرور یاد فرمانا ہم بسر و چشم حاضر ہونگے عائشہ سنکر اور بملا سے رخصت ہو تلوتما کو بلا کر اپنے ساتھہ ایک علیحدہ مکان مین لے گئی اور نہایت الفت و محبت سے اوسکا ہاتھہ پکڑ کر کہنے لگی کہ اے بہن اب مین جاتی ہون تمکو دعا دیتی ہون کہ با انبساط و شگفتگی تمام راجکمار کے ساتھہ عمر عزیز بسر کرو تلوتما آب دیدہ ہوکر بولی کہ بہن پھر تمھارے ساتھہ کب ملاقات ہووے گی عائشہ نے کہا کہ جب خدا کرائے گا مگر ملاقات ہو یا نہو تم اپنے گوشہ خاطر سے ہمین فراموش نفرمانا تلوتما نے ہنسکر جواب دیا کہ عائشہ اگر تمھین بھول جاوینگے تو راجکمار ہماری صورت بھی نہ دیکھینگے عائشہ یہ کلام سنکر کچھہ سوچکر بولی کہ تلوتما ایک درخواست ہماری اور ہے کہ تم کبھی بھولکر بھی ہمارا تذکرہ راجکمار کے روبرو نکرنا چونکہ عائشہ اور راجکمار دونون کو یہ خیال تھا کہ اب کے بچھڑے ہوے پھر شاید تا زندگی نعمت دیدار ہمدگر سے محروم رہین اس لیے اگر کوئی عائشہ کا ذکر راجکمار کے روبرو کرتا تھا تو اون کے دل مین نہایت درد پیدا ہوتا تھا اعائشہ پھر کہنے لگی کہ ہم ایک اپنی نشانی بطور یادگار تمکو دیے جاتے ہین اوسکے ذریعہ سے یقین ہے کہ ہماری یاد تمھارے دل مین بنی رہے گی یہ کہکر ایک صندوقچہ

علی ہذا چند عدد زیور و جواہرات بیش قیمت، کہ جنکی چمک دمک سے چشم خیرہ
ہوتی تھی نکال کر اپنے ہاتھ سے تلوتما کو پہرائی تلوتما زیور پہنکر کمال بشاشت
سے اونکی خوبی و خوش اسلوبی کی توصیف کرنے لگی عائشہ نے کہا کہ بہن تم
ان مختصر چیزونکی کیا تعریف کرتی ہو تم خود راجکمار کی انگشتری دلکی نگین نگین
ہوا اور راجکمار ایک جواہر بے بہا تمھارے ہاتھ لگے ہین یہ سب چیزین اونکے
ناخن پا کا بھی مقابلہ نہین کر سکتین عائشہ کی آنکھون سے یہ کلام کرتے کرتے
آنسو ٹپک پڑے تلوتما نے اپنے آنچل سے آنسو پونچھکر سخنان چرب و شیرین
سے اوسکو مطمئن کیا عائشہ پھر تلوتما سے کہنے لگی کہ اب ہمکو رخصت ہو راجکمار
شاید کسی کام مین مصروف ہون اون سے بھی رخصت حاصل کرنی ہے تلوتما
دعاے خیر دیکر اوسکی مفارقت سے ملول ہو رونے لگی اور عائشہ بھی اوسکے
گلے لگ کر زار زار روئی پھر تلوتما کو خیرباد کہکر پالکی مین سوار ہو اپنی فرودگاہ
پر پہونچی جب عائشہ اپنی قیام گاہ مین داخل ہو گئی راجکمار اوسکی ملاقات
کے واسطے تشریف لے گئے اور خلوت مین خوب دل کھولکر دل کا درد نکال
عائشہ کو رخصت کیا جب راجکمار وداع ہو کر واپس آگئی عائشہ فرط بیقراری
و اضطراب مہاجرت سے بیتاب ہو کر دل مین سوچنے لگی کہ شدائد مفارقت
راجکمار کا سہارنا از بس محال ہے اس سے بھی بہتر ہے کہ نقد جان اوسکے
قدمون مین نثار کر دیا جاوے یہ سوچکر اپنے ہاتھ سے ہیرے کی انگوٹھی نکالکر

چونسے کا ارادہ کیا مگر پھر خیال آیا کہ خودکشی مین علاوہ از گناہ قتل نفس کے
خاص وعام خدا جانے کیا کیا گمان کرین گے یہ سوچکر پھر انگوٹھی پہن لی تھوڑی
دیر بعد شدت درد و غم سے بیقرار ہوکر پھر مرنے کو جی چاہا انگوٹھی نکال کر ارادہ
بیجا کیا مگر خیال آیا کہ راجکمار جیسے اہل دل کی آس چھوڑنا خدا کی رحمت سے موہنہ
موڑنا ہے راجکمار کی الم مہاجرت کا مزا بھی کمتر از حلاوت ذائقہ موت نہین ہے
درد و رنج مفارقت سہکر راجکمار کے تصور و خیال مین جینا ہزار مرنے پر فوقیت
رکھتا ہے یہ خیال کرکے انگوٹھی کو قلعہ کے نیچے دامودر ندی مین پھینک دیا کہ
نہ زہر پاس رہے گا نہ تن من کو زہر چڑھے گا اسکے بعد سواری طیار کرا محافہ
پر شکوہ مین سوار ہو مع رفقا و ہمراہان کے اوڑیسہ کو روانہ ہوئی اور ادہر
مہاراجہ مانسنگہ لواحقین بیر نرسنگہ کو بہ تسلی و تشفی تمام گڈہ مندارن مین آباد
کرکے مع راجکمار اور تلوتما کے لشکرگاہ جہان آباد مین تشریف فرما ہوے اور
بعزم جبر خیام نصرت نظام کو بارکشی کا حکم دیا **واضح ہو** کہ جبر ایک ملک
ممالک بنگالہ سے ہے اور اسکو ترلی بھی کہتے ہین کلکتہ سے تخمیناً باسٹھ میل
گوشہ شرق و شمال کو جھکا ہوا ہے اور ندیا شانتی سے جانب مشرق اور سندر بن سے
جانب شمال واقع ہے اوسی زمانہ مین اس ملک کا فرمان روا راجہ **پرتاب ادت**
نامی قوم سے **کایتھ** تھا سوار و پیادہ کے جمیعت کافی رکھتا تھا باون ہزار
فوج قلمی اوسکی زیر حکم تھی وفور شان و زور دولت سے سر نخوت بلند کرکے تخت

سلطنت

سلطنت سے ہمیشہ منحرف رہتا تھا اور خودسران کوتہ اندیش کیطرح رعایاے شاہی کو آزار پہونچاتا تھا مہاراجہ مانسنگہ نے جب اضلاع بردوان وجہان آباد وغیرہ کو وجود فتنہ وفساد سے صاف کرکے وہان کا انتظام کامل کردیا تنبیہہ وگوشمالی اوس راجہ متکبر کی بھی اونکو مناسب معلوم ہوئی پس بساعت سعید مع عساکر فیروزی اثر وراجکمار والا اقتدار وحرمات عصمت آیات کے جہان آباد سے علم عزیمت بلند کرکے برسم یلغار جیسر مین وارد ہوے اور بعد چند محاربات عظیم کے اوس ملک وسیع کو مفتوح کرکے بسبب مارے جانے راجہ پرتاب آدت کے پکور اے نامے برادرزادہ راجہ مرحوم کو اوس ملک کی حکومت پر سرفراز کیا چونکہ جملہ ممالک بنگالہ مین حسن تدبیر مہاراجہ مانسنگہ قرار واقعی انتظام ہوگیا تھا اور کسی طرح کا فتنہ وفساد نام کو بھی باقی نہین رہا تھا اس لیے مہاراجہ ممدوح نے بعد از انفراغ ہنگامہ جیسر اور انتظام وتنسیق دیگر ضروریات کے عنان عزیمت سمت دہلی منعطف فرمائی اور وہان پہونچکر حضور **جلال الدین محمد اکبر شاہ** بادشاہ دہلی سے بجلدوے حسن خدمتی وافتتاح ممالک اڑیسہ وبنگالہ کی نقد تحسین وآفرین حاصل کرکے مع الفتح والظفر اپنی دارالریاست **آمیر** مین داخل ہوے +

خاتمۂ کتاب

شعر تتمہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید +

ہزار ان ہزار سجدات نیاز اوس بے سہیم وبے انباز کی بارگاہ والا درگاہ
میں لائق ہین اور اہین جسکی بذل اعانت وحسن استعانت سے یہ افسانہ رنگین حکایت
شیرین نمکین ہمین وزمان خوشتر ین کلام شیرین ونمکین سے ذائقہ بخش ارباب
ذوق ہوا تاکہ مائدہ اصحاب شوق ہو احتی الوسع عبارت سلیس کا خیال رہا
طوالت سے ہمیشہ ملال رہا اکتوبر ۱۸۶۵ع مین بمقام دار الریاست جودھپور بطافت خوب
ترتیب وتالیف سے مکمل ہوا ناظرین کو منظور نظر شائقین کو نشتر دل ہوا۔
حق سبحانہ جل شانہ شرف قبولیت عطا فرمائے زیادہ مصنف کتاب کی دعا ہے
کہ ناظرین والا خطاب کی امید بر آئے آمین رب العالمین **قطعہ** بماند سالہا
این نظم وترتیب ✤ زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے ✤ غرض نقشی ست کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینیم بقائے ✤ مگر صاحب دلے روزے برحمت ✤ کند
درکار این مسکین دعائے ✤

تمت

ریختہ دوانی نال خامۂ صراحت مآل بندۂ حقر الرجال
گمنڈی لال مہیع جناب مصنف سلمہ اللہ المتعال
بگلزمین تقریظ این صحیفۂ ہمیشہ بہار اقبال

قطعہ ساقی بیا کہ دامن گل شد کنار شاخ ✤ در چون حباب غنچہ سر از جو نیار شاخ

تا راز ما صبا دی بشارت بر و صبا + گلگون مئے بیار کہ گل شد سوار شاخ
امسال کیا جوش بہار ہے دشت یک دست تختہ گلزار ہے پھول بدن مین
پھولے نہین سماتے ہین غنچے جامہ سے باہر نکلے جاتے ہین حسن گلشن بہار
پر ہے شاہد گل کا جوبن او بہار پر ہے فیض نامیہ سے نہال ہر نخل چھوٹا بڑا ہے
ادھر سینۂ قمری سے آہ نکلے اودھر دیکھو تو سرو کھڑا ہی نسیم بہار اترائی پھرتی ہے
بوے گل کو ہوا پر اوڑاے پھرتی ہے سبزۂ تازہ وارد بیگانہ وار سایۂ سرو زیر
آرمیدہ ہے جھکے سامنے گلزار ارم سبزۂ خوابیدہ ہے زر گل سے دامن صبا
مالامال ہے باغ کا ہر ایک بوٹہ نہال ہے طائران گلزار ارم گلی گاتے ہین
مرغان بہار گچھہ اوڑاتے ہین ہوا خواہان چمن دلشاد ہین انفاس نسیم سحری
صرف صبار کیا دہین موکب بہار فوج خزان کی پیچھے لپکا ہے لشکر خزان دیوار
جنت کے تلے جا کر دبکا ہے جوانان چمن فرط نخوت سے اکڑتے ہین نو رسان
بہار کا وہ ہجوم ہے کہ کندھوں سے کندھے رگڑتے ہین بوے گل دوش نسیم پر
سوار ہے گلگون صبا کی مستانہ رفتار ہے سبزۂ مطر الہلہایا ہے گویا کہ فرش
صبانے فرش مخملین بچھایا ہے نگاہ پڑتے ہی سو جاتی ہے نسیم کو چلتے
چلتے نیند آتی ہے عروسان چمن نشاء حسن مین سرشار ہین کیون نہو مست
ایام بہار ہین نرگس خوشۂ انگور پر تاک لگاے ہے صبا لالے کے پیالے
ہاتھ مین اوٹھاے ہے باد بہاری زلف سنبل پر گستاخانہ ہاتھ بڑھاتی ہے

جوشِ مستی مین نکہت گل چمن کی دیوار پھاند پھاند باہر آتی ہی سنبل مخمور متصل انگڑائیان توڑتا ہے عشق پیچان وفور مستی مین شاخ گل کی کلائی مروڑتا ہے نسیم گستاخ بیباکانہ شاہد گل کا نقاب اوٹھاتی ہے برابر بلبل کے ملیا نچہ پڑتے ہین مگر کچھ خیال مین نہین لاتی ہے اگر ارادہ بیجا سے روے گل پر نگاہ ڈالتے ہین مرغان بہار گلچینونکی پگڑی اوچھالتے ہین سوسن منبر شاخ پر خطبۂ شاہ گل سناتی ہے بلبل بے برگ و نوا اپنا جدا ہی راگ گاتی ہے پھولونکو لال پودونکو سبز پری سے شال دیتے ہین سخن سنجان چمن بھی آج کل کیا دونکی لیتے ہین غزلخوانان گلزار کیا کیا مضامین رنگین سناتے ہین مگر دیوان رنگین ورق گل سے مضمون اوڑا اوڑا لاتے ہین **اشعار** نوبہار آمد کہ یابد گرمی بازار گل + شعلہ آتش دماند چون درخت نار گل + رتبۂ نشو و نما از بس بلندا فتادہ است + خار اگر دریا رودمی روید از دستار گل + ہمچو آن شمعے کہ از شمع دگر روشن شود + گر عصا بر شاخ گل بگذاری آرد بار گل + گو مزن کس گل بسر کز قوت نشو و نما + ہمچو شمع آید برون از ریشۂ دستار گل + الله الله مقدم بہار کی کس قدر دہوم ہے مگر یہ کسکا فیض ظہور ہے یہ بھی کچھ معلوم ہے فصل گل کا دور دورہ ہے نام خزان گلزار جہان سے کافور ہے ہان یہ سب نسیم نوبہار داستان اجکمار کا فیضان ظہور ہے اگر چمن جہان رشک جنان یا باغ عالم غیرت جنت ہے یہ تمام سعی

کے دم قدم کی برکت ہے نام خدا کیا لطیف داستان ہے لطف یہ ہے کہ راست
راست بیان ہے طرز بیان سبحان اللہ بول چال واہ واہ گلزمین عبارت مین نخلبند
خامہ نے کیا کیا نہال رنگین جمائے ہین شور طبیعت نے قیامت کے مضمون
اوٹھائے ہین ہر سطر تختہ گلزار ہے صفحہ آئینہ جوش بہار ہے شاہدان سخن روش ہائے
سطور پر مشغول سیر ہین طائران معانی اور مضامین بلند مین مصروف طیر ہین حرف
حرف گلدستۂ اشتیاق ہے نقطہ نقطہ سویدائے دل عشاق ہے عندلیب سخن نے
طوطی ہند پر آواز اکسا ہے بلبل شیراز گلدام معانی مین پھنسا ہے صفائی عبارت
کے سامنے چشمۂ خورشید گدلا ہوا روانی طبیعت کے روبرو نہر سلسبیل کا پانی
پتلا ہوا مہا سخن نے وہ رنگین شگوفے کھلائے ہین کہ فرشتے تسبیح و تہلیل چھوڑ کر
جنت سے دیکھنے آئے ہین الفاظ سیہ مستونکی طرح نشاء معانی مین مدہوش
ہین خم مضامین سے اوبل اوبل پڑتی ہے بادہ سخن کے یہ جوش ہین ظلمات
حروف مین آب حیات معنی روان ہے ہان اب تشریف لائیے اسکندر کہان
ہے ذرّے نے صفحہ سطح آسمان ہے بین السطور کہکشان ہے دائرے آفتاب نقط
ستارے ہین عالم بالا کے مضمون اوتارے ہین نقطے ماہ پارے ثابت ہوئے
ہین حیرت سے ستیارے ثابت ہوئے ہین تاب مہر معانی سے آفتاب نے
داغ پہ داغ کھائے ہین جلوۂ خورشید سخن نے ماہتاب کے دہوئین اوڑا دئے ہین
الغرض کہان تک ذکر لطافت سخن و حکایت رنگینی داستان ہو بہتر ہے کہ تاریخ

اختتام کا کچھ بیان ہو اگر طرز بیان مستغنی التوصیف ہے داستان بھی غنی عن التعریف ہے

مثنوی کرامت

زہے رنگین کتاب دفتر عشق + کہ تفسیرش بود یک محشر عشق

مے خمخانہ جوشش سخنہا + بہار رنگ معنی را چمنہا + اگر بیند از و یک حرف بلبل

و مد بر چشم او صد جلوہ گل + مضمونش لطافت دوش بر دوش + بلفظش شاہد

معنی ہم آغوش + چو آن نامہ کہ جان قربان بناشش + میان فصل گل شد

اختتامش + بفکر سال او رفتم بباغے + کہ تا یابم دمے از غم فراغے

نوائے از لب بلبل نہانے + شنیدم نو گل باغ معانی +

ایضاً

دلم در فکر تاریخ دگر بود + کہ عیسے از فلک ناگاہ فرمود + تعالے اللہ چہار روز

کتاب است + مگر اوج سخن را آفتاب است

ایضاً

در آنحالت یکایک بار دیگر + خیال ہندیم افتاد در سر + چہ حرفے از زبان دل

برون جست + کہ رنگین داستان حسن و عشق است

ولہ ہندی

الا اے خامہ سرمست تحریر + ز مدہوشی کنی تا چند تقریر + زبان در بند و ختم

مدعا کن + پیام دل بخاموشی ادا کن + نخستین لیک بر ہر خاص و عامے

بگو از عاشق بیدل سلامے

من نتائج طبع عالی سخنور لاثانی ہمپایۂ انوری و

خاقانی طراح بیمثال منشی بنواری لال برادر عزیز مصنف سلمہ ایزد ذو الجلال متخلص شعلہ

شعر بلبلین چہچہاتی ہین اترائی ہوئین ٭ خوب آئی ہے بہار اب کی برس ٭
اللہ اللہ کیا موسم بہار ہے ہر گل نشاء حسن و جوش مستی بین سرشار ہے
نسیم چمن نے دشت کو تختۂ گلزار ارم بنایا ہے فی الحقیقت رضوان کے جونہ لگایا ہے
بار برگ و بار سے شاخین جھومتی ہین بلبلین جوش مستی بین گلون کے منہ چومتی ہین
جوانان چمن کی مستانہ رفتار ہے دوش بلبل پر ہر گل سوار ہے ابر کا چھڑکاو شاہد
گل کے جوبن کا بناو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مرغان چمن کی میٹھی میٹھی صدا کیا مزا
دیتی ہے مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو فاختہ کی حق سرہ قمری کی کو کو کلیجہ
نکال لیتی ہے مشتاقان چمن کا خوب رنگ جما ہے بلبل کے سرخاب کا پر
لگا ہے طرۂ سنبل کی لٹک نوعروسان چمن کی بھیڑ بھاڑ دست گلچین کی جھٹک
بلبل و قمری کا بگاڑ غنچہ ناشگفتہ کی چٹک مرغان چمن کی چھیڑ چھاڑ کیا کیا لطف
اوٹھاتی ہے جانورونکی خوش نوائی بلبل سے گل کی کج ادائی لب سوسن کی
اودا ہٹ نرگس کی بدنظری باد بہاری کی دہیمی دہیمی سنسناہٹ نرالی کیفیت
دکھاتی ہے طائران خوش لہجہ کی صدا کا وہ شور ہے دلکی بات کان تک نہین
آتی ہے جی ہی جی مین رہ جاتی ہے **اشعار** کیا شور ہے مرغان خوش الحان کی

صدا اکا + جو منہ سے نکلتا ہے سنائی نہین دیتا + اللہ ری کیا محو ہوا ہون
رخ گل پر + نرگس کی طرح کچھ بھی دکھائی نہین دیتا + سبحان اللہ نوعروسان
چمن نے کیا جوبن نکالا ہے بلبلونکا دماغ بر عالم بالا ہے شاخ گل پر بیٹھے بیٹھے کہا ہی
پھولی ہین خزان کے دن بھولی ہین سرو و شمشاد غرور حسن ہین خود بخود دکھڑے
اکڑتے ہین بلبل و گلچین کیا کیا لڑتے ہین روش روش پر چشمہاے مصفا رواں
کنارہ کنارہ مہدی کی ہری ہری ٹٹیان پٹڑیون پر مرصع مینہ کی گملہ دہری ہین
پھول پھل سے ہری بھری ہین جا بجا بلور کے چبوترہ بنے زربفت کے مقیشی سائبان
تنے فرش مخملی پر ہیرون کے گلاسون ہین یاقوت و زمرد کے گلدستہ چنے بادہ
ناب سے بلورین گلابیان بھرین ہین موقع موقع پر دھرین ہین ایکطرف جوانان
چمن خوش خرام نازک بدن سیمین تن ہاتھون ہین پھولونکی پنکھیان سرخ سبز دھانی
پوشاک نیا جوبن نرالا انداز سیر کنان ہین دوسری سمت نوعروسان خوش اندام
برق وش پر نیزہ ادچنونین نکیلی آن بان پر چڑھائی ہوئی گیسوے عنبرین کی لٹین
تا بکمر آئی ہوئی دامن پشواز مصبہ ناز ہاتھہ ہین اوٹھاے سینہ ابھارے پیتون
چڑہاے خرامان ہین شعر کیا گھاٹ کی جگہ ہے چینی کے جھاڑ نیچے + مہندی کے
ٹیٹون کی اوجھل چمن کے اندر + سبحان اللہ جب ایسی بہار ہو کیونکر جی نہ لوٹ
جاے دل نہ بیقرار ہو تہار باغ فردوس یہان کی سیر کے واسطے دیوار جنت پہاندنے
پر طیار ہے حضرت رضوان سے رخصت ہین تکرار ہے کیون نہو آخر فیض دستار از

راجکمار

راجکمار ہے صلی اللہ یہ وہ رنگین داستان ہے جسکے دیکھنے کا مشتاق ایک جہان ہے انسیم طبع نے کیا کیا گل کھلائے ہین صفحہ قرطاس پر حروف ہین یا تختۂ الماس پر زمرد کے بوٹہ جمائے ہین حروف غرور حسن سے خودبخود اوچھلتے ہین نقطہ موتی اوگلتے ہین سطور موج ہین السطور سلسبیل ہے اسکندر آئے تو آبرو پائے آبحیات کی سبیل ہے ساقی کوثر یہین کا سقا ہے حوران بہشت کو باغبانیون ہین رکھا ہے صفحہ قرطاس ہے یا سفیدی چشم حور ہے یا تختۂ الماس ہے حرف حرف طوطی ہزار داستان ہے خودبخود بولتی ہین سامعین میزان لطافت ہین کان سخن کے سوتی تولتے ہین جدول کیا ہی خوشنما ہے زمرد کی سبزی لال کی سرخی ورق آفتاب کا سونا لگا ہے داستان رزم ہین نقطہ نقطہ جوہر تیغ آبدار ہے ہر سطر تلوار کی دھار ہے بین السطور کے خنجر کا پانی روان ہے ہر نقطہ پر دیدہ مریخ کا گمان ہے نقطہ نقطہ زعم جوانی وغرور حسن و لطافت سے اینٹھا ہے حرف حرف خون عدو کا پیاسا بیٹھا ہے روانی طبع ہین بیچہ کا کاٹ نے ہے جدول صفحہ دریائے آب خنجر کا گھاٹ ہے آرایش بزم ہین نشان نامسطر شکن ہائے زلف حور ہین حروف نشائے حسن وخوبی ہین مخمور ہین متوالے کی طرح سر ہلائے بیٹھے ہین بادہ لطافت ہین چکنا چور ہین لفظون ہین نشا شراب کیطرح لطافت معانی نہان ہے روگردانی ورق پر دامن حور کی جھلک کا گمان ہے جو حرف ہین بادہ کشی فصاحت ہین مشغول ہین نقطہ شمع سخن ہکے

پھول ہین شعر بلبل کرے نظارہ تو گل سے بگاڑ ہو + موسے جو دیکھے طور کا جانا پہاڑ ہو + طبع بلند نے زمین شعر و سخن کو عرش معلے سے ملایا ہے گا و زمین کو آسمان پر چڑھایا ہے بس اے خامہ بس میدان سخن تنگ ہے اختتام تقریظ منظور نظر ہے فکر تاریخ ضرور تر ہے +

تاریخ

از فکر رسا و طبع موزون | شد ختم چو قصہ نگارین
ہاتف فرمود باسر خویش | گلدستہ گلشن مضامین

سنہ ۱۸۶۱

دیگر

بہر تاریخ سال شعلہ نے | طبع موزون کو جبکہ دی ترغیب
ملہم غیب نے یہ دی آواز | تم بھی لکھدو کہ ہے عجیب و غریب

سنہ ۱۸۶۵

دیگر

این وقائع عجیب شد طیار | رفتگان را ازین نشان باقی
گفت ملہم زغیب با اعجاز | یادگار گذشتگان باقی

سمت ۱۹۲۲

من کلام لطافت نظام رنگ افزاے بزم مقال صاحب حال و قال منشی شنکر لال صاحب سکندر آبادی متخلص بساقی سلمہ الباقی نائب

سررشتہ دار فوجداری ضلع سہارنپور

ہے خوب یہ وقایع رنگین بصد بہار
گلدستۂ سخن ہے ترو تازہ آب دار

ہے آئین ذکر حسن بت گلعذار کا
شیدا ہی حسن جسکا ہوا شاہ بختیار

نامے بنام راجۂ والا نژاد تہا
باشوکت و شکوہ جگت سنگہ تاجدار

جے پور تخت گاہ جو تہا اوس دلیر کا
گذرا وہان یہ واقع پر درد و دلفگار

تاریخ سال خوب یہ ساقی نے کی رقم
اعجاز حسن و عشق ہوا اس سے آشکار
۱۲۸۱ھ

قطعہ تاریخ طبع وقایع راجکمار از بندہ گھمنڈی لال عاشق تخلص

زہی خجستہ کتابی کہ زیب طبع گرفت
بمطبعی کہ فلک تا نیش ندارد یاد

چہ مطبعی کہ بہ چرخ از دست نازش ہند
چہ مطبعی کہ گزندش بہیچ گہہ مرساد

خوشا کتاب یکی دفتر محبت دانش
چہا کتاب یکی محضر ولاد وداد

شکایتیست زبیداد عشق سینہ گداز
حکایتیست زنیرنگ حسن ظلم ایجاد

ہدایتیست زتدبیر کار صلح و ستیز
روایتیست زمہراجگان مہر نژاد

کہ بودہ اند نیاکان والی جے پور
کہ اوست آیۂ فضل خدای سبع شداد

سمر بنام مہاراج رام سنگہ بدہر
کہ جان رحمت وجود است و روح دانش وداد

جہان جود و سخا آسمان لطف و عطا — اساس مہر و کرم فیض و فضل را بنیاد

مرا سرسیت با شعار سال طبع کتاب — نہ تاب آن کہ بوصفش کنم سخن ایراد

چہ پویہ عاشق بیچارہ ناتوان جائے — کہ فہم جملہ خلائق زند باستبعاد

ہمین بس است کہ بر دشمنش زنم نفرین — ہمین خوشش ست کہ بر دوستش کنم آباد

غرض صباح کہ بودم بفکر مستغرق — بذوق آن کہ چہ از غیب میشود ارشاد

ندا رسید کہ تاریخ طبع تاریخ ست — ورا از سنین دگر نیز جوئی استشہاد

بگوی صوری دہم معنوی ز سال مسیح — ہزار و ہشت صد و پنج و ہمدران ہفتاد

تاریخ طبع کتاب طبعزاد منشی نواری لال صاحب شعلہ تخلص برادر خورد مصنف کتاب

چھپا ہے حال نیاکان والی سچے پورہ — بنی ہے خوب پی نذر راجگان تاریخ

جو شعلہ فکر ہوئی سال طبع کی ہمکو — صدایہ غیب سے آئی کہ ارمغان تاریخ

سنہ ۱۲۹۱ ہجری

خاتمہ بالخیر

آرایش ستایش و پیرایش نیایش حکیم سخن آفرین خالق آسمان و زمین عبودیت و بندگی کی شان ہی حرف حرف سعادت کا نشان ہی۔ اما بعد ناشناس کیفیت شیرین و شور کمترین کافہ انام نولکشور فصحای عالی مقام بلغای بالغ کلام شعرای شعری منظر و پیران تیر ہمسر کی خدمت بزرگ و جناب سترگ مین گذارش پرداز ہے پرداز کا یہ ساز ہے کہ ایک کتاب لاجواب فصاحت و بلاغت نصاب۔ دیباچہ رسالہ سلاست خاتمہ مقالہ متانت کہ مستغنی ہی تعریف سی بے نیاز ہے توصیف سی۔ اگر دفتر حسن و عشق کہیں بجا ہے اور جو نسخہ نازو

نیاز سمجھے زیبا ہے - نشست الفاظ بہت خوب بول چال بدل مرغوب - محاورے اچھی بندش کا استعمال لطافت معانی و بیان مالامال بندش چست ترکیب درست - ہر فقرہ کا نکھرا ہوا جوبن ہر جملہ کی نئی چتون سطور رشک زلف خوبان نقاط غیرت خال محبوبان - کنائی اور استعارے معشوقون کی اشارے - بیاض صفحہ غازہ عارض حسینان سواد حروف وسمہ ابروی مہ جبینان زمین بہجت محسود زمین آئینہ جو فقرہ وہ مناسبات کا گنجینہ یہ کتاب لوح طلسم دلفریبی شگفتگی عبارت علاج درد ناشکیبی - فہرست دفتر نازک خیالی سرنامہ مجموعہ مضامین عالی - ہوش ربای صغار و کبار المسمی **وقائع راجکمار** جلوہ ریزی طبع بہارین کرشمہ انگیزی خاطر رنگین نتیجہ شیوا بیانی خلاصہ شیرین زبانی - کہ پور باغستان نثر رنگین شیرازہ بند اجزای نظم متین - چشم و چراغ دودمان سخن برگزیدہ عصر منشی **کیول کشن** مرحوم ہے جنکے حسن ذاتی وصفاتی مین نادر الوجود ہے خوش مقالی و نازک خیالی مصنف کی بود و نمود تھی - عینک چشم نظارہ ہوئی یہ بات آشکارہ ہوئی کہ یہ وقائع تاریخی اڑیسہ ملک بنگالہ کا ہے زمانہ اکبر بادشاہ مین صورت پذیر ہوا ہے - اصل حکایت اولوالعزمی والی عہد ریاست امیر کی شوکت ہے اور اس داستان یکتائی کی تحقیق حقیقت یہ ہے - کہ جب افاغنہ کی بد کیشی ہنگامہ ساز شلنگی ہوئی اور ساحت حال سلطنت مغلیہ پر تنگی مہاراجہ مان سنگہ والی ریاست امیر نے کہ فی الحال ریاست بنام جیپور مشہور ہے واسطے استیصال بیخ و بنیاد باغیان سربلندی پائی عمر مخاطب مرزا رکہ اس کچھواہہ خاندان کی بہادری سی فتح و نصرت نے نئی نئی صورت دکھائی - تواریخ اکبری اس مقدمہ کی گواہ ہے سیر المتاخرین کو بھی اوسکی ساتھہ راہ ہے - اول نسبت اس وقائع کے کسی مورخ بنگالی کا قلم گلفشان ہوا صفحہ کاغذ رشک صحن گلشن خیابان ہوا - مصنف مصدر الذکر عالی فکر نے بشوق خاطر احبا و بذوق طبع خوش بابو تیلمنی صاحب افسر ٹکسال راج کہ ان سب گوہرون کی ایک لڑی تھی - اور ان سب پھولون کی ایک چھڑی تھی

اوسنے بنگالی شاہد کو لباس اردو معلی پہنایا اور تکلفات نکات سے شان دلبری کو چمکایا۔ ایک قالب سے دوسرے قالب مین لائی ہے تو بہ کہ تناسخ کے جلوے دکھائی۔ قضا نے مصنف کو مہلت اشاعت کی ندی نہ اوسکے بعد کسی قدردان نے تصنیف کی خبر لی المختصر سال گذشتہ مین شوق ملازمت سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ نے جے پور مین پہونچایا موج بحر آشنائی گوہر کان دانائی بابو کانتی چندر صاحب نے اس کتاب کو دیکھ فرمایا۔ کہ یہ وقائع یادگار خاندان جے پور ہے اسکا قالب طبع مین آنا منظور ہے۔ چنانچہ بپاس خاطر شریف وصفائے طبع لطیف و نظیف۔ انکی بدولت بدل شفیق مستقل طبع کا اہتمام ہوا اور ماہ اپریل ۱۸۷۶ء مطابق ماہ ربیع الاول ۱۲۹۳ ہجری آثار ختم انجام ہوا۔ الحمد للہ ان باقی ہو

تاریخ طبع از منشی ابو الحسن تسلیم سہوانی

چھپی جب بفضل خدا یہ کتاب	کہ ہے خوبیون مین شگرف و عجیب
دم فکر تاریخ دل نے کہا	لکھو جلد تسلیم طبع غریب ۱۲۹۳